روزنامہ آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

اشاعت کا ۴۱ واں سال

Visit us at: www.dailyafaaq.com

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

RNI NO: 43732/85 Saturday 15 November 2025

ESTABLISHED IN 1985

15 نومبر 2025 بمطابق 23 جمادی الاول 1447ھ سنیچروار، جلد نمبر 46، شمارہ نمبر 271، صفحات 8، قیمت 3 روپے

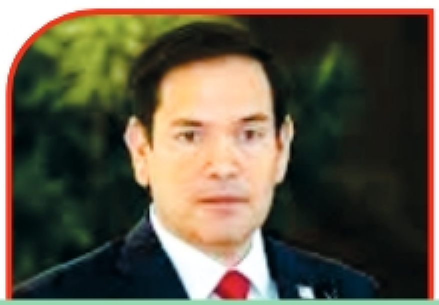

3 این ڈی اے کی جیت اچھی حکمرانی، ترقی، عوامی فلاح اور سماجی انصاف کی جیت

7 بنگلہ دیش نے آئرلینڈ کو ایک اننگز اور 47 رن سے شکست دی

8 اقوام متحدہ میں غزہ سے متعلق قرارداد کو فوری طور پر منظور ہونا چاہیے

بڈگام اسمبلی نشست پر پی ڈی پی کی تاریخی جیت، نیشنل کانفرنس 62 سال بعد پہلی ہار سے دوچار

بی جے پی کا نگروٹہ سیٹ پر دوبارہ قبضہ، دیویانی رانا کی شاندار جیت

سری نگر، 14 نومبر (یو این آئی) جموں و کشمیر کی سیاسی تاریخ میں جمعہ کا دن اُس وقت غیر معمولی بن گیا جب بڈگام اسمبلی حلقے سے پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کے امیدوار آغا سید منتظر مہدی نے نیشنل کانفرنس (این سی) کو شکست دے کر ایک ایسا باب رقم کیا جس کا حوالہ آئندہ انتخابات تک دیا جاتا رہے گا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی امیدوار دیویانی رانا نے نگروٹہ اسمبلی سیٹ پر شاندار کامیابی حاصل کی ہے جس کے ساتھ بی جے پی نے اس سیٹ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا ہے۔ بڈگام نشست جہاں نیشنل کانفرنس گزشتہ چھ دہائیوں سے سیاسی چمک دمک کے ساتھ بلا روک ٹوک کامیاب ہوتی آئی ہے لیکن 2025 کے ضمنی انتخابات نے اس روایت کو پہلی مرتبہ توڑ کر این سی کے سیاسی قلعے میں دراڑ ڈال دی۔ آغا منتظر مہدی نے نہ صرف این سی کے امیدوار آغا محمود کو 4,478 ووٹوں کے واضح فرق سے مات دی بلکہ حلقے کی سیاسی فضا کو بھی نئے زاویے سے ترتیب دیا۔ پی ڈی پی امیدوار نے 21,576 جب کہ این سی کے آغا محمود نے 17,098 ووٹ حاصل کیے۔ بڈگام اسمبلی نشست 1962 سے انسداد تبدیلی کی علامت سمجھی جاتی تھی، کیونکہ یہاں نیشنل کانفرنس کے امیدوار شاذ و نادر ہی شکست دیکھتے تھے۔ سب سے پہلی جیت آغا سید علی صفوی نے حاصل کی (بقیہ ۶ پر)

پلوامہ میں دہلی دھماکے کے ملزم کا مکان منہدم کر دیا گیا

مکینوں کو پہلے ہی اس مکان سے نکالا گیا تھا

سری نگر/۱۴ نومبر (یو این آئی) حکام نے جنوبی کشمیر کے ضلع پلوامہ میں دہلی کار دھماکے کے ملزم ڈاکٹر عمر نبی کے رہائشی مکان کو منہدم کر دیا۔ حکام نے بتایا کہ اس مکان کو دوران شب کنٹرول شدہ دھماکے سے منہدم کر دیا گیا۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے علاقے کو سیل کر دیا تھا اور مکینوں کو پہلے ہی اس مکان سے نکالا گیا تھا۔ اب تک کی تحقیقات کے مطابق ڈاکٹر عمر وہ ہیونڈائی آئی 2 چلا رہا تھا جو دھماکہ خیز مواد سے لدی ہوئی تھی۔ دھماکے کی جگہ سے جمع کیے گئے ڈی این اے کے نمونے ڈاکٹر عمر کی والدہ سے ملنے کے بعد ان کی شناخت کی تصدیق ہوئی ہے۔ گرچہ جموں و کشمیر پولیس نے مذکورہ مکان منہدم کرنے کے بارے میں ابھی کوئی باقاعدہ (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے مٹھی میں نئے رہائشی بلاک کا اِفتتاح کیا

جموں میں جاری ہائوسنگ پروجیکٹوں کا جائزہ لیا

جموں/۱۴ نومبر/ (ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج مٹھی میں رہائشی فلیٹوں کے ایک نئے تعمیر شدہ بلاک کا افتتاح کیا جو اُپنے ملازمین کے لئے حکومت کے ہاؤسنگ بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس موقعہ پر وزیر اعلیٰ نے رسمی طور پر ربن کاٹ کر اس سہولیت کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری دھیرج گپتا، ڈائریکٹر جنرل اسٹیٹس طارق حسین گنائی، ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹس جموں ڈاکٹر وکاس شرما اور دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔ مٹھی کا نیا بلاک گراؤنڈ پلس 6 منزلوں کے ڈھانچے کے طور پر بنائے گئے ایک کمرے والے 28 رہائشی فلیٹوں پر مشتمل ہے۔ ہر کمپیکٹ یونٹ میں ایک بیڈروم، لابی، لیونگ ایریا، کچن اور واش روم شامل ہیں جو لاگت کی کفایت اور زیادہ سے زیادہ جگہ کے استعمال کو یقینی بناتے ہوئے ملازمین (بقیہ ۶ پر)

’ابھی بھی کچھ عناصر ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں‘۔ لیفٹننٹ گورنر

جموں و کشمیر نے قومی ترانے کی 150 ویں سال کی تقریبات میں مجموعی شرکت کے حوالے سے پہلی پوزیشن حاصل کی

وندے ماترم کی 150 ویں سالانہ تقریب میں تاریخی شرکت پر جموں و کشمیر کے لوگوں کو مُبارک باد دِی

جموں/۱۴ نومبر/ (ڈی آئی پی آر) لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کو کہا کہ جموں و کشمیر کے لئے حالات کبھی بھی اتنے اچھے نہیں رہے جتنے 2019 کے بعد رہے ہیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ جموں و کشمیر کی معیشت 2021ء سے متاثر کن رفتار سے ترقی کر رہی ہے اور 2019ء کے بعد بنیادی ڈھانچے کی تیز رفتار ترقی جموں و کشمیر یوٹی کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ اُنہوں نے کہا، ’’ہماری صنعت کاری کی کوششیں شاندار ترقی دِکھا رہی ہیں۔ ہم نے جرأت مندانہ فیصلے کیے ہیں جو جموں و کشمیر کو ایک روشن مستقبل کی طرف لے جا رہے ہیں اور اُپنے لوگوں کے لئے کہیں زیادہ خوشحالی یقینی بنا رہے ہیں۔‘‘ لیفٹننٹ گورنر جموں کے ایم اے سٹیڈیم میں قومی ترانے ’وندے ماترم‘ کے 150 ویں سال کی تقریبات کے پہلے مرحلے کی اختتامی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر (بقیہ ۶ پر)

بڈگام میں تاریخی شکست کے بعد آغا روح اللہ کی معنی خیز تنبیہ

’تکبر زوال کی پہلی سیڑھی‘

سری نگر/۱۴ نومبر (یو این آئی) بڈگام ضمنی انتخاب میں پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی حیران کن کامیابی کے بعد نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمنٹ آغا روح اللہ مہدی نے ایک قرآنی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی جماعت کے لیے ایک معنی خیز اور اخلاقی پیغام جاری کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 146 کا حوالہ دے کر تکبر، غلط روش اور عدمِ بصیرت کے نتائج پر روشنی ڈالی۔ سیاسی مبصرین اس پوسٹ کو نیشنل کانفرنس کی بڈگام میں تاریخی شکست کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں، جہاں پارٹی کی اس نشست پر چھ دہائیوں بعد پہلی مرتبہ ہار نے تنظیم کے اندرونی اختلافات اور قیادت کے فیصلوں پر نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ آغا روح اللہ پہلے ہی انتخابی مہم سے دور رہے تھے، اور آج کی یہ پوسٹ پارٹی کے اندر ایک معنوی اشارہ بھی جا رہی ہے۔ تجزیہ (بقیہ ۶ پر)

بہار انتخابی نتائج: این ڈی بھاری اکثریت سے کامیاب

بھاجپا نے ملک بھر میں جشن منایا، مہا گٹھ بندھن میں مایوسی کا عالم

سرینگر/۱۴ نومبر/ (آفاق نیوز) بہار میں 243 نشستوں پر صبح ووٹوں کی گنتی شروع ہونے کے ساتھ ہی ابتدائی رجحان سے ہی اس بات کا عندیہ ملا کہ این ڈی اے اتحاد کو بھاری اکثریت مل جائے گی۔ ریکارڈ 67.13 فیصد ووٹنگ کے بعد تیجسوی یادو کے درمیان مقابلہ تھا تاہم بہار اسمبلی انتخاب کا نتیجہ مہا گٹھ بندھن کے لیے مایوس کن ثابت ہوا ہے۔ این ڈی اے کی (بقیہ ۶ پر)

آغا روح اللہ نے سیاسی خودکشی کی ہے: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

اُن کا مستقبل اب ان کے اپنے فیصلوں اور کوششوں پر منحصر کرے گا

عوامی فیصلہ قابلِ احترام ہے، سیاسی حوصلے کے ساتھ قبول کیا جائے گا

جموں/۱۴ نومبر (ایجنسیز) نیشنل کانفرنس کو بڈگام ضمنی انتخاب میں تاریخی شکست کا سامنا کرنا پڑا، اور اس کے بعد سیاسی منظرنامے میں بیان بازی تیز ہوگئی ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کو نامہ نگاروں سے گفتگو میں این سی کے سینئر لیڈر اور ممبر پارلیمنٹ آغا روح اللہ مہدی کے کردار پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے انتخابی مہم سے کنارہ کشی کر کے سیاسی طور پر خود کو نقصان پہنچایا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ آغا روح اللہ کا انتخابی مہم سے دور رہنے کا فیصلہ دراصل پارٹی قیادت کے لیے ایک پیغام تھا، لیکن اس فیصلے نے خود انہیں سب سے زیادہ نقصان پہنچایا۔ انہوں نے اسے بیان کرنے کے لیے انگریزی کی کہاوت استعمال کی: ’غصے میں آدمی اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا ہے‘۔ وزیر اعلیٰ نے کہا: ’روح اللہ نے مجھے پیغام دینے کے لیے خود کو سیاسی طور پر ختم کیا۔ لیکن یاد رکھیں، وہاں سے جو جیتا ہے وہ انہیں دوبارہ سر اٹھانے نہیں دے گا۔‘ انہوں نے مزید کہا کہ آغا روح اللہ کا مستقبل اب ان کے اپنے فیصلوں اور کوششوں پر منحصر کرے گا۔ صرف روح اللہ (بقیہ ۶ پر)

وادی بھر میں گاڑیوں کی خرید و فروخت پر کڑی نگرانی

شمالی، جنوبی اور وسطی کشمیر میں پولیس کی بڑی کارروائیاں

سری نگر/۱۴ نومبر (ایجنسیز) وادیِ کشمیر میں گاڑیوں کے غلط استعمال اور ان کی خرید و فروخت میں بے ضابطگیوں کو روکنے کے لیے پولیس نے مختلف اضلاع میں بیک وقت وسیع مہم شروع کرتے ہوئے متعدد گاڑیوں کے شورومز، پرانے وہیکل ڈیلرشپس اور ریکارڈ رجسٹرز کی تفصیلی جانچ کی۔ یہ اقدامات سیکیورٹی کے جاری انتظامات کا حصہ ہیں تاکہ کسی بھی گاڑی کو غیر قانونی، سماج دشمن یا دہشت گردانہ سرگرمیوں میں استعمال ہونے سے روکا جا سکے۔ گاندربل پولیس نے آج ضلع میں موجود تمام پرانے وہیکل سیل۔ پرچیز یونٹس کا معائنہ کیا۔ مختلف پولیس اسٹیشنوں کی خصوصی ٹیموں نے دستاویزات، ملکیت کے ریکارڈ، ٹرانز (بقیہ ۶ پر)

لوگوں نے این سی کی فرسودہ سیاست اور خالی وعدوں کو مسترد کر دیا، سنیل شرما

لوگ ان کے کھوکھلے وعدوں اور جذباتی استحصال سے تنگ آ چکے ہیں

سرینگر/۱۴ نومبر/ (آفاق نیوز) قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے آج زور دے کر کہا کہ نیشنل کانفرنس کو ایک سیاسی زوال کا سامنا ہے، اور پارٹی کا "کھوکھلا محل ٹوٹ رہا ہے" کیونکہ جموں و کشمیر کے لوگ اس کی فرسودہ سیاست اور خالی وعدوں کو مسترد کرتے ہیں۔ شرما نے کہا کہ انہوں نے پہلے بڈگام سیٹ پر این سی کی شکست کی پیشین گوئی کی تھی، اور اب عوام کا موڈ واضح طور پر اس جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ "لوگ ان کھوکھلے وعدوں اور جذباتی استحصال سے تنگ آ چکے ہیں جو این سی نے دہائیوں سے کی ہے۔ این سی کا کھوکھلا محل دن بہ دن منہدم ہوتا جا رہا ہے،" انہوں نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ این سی کا زوال پہلے ہی شروع ہو چکا ہے، جس کی نشان دہی پہلے نگروٹہ میں ہوئی اور اب بڈگام میں اس کی شکست کے بڑھتے ہوئے یقین سے۔ "نگروٹا پہلا اشارہ تھا۔ بڈگام مزید اس بات کی تصدیق کرے گا (بقیہ ۶ پر)

جموں و کشمیر حکومت کو نئی دہلی میں اودھیوگ سماگم۔2025 میں

ایز آف ڈوئنگ بزنس اور بزنس ریفارم ایکشن پلان میں ٹاپ اچیور ایوارڈ سے نوازا گیا

نئی دہلی/۱۴ نومبر/ (ڈی آئی پی آر) کمشنر سیکرٹری صنعت و حرفت محکمہ جموں و کشمیر وکرم جیت سنگھ نے آج نئی دہلی میں اودھیوگ سماگم۔2025 میں ایز آف ڈوئنگ بزنس (ای او ڈی بی) اور بزنس ریفارمز ایکشن پلان (بی آر اے پی) 2024 کے تحت ٹاپ اچیور رہنے پر جموں و کشمیر حکومت کی جانب سے ایک ایوارڈ حاصل کیا۔ یہ ایوارڈ مرکزی وزیر برائے صنعت و حرفت پیوش گوئیل نے پیش کیا۔ مرکزی (بقیہ ۶ پر)

رائے دہندگان نے ’وعدہ خلافی، حکومت کی بددیانتی‘ پر ردعمل ظاہر کیا: طارق قرہ

بڈگام کے نتائج کو عوامی جذبات کو بدلنے کا اشارہ قرار دیا

سری نگر/۱۴ نومبر (کے این ایس) جمعہ کو جموں و کشمیر اسمبلی ضمنی انتخابات میں بی جے پی اور پی ڈی پی کی جیت کے چند گھنٹے بعد، جموں و کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی (جے کے پی سی سی) کے صدر طارق حمید قرہ نے جمعہ کو کہا کہ بڈگام ضمنی انتخاب کے نتائج "ٹوٹے ہوئے وعدوں" اور "سرکاری بدانتظامی" پر عوامی غصے کی عکاسی کرتے ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق نگروٹہ کے نتائج کے بارے میں کچھ بھی غیر متوقع نہیں تھا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہ سیٹ پہلے ہی بی جے پی کے پاس تھی۔ تاہم، انہوں نے بڈگام کے نتائج کو عوامی جذبات کو بدلنے کا اشارہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بڈگام میں لوگوں میں جو تبدیلی آئی ہے وہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ووٹران حالات کا جواب دے رہے ہیں جن میں سیٹ خالی ہوئی تھی۔ بڈگام سیٹ اس وقت خالی ہوئی (بقیہ ۶ پر)

پی او کے میں مقیم علیحدگی پسند کی جائیداد ضبط

اونتی پورہ پولیس نے ایک رہائشی مکان اور 4 مرلہ اراضی سیل کر لی

سرینگر/۱۴ نومبر/ پولیس کے ایک بیان کے مطابق اونتی پورہ پولیس نے سروے نمبر 4008 کے تحت آنے والی 04 مرلہ اراضی کے ساتھ ایک رہائشی مکان منسلک کیا ہے، جس کا تعلق جموں و کشمیر پیپلز لیگ کے علیحدگی پسند محمد یعقوب شیخ، ولد عبدالسلام شیخ ساکن لسبلبل پامپور سے ہے، جو اس وقت پی او کے میں مقیم ہیں۔ منسلکہ معزز عدالت عالیہ کے حکم پر عمل میں لایا گیا ہے۔ سیشن پلوامہ (این آئی اے ایکٹ کے تحت خصوصی نامزد عدالت) یہ کارروائی ایف آئی آر نمبر 24/2024 (بقیہ ۶ پر)

اسکولوں میں مرحلہ وار طریقہ سے سرمائی تعطیلات کا منصوبہ

یکم دسمبر سے پرائمری سطح جبکہ 12 جماعت تک کیلئے دسمبر کے دوسرے ہفتے سے ممکن

سرینگر/۱۴ نومبر/ سی این آئی/ سردیوں میں اضافہ کے ساتھ ہی محکمہ اسکولی تعلیم نے کشمیر صوبے کے اسکولوں میں ماہ دسمبر کے پہلے ہفتے سے مرحلہ وار بنیادوں پر سرمائی تعطیلات کا منصوبہ بنایا ہے۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں شدید ٹھنڈ کے بیچ محکمہ اسکولی تعلیم نے ماہ دسمبر سے اسکولوں میں بچوں کیلئے سرمائی تعطیل کا منصوبہ بنایا ہے جس دوران اسکولوں میں مرحلہ وار بنیادوں پر بچوں کیلئے چھٹیوں کا اعلان کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے ایک حالیہ جائزہ میٹنگ میں محکمہ کے عہدیداروں کو بتایا کہ حکومت ممکنہ طور پر دسمبر کے پہلے ہفتے سے پرائمری سطح کی کلاسوں کیلئے موسم سرما کی تعطیلات کا اعلان کرے گی۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ 12 ویں جماعت تک کی دوسری کلاسوں کے معاملے میں دسمبر کے دوسرے ہفتے سے چھٹیاں ہونے کا امکان ہے۔ محکمہ اسکولی تعلیم کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ وزیر نے موجودہ موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عارضی تاریخوں کا انتخاب کیا ہے۔ موسم سرما کی چھٹیوں کی تاریخ میں تبدیلی کی جا سکتی ہے اور وہ بھی موسم کی صورتحال پر منحصر ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا گیا کہ چونکہ نیا تعلیمی سیشن شروع ہو چکا ہے، اس لیے محکمہ موسم سرما کی تعطیلات کے آغاز سے قبل کم از کم 10 (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ نے جموں میں انڈور سوئمنگ پول کا سنگِ بنیاد رکھا

پیرا گلائیڈرز کو اعزاز سے نوازا اور جموں کیلئے نئے سیاحتی اقدامات کا آغاز کیا

جموں توی گالف کورس کو قومی گالفنگ ڈیسٹینیشن بنانے کا عہد لیا

جموں/۱۴ نومبر/ وزیر اعلیٰ مسٹر عمر عبداللہ نے آج اپنی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا کہ جموں توی گالف کورس (جے ٹی جی سی) سدھڑا کو گالفرز کیلئے ایک اعلیٰ قومی ڈیسٹینیشن کے طور پر پوزیشن دی جائے گی۔انہوں نے یہ بات جے ٹی جی سی میں اپنی تربیتی کورس کی تکمیل پر پیرا گلائیڈرز کیلئے منعقدہ اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سرینگر، پہلگام اور گلمرگ میں ٹورنامنٹ منعقد ہو رہے ہیں، جموں کے گالفنگ پوٹینشل کو اس حد تک فروغ نہیں دیا گیا جتنا اس کا حق ہے۔انہوں نے کہا"جموں کا (بقیہ ۶ پر)

دن کو یخ بستہ ہوائیں، راتوں کو پارہ صفر سے نیچے

شوپیان، پلوامہ، پہلگام، بارہمولہ، سونہ مرگ اور کپوارہ سرد ترین مقامات

17 نومبر تک موسم جوں کا توں، شبانہ درجہ حرارت میں مزید تنزلی کا امکان

سری نگر/۱۴ نومبر/ جے کے این ایس/ معروف ماہر موسمیات سونم لوٹس کی اس پیش گوئی کہ امسال ماہ دسمبر سے جنوری کے دوران جموں وکشمیر اور لداخ خطہ شدید سردی کی لپیٹ میں رہے گا ،اور کشمیر میں درجہ حرارت منفی 8 سے 10 ڈگری سینٹی گریڈ تک نیچے گرنے کا امکان ہے، پوری وادی میں قبل از وقت شدید سردی کی لہر کا زور قائم ہے۔اس دوران موسم خشک اور آسمان صاف رہنے کے باعث درجہ حرارت میں مسلسل کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے۔خاص کر راتیں کافی ٹھنڈی ہوگئی ہیں جبکہ صبح اور شام کے وقت یخ بستہ ہوائیں تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہیں ۔ جے کے این ایس کے مطابق 21 دسمبر سے شروع ہونے والے 40 روزہ شہنشاہ زمستان چلہ کلان کی آمد سے 5 ہفتے قبل ہی کشمیر وادی میں سخت سردی نے بگل بجا دیا ہے، دن کے وقت درجہ حرارت میں بتدریج کمی اور آسمان صاف رہنے کے باعث راتوں کے درجہ حرارت میں گراوٹ کا سلسلہ جاری ہے۔موسمیاتی مرکز سری نگر نے بتایا کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی کی رات سری نگر شہر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 1.9 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا ۔موسمیاتی ماہرین کا کہنا تھا کہ یہ (بقیہ ۶ پر)

چیف سیکرٹری نے ریکروٹمنٹ رولز کیلئے سنگل ونڈو سسٹم کا آغاز کیا

نیا پلیٹ فارم محکمہ جاتی شفافیت، یکسانیت اور وقتی منظوری کو یقینی بنائے گا

جموں/۱۴ نومبر/ (ڈی آئی پی آر) چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے حکومتی کام کاج میں انتظامی کارکردگی اور شفافیت کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم کے تحت آج باقاعدہ طور پر سنگل ونڈو سسٹم فار ریکروٹمنٹ رولز (آر آرز) کا آغاز کیا۔اس آغازی تقریب میں سینئر انتظامی سیکرٹریوں اور محکموں کے سربراہان نے شرکت کی اور یہ اقدام جموں وکشمیر کے تمام محکموں میں ریکروٹمنٹ رولز کی تشکیل، ترمیم اور بروقت منظوری کو آسان بنانے کے لئے ایک بڑی حکومتی اصلاحات کی نمائندگی کرتا ہے۔اس موقعہ پر چیف سیکرٹری نے بات کرتے ہوئے اس اقدام کو ایک منفرد اور تبدیلی لانے والا اقدام قرار دیا جو ریکروٹمنٹ رولز کے انتظام کے پورے عمل میں یکسانیت، کارکردگی اور بہتر نگرانی لانے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔اُنہوں نے زور دیا (بقیہ ۶ پر)

نامعلوم افراد کے حملے میں شدید زخمی مینڈھر پونچھ کا دوا فروش

2 دن بعد جی ایم سی جموں میں دم توڑ بیٹھا

مقدمہ درج، واقعے کی تحقیقات جاری، کچھ مشتبہ افراد زیر تفتیش

سری نگر/۱۴ نومبر/ جے کے این ایس/ مینڈھر پونچھ میں نامعلوم افراد کے شدید حملے کے 2 دن بعد، ایک جونیئر فارماسسٹ جمعہ کو ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔جے کے این ایس کے مطابق عہدیداروں نے بتایا کہ محکمہ صحت کے فارماسسٹ (دوا فروش) شبیر احمد چودھری ساکن دھرنا مینڈھر پر 12 نومبر کو سب سنٹر چھتری ڈیوٹی کے راستے پر کچھ نامعلوم افراد نے حملہ کیا۔افسران نے بتایا کہ چودھری کو سب ڈسٹرکٹ ہسپتال مینڈھر اور بعد میں جی ایم سی راجوری منتقل کیا گیا، جہاں سے اسے گورنمنٹ میڈیکل کالج اسپتال جموں ریفر کر دیا گیا۔بلاک میڈیکل آفیسر مینڈھر ڈاکٹر اشفاق چودھری نے میڈیا کو بتایا کہ شبیر احمد چودھری کو پھیپھڑوں اور جگر کی شدید چوٹوں کے علاوہ متعدد فریکچر بھی ہوئے تھے ،اور اسے گورنمنٹ میڈیکل کالج اسپتال جموں ریفر کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ شبیر چودھری آج یعنی جمعہ کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔دریں اثنا، پولیس نے پہلے ہی ایف آئی آر درج کر لی ہے اور واقعے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ایک پولیس اہلکار نے بتایا ہے کہ اس (بقیہ ۶ پر)

اسکولوں اور دفاتر کے اوقات کار میں تبدیلی ٹریفک جام کی بڑی وجہ

آئی ٹی ایم ایس نومبر کے آخر تک مکمل طور پر فعال کر دیا جائیگا۔ایس ایس پی ٹریفک

سرینگر/14 نومبر/ سی این آئی/ بدلتے موسم کے علاوہ اسکولوں اور دفاتر کے اوقات کار میں تبدیلی کو شہر سرینگر میں ٹریفک جام کی بڑی وجہ قرار دیتے ہوئے ایس ایس پی ٹریفک سرینگر سٹی نے کہا کہ ہم لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں بھی ہمیں لگتا ہے کہ ٹریفک بہت بڑھ گئی ہے ہم ان جگہوں پر افرادی قوت بڑھاتے ہیں۔سی این آئی کے مطابق سرینگر شہر میں مسلسل ٹریفک جام کے درمیان ٹریفک پولیس نے اس افراتفری کو بدلتے موسموں کے علاوہ اسکول اور دفتر کے اوقات میں تبدیلی کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ٹریفک (سٹی) اعجاز احمد بٹ نے میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے شہر میں ٹریفک جام کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا ذمہ دار خزاں کے موسم کو ٹھہرایا اور کہا کہ دن کم ہو گئے ہیں جبکہ امتحانات کے علاوہ سکول اور دفاتر کے اوقات میں تبدیلی سے شہر بھر میں ٹریفک جام میں اضافہ ہوتا ہے۔ایس ایس پی ٹریفک سٹی نے کہا کہ موسم خزاں کی وجہ سے دن چھوٹے ہو گئے ہیں۔انہوں نے کہا" پہلے ہم صبح 8 بجے سے 11 بجے تک کام کرتے تھے کیونکہ ہماری ٹریفک تین گھنٹے تک پھیلی ہوئی تھی اب یہ صرف دو گھنٹے تک نچوڑی گئی ہے۔آج ہر کوئی 9 سے 11 بجے تک گھر سے نکلتا ہے اور اپنی منزل پر پہنچنا چاہتا ہے"۔ان کا کہنا تھا کہ گرمیوں میں شام کو تین سے چار گھنٹے کی کھڑکی ملتی ہے جو بھی صرف دو (بقیہ ۶ پر)

کرائم برانچ کشمیر کی جانب سے زمین کے بڑے فراڈ کا پردہ فاش

زمین سودے پر جعلی یقین دہانیوں سے لاکھوں روپے ہڑپ کرنے والوں کیخلاف چارج شیٹ دائر

سرینگر/۱۴ نومبر/ سی این آئی/ کرائم برانچ کشمیر کی جانب سے زمین کے بڑے فراڈ کا پردہ فاش کرنے کے بعد دھوکہ دہی کے الزام میں دو افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی۔سی این آئی کے مطابق کرائم برانچ کشمیر کے اقتصادی جرائم ونگ نے کنگن میں زمین کے بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کے الزام میں دو افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے، جنہوں نے مبینہ طور پر زمین کے 29 لاکھ روپے سے زیادہ کے خریداروں کو دھوکہ دہی سے زمین کے سودے اور جعلی یقین دہانیوں کے ذریعے دھوکہ دیا۔ترجمان کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق اقتصادی جرائم ونگ (کرائم برانچ کشمیر) نے مقدمہ ایف آئی آر نمبر 30/2023 جو مختلف دفعات کے تحت درج تھا میں جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت کے روبرو جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے چارج شیٹ داخل کی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ چارج شیٹ عبدالحمید ڈار ولد عبدالاحد ڈار ساکنہ آری گوری پورہ اور عبدالقیوم شیخ ولد محمد سلطان شیخ ساکنہ چک اکھل گوری محلّہ، کنگن کے خلاف تھی۔انہوں نے مزید کہا کہ مقدمہ ایک تحریری شکایت سے شروع ہوا تھا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ ملزم عبدالحمید ڈار ولد عبدالاحد ڈار ساکنہ اریگوری پورہ شادی گند تحصیل کنگن اور عبدالقیوم شیخ ولد محمد سلطان شیخ سکنہ چک اکھل گوری محلّہ کنگن نے دھوکہ دہی سے 04 مرلہ زمین بابا ناج بل کے قریب 6 مرلہ زمین فروخت کر دی۔ شکایت کنندگان کو غور طلب رقم کیلئے 2 لاکھ 70 ہزار روپے کی اضافی رقم بھی وصول کی جس کے بعد این (بقیہ ۶ پر)

صوبائی کمشنر کشمیر اور ڈائریکٹر سکمز نے عالمی یوم ذیابیطس کے موقعہ پر

واکتھون کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

سری نگر ۱۴ نومبر/ (ڈی آئی پی آر) عالمی یومِ ذیابیطس کے موقعہ پر ذیابیطس سے متعلق بیداری پیدا کرنے اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینے کے لئے منعقدہ واکتھون کا آج صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ اور ڈائریکٹر سکمز وائی اوایس جی پروفیسر محمد اشرف گنائی نے سری نگر کے مشہور زمانہ گھنٹہ گھر سے مشترکہ طور پر جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔اس موقعہ پر سکمز کے سینئر فیکلٹی ممبران، ہیڈ شعبہ اطفال سرجری وایسوسی ایٹ ڈین سٹوڈنٹ ویلفیئر پروفیسر نثار احمد بٹ اور ہیڈ آف ایمرجنسی میڈیسن پروفیسر ابرار احمد وانی موجود تھے۔صوبائی کمشنر کشمیر نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سکمز کے اقدام کی ستائش (بقیہ ۶ پر)

پارلیمنٹ میں شرکت کے لیے سفری اخراجات

دہلی ہائی کورٹ جنوری میں ایم پی انجینئر رشید کی عرضی پر سماعت کرے گی

سرینگر/14 نومبر/ یو این ایس/ دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کو کہا کہ وہ جیل میں بند جموں وکشمیر کے رکن پارلیمنٹ عبدالرشید شیخ کی طرف سے حراست میں رہتے ہوئے پارلیمنٹ میں جانے کے لیے ادا کیے جانے والے اخراجات کے خلاف درخواست پر جنوری میں ابتدائی سماعت کرے گی۔یہ معاملہ چیف جسٹس نے جسٹس ویویک چودھری اور انوپ جیرام بھمبھانی کی ڈویژن بنچ کے الگ الگ فیصلے کے بعد انجینئر رشید کی درخواست پر ایک حکم میں ترمیم کی درخواست کرتے ہوئے اسے جیل حکام کے پاس تقریباً 4 لاکھ روپے کی تحویل میں پارلیمنٹ میں حاضری کے لیے جمع کرانے کے لیے کہا تھا۔جسٹس دو دو بیچانے اس معاملے کو ابتدائی سماعت کے لیے 14 جنوری کو درج کیا جب انجینئر رشید اور قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کے وکیل نے یہ کہا کہ جج کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا وہ فیصلہ سنائے یا اپیل کی دوبارہ سماعت کی جائے اور ججوں کی ایک بڑی بنچ کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے۔اس بنچ کو اس پہلو پر ابتدائی سماعت 14 جنوری کو غور کے لیے فہرست کرنے کی ضرورت ہے۔۔بی این ایس ایس کے سیکشن 433 کے مطابق، اگر بنچ کے دو یا دو سے زیادہ جج اپیل پر یکساں طور پر تقسیم ہوتے ہیں، تو کیس اسی عدالت کے دوسرے جج کو بھیج دیا جاتا ہے۔پرویز و (بقیہ ۶ پر)

میری جیت ان تمام ووٹروں کی جنہوں نے میرے حق میں ووٹ ڈالے

میں ترقی کے 360 درجے کے نقطہ نظر پر یقین رکھتی ہوں/ دیوانی رانا

بڈگام کا فیصلہ عوام کا نیشنل کانفرنس کو واضح جواب/ آغا سید منتظر مہدی

سرینگر/14 نومبر/ سی این آئی/ میری جیت ان تمام ووٹروں کو جاتی ہے جنہوں نے میرے حق میں ووٹ ڈالے کی بات کرتے ہوئے نگروٹہ سے کامیاب بی جے پی امیدوار دیویانی رانا نے کہا کہ میں ترقی کے 360 درجے کے نقطہ نظر پر یقین رکھتی ہوں۔اسی دوران پی ڈی پی کے آغا منتظر نے کہا کہ بڈگام کا فیصلہ عوام کا نیشنل کانفرنس کو واضح جواب ہے۔سی این آئی کے مطابق نگروٹہ اسمبلی حلقہ سے جیت درج کرنے والی 30 سالہ امیدوار دیویانی رانا نے جیت کا سہرا عوام کو دیا۔جیت درج کرنے کے (بقیہ ۶ پر)

پونچھ میں منشیات فروش کی 1.11 کروڑ روپے مالیت کی جائیداد ضبط: پولیس

جموں/۱۴ نومبر (یو این آئی) منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف مہم کو وسیع پیمانے پر جاری رکھتے ہوئے جموں و کشمیر پولیس نے ضلع پونچھ میں ایک منشیات فروش کی 1 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کی جائیداد ضبط کر دی۔ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ پولیس اسٹیشن پونچھ میں این ڈی پی ایس کی متعلقہ دفعات اور بی این ایس کی دفعہ 111 کے تحت درج ایف آئی آر نمبر 178/2025 کے سلسلے میں محمد اقبال ولد غلام نبی ساکن کمسار کی جائیداد ضبط کر دی گئی۔انہوں نے کہا کہ ضبط شدہ جائیداد جو اس کی اہلیہ شہناز کوثر کے نام درج ہے، میں ایک تین منزلہ بلڈنگ شامل ہے جو خسرہ نمبر 293 کے تحت 10 مرلہ رقبے پر کمسار میں واقع ہے جس کی تخمیناً مالیت 1.11 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے ۔ان کا کہنا ہے کہ اس اہم کارروائی کا مقصد منشیات کے دھندے کی مالی بنیادوں پر ضرب لگانا ہے اور یہ پیغام دینا ہے کہ منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث افراد کو سخت قانونی اور مالی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔پولیس ترجمان نے بتایا کہ پولیس ضلع سے منشیات کے ناسور کو ختم کرنے کے لئے پرعزم ہے ۔انہوں نے لوگوں سے منشیات سے متعلق سرگرمیوں کے بارے میں پولیس کو مطلع کرنے کی اپیل کی ہے۔

بڈگام کے عوام نے اعتماد کا مظاہرہ کیا، آغا منتظر کی جیت تاریخی ہے: محبوبہ مفتی

سری نگر،14 نومبر (یو این آئی) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے بڈگام اسمبلی نشست کے ضمنی انتخاب میں پارٹی امیدوار آغا منتظر مہدی کی جیت پر عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ بڈگام کے باشعور ووٹروں نے تبدیلی، شفافیت اور بہتر سیاست کے حق میں فیصلہ دے کر نئی تاریخ رقم کی ہے۔محبوبہ مفتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے ردعمل میں لکھا: یہ جیت نہ صرف پی ڈی پی کے لیے تقویت کا باعث ہے بلکہ کشمیر کی سیاست میں ایک نئے موڑ کی نشاندہی کرتی ہے، جہاں عوام نے روایتی خطوط سے ہٹ کر اپنی (بقیہ ۶ پر)

اونتی پورہ پولیس نے ترال میں اسکول کٹس تقسیم کی

ڈی پی ایل اونتی پورہ میں ضرورت مند لوگوں کو وہیل چیئرز، سلائی مشینیں اور کمبل بھی فراہم کی

سرینگر/۱۴ نومبر/ ایک بیان کے مطابق سوک ایکشن پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، اونتی پورہ پولیس نے ترال گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول لورگام میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کے اسکول جانے والے طلباء میں تعلیمی کٹس تقسیم کیں۔۔ایس ایس پی اونتی پورہ نے ایس ڈی پی او ترال، ڈی وائی ایس پی ڈار، ایس ایچ او ترال اور دیگر افسران کے ساتھ طلباء میں تعلیمی کٹس تقسیم کیں۔ان سکول کٹس میں سکول بیگ، نوٹ بک (کاپیاں)، قلم، پنسل، لنچ باکس اور دیگر ضروری سٹیشنری اشیاء شامل تھیں۔ اس کے علاوہ مستحقین میں جوتے اور موزے بھی تقسیم کیے گئے۔اس موقع پر بات کرتے ہوئے ایس ایس پی اونتی پورہ نے کہا، "ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم طلباء کو بااختیار بنانے اور انہیں وقار، عزت نفس اور اعتماد کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل بنانے کی کلید ہے۔"مزید برآں، ڈسٹرکٹ پولیس لائنز (ڈی پی ایل) اونتی پورہ میں، اونتی پورہ پولیس نے خصوصی طور پر معذور افراد میں وہیل چیئرز کے ساتھ ساتھ ضرورت مند خاندانوں میں سلائی مشینیں اور کمبل تقسیم کیے۔یہ اقدام سوک ایکشن پروگرام کے تحت کیا (بقیہ ۶ پر)

فروٹ منڈی سوپور میں ڈرائیور گاڑی کے اندر مردہ پایا گیا

سوپور/۱۴ نومبر/ جے کے این ایس/ شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع میں واقع مشہور فروٹ منڈی سوپور میں جمعہ کو ایک ڈرائیور کو اپنی گاڑی کے اندر مردہ پایا گیا۔جے کے این ایس کے مطابق حکام نے کہا کہ گاڑی کو مشکوک حالت میں پارک کرتے ہوئے دیکھا گیا، جس کے بعد پولیس نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو محفوظ کر لیا۔انہوں نے بتایا کہ گاڑی کے اندر سے ایک لاش ملی، جبکہ حکام نے متوفی کی شناخت یوپی کے رہنے والے نور محمد کے نام سے کی۔ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ بظاہر، یہ دم گھٹنے کا معاملہ لگتا ہے لیکن مزید کہا کہ تمام زاویوں سے جانچ (بقیہ ۶ پر)

آل جموں وکشمیر ٹیچرز جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے اعلیٰ سطحی وفد کی

ڈائریکٹر اسکول ایجوکیشن کشمیر سے ملاقات، اہم مسائل کے حل میں سرعت لانے کی اپیل

سرینگر ۱۴ نومبر/ پیرزادہ سعید/ جموں وکشمیر ٹیچرز جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے چیئرمین سلیم ساگر کی قیادت میں ڈائریکٹر اسکول ایجوکیشن کشمیر جناب نصیر احمد وانی سے ملاقات کی اور اساتذہ برادری کے اہم مسائل پر مشتمل ایک تفصیلی میمورنڈم پیش کیا۔ وفد نے ڈائریکٹر صاحب کو عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔میمورنڈم میں کئی ایسے معاملات شامل تھے جن پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔اہم مطالبات میں رہبر تعلیم طرز پر تعینات کیے گئے اساتذہ کے لئے ٹرانسفر پالیسی، مڈل اسکولوں میں ماسٹر، ہیڈ ٹیچر کی اسامیوں کی منظوری، نصاب کا باقاعدہ جائزہ، اور پرنسپل، زیڈ ای او، ہیڈ ماسٹر اور ماسٹر کے خالی پڑی اسامیوں کی تقرریاں شامل تھی۔وفد (بقیہ ۶ پر)

سوپور پولیس نے ہندوستانی بیوروکریسی کی تشکیل

اور سردار ولبھ بھائی پٹیل کے کردار پر مباحثہ مقابلہ منعقد کیا

سرینگر/۱۴ نومبر/ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے 150 ویں یوم پیدائش کی یاد میں جاری تقریبات کے ایک حصے کے طور پر، سوپور پولیس نے آج ایس آر ایم ویلکن ہائر سیکنڈری اسکول، سوپور میں ایک مباحثہ مقابلہ کا انعقاد کیا جس کا موضوع تھا"ہندوستانی بیوروکریسی کی تشکیل اور سردار ولبھ بھائی پٹیل کی شراکت - ہندوستان کا لوہا مرد۔''مختلف کلاسوں کے طلباء نے شرکت کی اور ہندوستان کو متحد کرنے اور قوم کے لیے ایک مضبوط، موثر انتظامی ڈھانچہ قائم کرنے میں سردار پٹیل کے یادگار کردار پر بات کی۔ایس ایس پی سوپور، جو مہمان خصوصی تھے، نے شرکاء سے بات چیت کی اور ان کے اعتماد، اظہار خیال اور سمجھ کی گہرائی کی تعریف کی۔انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ باخبر رہیں، ذمہ دار رہیں، اور قوم سازی کی سرگرمیوں میں فعال طور پر شامل ہوں۔جیتنے والوں اور دیگر شرکاء میں ٹرافیاں اور میمنٹوز تقسیم کیے گئے۔تقریب کے لیے جیوری گورنمنٹ ڈگری کالج سوپور کے فیکلٹی ممبران پر مشتمل تھی، جنہوں نے پرفارمنس کا جائزہ لیا اور طلباء کے ساتھ بصیرت انگیز فیڈ بیک شیئر کیا۔سوپور پولیس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اس طرح کے اقدامات کا مقصد نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرنا، شہری بیداری کو فروغ دینا اور کمیونٹی کی شمولیت کو تقویت دینا ہے۔پولیس ضلع سوپور میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی وراثت کے اعزاز میں جشن کے پروگرام جاری رہیں گے۔

سرینگر میں 3 روزہ بین الاقوامی سرینگر فلم فیسٹول کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

ملکی و غیر ملکی 30 فلموں کی فیسٹول میں کی گئی نمائش

سرینگر/۱۴ نومبر/ شافیعہ گلفام/ 3 روزہ دی انٹرنیشنل فلم فیسٹول آف سرینگر "TIFFS" کا چوتھا شمارہ کامیابی کے ساتھ ٹائیگور ہال سرینگر میں اپنے اختتام کو پہنچا۔اختتامی تقریب سی پی آئی ایم (بقیہ ۶ پر)

دہلی دھماکہ انسانیت پر حملہ، معصوم جانوں

کا ضیاع ناقابل برداشت: میرواعظ

سری نگر،14 نومبر (یو این آئی) مرکزی جامع مسجد سرینگر میں نماز جمعہ کے موقع پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے میرواعظ کشمیر مولوی محمد عمر فاروق نے دہلی میں حالیہ بم دھماکے کو انتہائی افسوسناک اور دل دہلا دینے والا واقعہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ اس سانحے میں 12 بے گناہ شہری اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ متعدد شدید زخمی ہوئے، جو پورے ملک کیلئے صدمے کا باعث ہے۔میرواعظ نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس طرح کے واقعات کے فوراً بعد بعض میڈیا حلقے بغیر کسی مصدقہ معلومات کے 'انسائیڈ سورسز' کے نام پر ایسے بیانیے کو فروغ دیتے ہیں جو ایک مخصوص مذہب یا کمیونٹی کو نشانہ بناتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس جلد باز رپورٹنگ کے نتیجے میں ملک کی مختلف ریاستوں میں تعلیم یا روزگار کی خاطر مقیم کشمیری نوجوان اور طلبہ مشکوک بن کر عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ کشمیر میں ان کے اہل خانہ شدید بے چینی اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اپنے خطاب میں میرواعظ نے واضح کیا کہ وہ اور ان سے وابستہ تمام سیاسی و مذہبی تنظیمیں ہر قسم کے تشدد اور دہشت گردی کی ہمیشہ شدید مذمت کرتی آئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دہائیوں تک ایسے واقعات کا درد سب سے زیادہ برداشت کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ دہلی میں جو کچھ ہوا، کسی بھی مقصد کو تشدد کے ذریعے حاصل کرنے کا کوئی جواز نہیں۔کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔

گنگو کراسنگ پر 100 کوڈین فاسفیٹ کی بوتلیں ضبط

پلوامہ پولیس نے دو مقدمہ درج کر کے آلٹو گاڑی تحویل میں لی

سرینگر/۱۴ نومبر/ (آفاق نیوز) منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے کی اپنی مسلسل کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، پلوامہ پولیس نے گنگو کراسنگ کے قریب سرکلر روڈ پر ناکے کی چیکنگ کے دوران کوڈین فاسفیٹ کی 100 بوتلیں برآمد کرنے کے بعد ایک ڈرائیور سمیت دو افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی۔ایک بیان میں، پولیس کے ترجمان نے کہا کہ ایک آلٹو گاڑی (JK13B-7561)، جو کوئیل سے گنگو کی طرف جا رہی تھی، کو چیکنگ کے لیے روکا گیا۔ تلاشی کے دوران پلوامہ کی پولیس پارٹی نے گاڑی سے منشیات برآمد کی۔ڈرائیور کی شناخت عاشق حسین میر ساکنہ ملک پورہ کے طور پر ہوئی ہے اور دوسرے ڈرائیور کی شناخت عنایت طارق لون ساکنہ کاکا پورہ کے طور پر ہوئی ہے۔دونوں افراد مادہ رکھنے کے لیے (بقیہ ۶ پر)

نگروٹہ ضمنی انتخاب کا دلچسپ نتیجہ

نوٹا پر پانچ امیدواروں سے زیادہ بٹن دبایا گیا

سرینگر/14 نومبر/ یو این ایس/ نگروٹہ اسمبلی ضمنی انتخاب کے ایک قابل ذکر نتائج میں، این او ٹی اے (اوپر میں سے کوئی نہیں) نے 349 ووٹ حاصل کیے، اور اسے حتمی نتائج میں پانچ امیدواروں سے آگے رکھا، جن میں تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نامزد امیدوار بھی شامل ہیں۔NOTA سے پیچھے رہنے والے امیدواروں میں آل انڈیا فارورڈ بلاک کے قاری ظہیر عباس بھٹی، آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑنے والے گلزار حسین اور شاہ محمد، عام آدمی پارٹی کے جوگندر سنگھ اور جموں وکشمیر نیشنل پینتھرس پارٹی (بھیم دھڑے) کے نریش کمار چب شامل ہیں۔ان میں سے ہر ایک نے NOTA کے آپشن سے کم ووٹ حاصل کیے، جو کہ دستیاب انتخاب کو مسترد کرنے کے لیے ووٹروں کے ایک طبقے کی واضح ترجیح کی نشاندہی کرتا ہے۔جب کہ سب سے اوپر مقابلہ فیصلہ کن طور پر بی جے پی کی دیویانی رانا نے 24,647 ووٹوں کے فرق سے جیت لیا، امیدواروں کی فہرست کے نچلے حصے میں ایک غیر معمولی رجحان دیکھا گیا جہاں NOTA نے پانچ انفرادی مدمقابلوں سے زیادہ مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔نتیجہ بعض امیدواروں کے ساتھ ووٹرز کے عدم اطمینان کی بازگشت کرتا ہے اور مسابقتی انتخابات میں NOTA کے اختیار کی بڑھتی ہوئی مرئیت کو نمایاں کرتا ہے۔

وزیراعظم مودی پی ایم کسان کی 21ویں قسط 19 نومبر کو جاری کریں گے

پروگرام کے تحت ملک بھر کے 11 کروڑ سے زیادہ کسان کنبوں کو اب تک 3.70 لاکھ کروڑ روپے ادا کیے جاچکے ہیں

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی بروز بدھ، 19 نومبر کو پی ایم-کسان اسکیم کی 21ویں قسط جاری کریں گے، جس کے تحت کسانوں کے بینک کھاتوں میں ہر قسط کے 2000 روپے براہ راست جمع کرائے جاتے ہیں۔ جمعہ کو جاری ایک سرکاری پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ پی ایم کسان سمان ندھی پروگرام کے تحت ملک بھر کے 11 کروڑ سے زیادہ کسان کنبوں کو اب تک 3.70 لاکھ کروڑ روپے ادا کیے جاچکے ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ڈیجیٹل فن ٹیک ٹیکنالوجی نے پی ایم کسان جیسے پروگراموں کو مضبوطی سے نافذ کرنے میں مدد دی ہے کیونکہ اس میں شناخت کے لیے آدھار سے بھی جوڑا گیا ہے۔ ای-کے وائی سی، موبائل ایپ اور کسان-ای-متر نے اس اسکیم کو کسانوں تک پہنچانے میں اہم کردار نبھایا ہے۔ سوشل ویلفیئر فوائد کی موثر فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کسان رجسٹری بھی شروع کی گئی ہے۔ پی ایم کسان سمان ندھی (پی ایم-کسان) اسکیم، ہر اہل کسان کنبے کو سالانہ 6,000 روپے کی مالی مدد فراہم کرتی ہے۔ یہ مرکزی حکومت کی ایک اسکیم ہے جو 24 فروری 2019 کو شروع کی گئی تھی۔ پی ایم کسان اسکیم کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، پی ایم کسان پورٹل اور سی پی جی آر اے ایم ایس (عوامی شکایت کیازالے اور نگرانی کے مرکزی نظام) پر شکایت نمٹانے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ کسان اپنی شکایات کو براہ راست پی ایم کسان پورٹل پر درج کرا سکتے ہیں اور بروقت و فوری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

کسانوں کی شکایات ریئل ٹائم میں حل کرنے کے لیے کسان-ای-متر چیٹ بوٹ بھی دستیاب ہے۔ یہ تکنیکی اور زبانی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے اور کسانوں کو اپنی زبان میں اپنے مسائل کا حل حاصل کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ یہ ایپ ہندی، انگریزی، تمل، بنگالی، اڑیا، ملیالم، گجراتی، پنجابی، تیلگو، مراٹھی اور کنڑ سمیت 11 زبانوں میں دستیاب ہے، جس سے کسانوں کو زبان اور تکنیکی مشکلات کے بغیر فائدہ ملتا ہے۔

ہندوستان کے تعاون پر مبنی نظام نے عالمی سطح پر ایک نئی شناخت بنائی ہے: اندرراج سنگھ

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) دہلی حکومت کے وزیر تعاون رویندر اندراج سنگھ نے کہا کہ وزارت تعاون کی تشکیل کے بعد ہندوستان کے تعاون پر مبنی نظام نے عالمی سطح پر ایک نئی شناخت بنائی ہے۔ جمعہ کو 72ویں آل انڈیا کوآپریٹو ہفتہ کے پہلے دن نیشنل کوآپریٹو یونین آف انڈیا کے پروگرام کا افتتاح کرنے کے بعد مسٹر اندراج نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کی قیادت میں تعاون کی وزارت کی تشکیل کے بعد ہندوستان کے کوآپریٹو نظام نے عالمی سطح پر ایک نئی شناخت بنائی ہے۔ قومی کوآپریٹو پالیسی 2025 کے لیے پورا ملک ان کا شکر گزار ہے۔ سال 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کو حاصل کرنے میں کوآپریٹو کا کردار اہم ہوگا۔ کابینی وزیر نے کہا کہ دہلی میں 27 سال بعد نئی حکومت کی تشکیل کے بعد کوآپریٹو سیکٹر میں جامع اصلاحات کی طرف کام شروع ہوگیا ہے۔ راجدھانی میں کوآپریٹو اداروں کے لیے سازگار ماحول تیار کرنے کے لیے دہلی میں کوآپریٹو قوانین میں ضروری ترامیم کی جائیں گی۔ ماہرین اور کوآپریٹو تنظیموں کی طرف سے تمام تعمیری تجاویز کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان اور ترقی یافتہ دہلی کی تعمیر میں اس کے مرکزی کردار کو یقینی بناتے ہوئے تعاون پر مبنی اختراع کے لئے دہلی کو ایک قومی ماڈل کے طور پر قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ دہلی کے کوآپریٹو بینک کو مضبوط بنانے کے لیے باقاعدگی سے میٹنگیں منعقد کی جارہی ہیں، جس سے یہ عام شہریوں کے لیے ایک قابل اعتماد اور قابل رسائی بینکنگ آپشن کے طور پر ابھر کر سامنے آئے گا۔ دہلی کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں سیلف ہیلپ گروپس کے ریٹیل اسٹورز کھولنے کا منصوبہ بھی چل رہا ہے۔ یہ اسٹور غریب اور پسماندہ خواتین اور نوجوانوں کو خود انحصاری کے ساتھ بااختیار بنائیں گے۔ مسٹر اندراج نے کہا، 'ہمیں کوآپریٹو کے ذریعے وزیراعظم کی ووکل فار لوکل' مہم کو بھی مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔" انہوں نے آل انڈیا کوآپریٹو ویک کو عوامی جشن بنانے کی اپیل کی۔

بھارت میں ہر 50 دن بعد نیا ہوائی اڈہ کھل رہا ہے۔ رام موہن نائیڈو

وشاکھاپٹنم/14 نومبر/ایم این این/شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر رام موہن نائیڈو کنجراپو نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستان کے ہوابازی کے شعبے میں بے مثال ترقی ہورہی ہے، ملک ہر 50 دن میں ایک نیا ہوائی اڈہ کھول رہا ہے۔ وزیر وشاکھاپٹنم میں منعقدہ 30ویں سی آئی آئی پارٹنرشپ سمٹ - 2025 کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ توسیع کی رفتار اور پیمانے پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ہوابازی کے شعبے نے ہوائی اڈوں کی تعمیر اور مسافروں کی صلاحیت کو بڑھانے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا، "ہر 50 دن بعد، ہم ایک نیا ہوائی اڈہ کھول رہے ہیں، جس کی پوری دنیا میں مثال نہیں ملتی، اور یہ وہ کامیابی ہے جو ہم نے ہوائی اڈوں کی تعمیر، مسافروں کی گنجائش اور ہوا بازی میں بہت سے دیگر عمودی معاملات میں حاصل کی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ آندھرا پردیش اس شعبے کی تیز رفتار ترقی سے ایک بڑے فائدہ اٹھانے والے کے طور پر ابھر رہا ہے، اس نے ہوا بازی اور لاجسٹک ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ آج، آندھرا اسے ایک قدم آگے لے جارہا ہے، ایک لاجسٹک ہب بنارہا ہے، ہوابازی کا مرکز بنارہا ہے۔

بہار میں ملا زبردست مینڈیٹ نئے عزم کے ساتھ عوام کی خدمت کی طاقت دے گا: وزیراعظم

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے بہار اسمبلی انتخابات میں این ڈی اے کی جیت کو اچھے حکمرانی، ترقی، عوامی فلاح اور سماجی انصاف کی جیت قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑی جیت اتحاد کو نئے عزم اور زیادہ طاقت کے ساتھ عوام کی خدمت کرنے کا حوصلہ فراہم کرے گی۔ وزیراعظم مودی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، "اچھی حکمرانی کی جیت ہوئی ہے، ترقی کی جیت ہوئی ہے، عوامی فلاح کی سوچ کی جیت ہوئی ہیاور سماجی انصاف کی جیت ہوئی ہے۔ بہار کے اپنے خاندان جیسے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے 2025 کے اسمبلی انتخابات میں این ڈی اے کو تاریخی اور بے مثال جیت کا آشیرواد دیا ہے۔ یہ زبردست مینڈیٹ ہمیں عوام کی خدمت اور بہار کے لیے نئے عزم کے ساتھ کام کرنے کی طاقت دے گا۔" انہوں نے مزید کہا، "میں این ڈی اے کے ہر کارکن کا شکر گزار ہوں جنہوں نے انتھک محنت کی، عوام کے درمیان جاکر ہمارے ترقیاتی ایجنڈے کو رکھا اور اپوزیشن کے ہر جھوٹ کا مضبوطی سے جواب دیا۔ میں ان کی دل سے تعریف کرتا ہوں۔" وزیراعظم نے اس جیت کو عوام کی خدمت کے لیے ایک بڑا موقع قرار دیتے ہوئے کہا، "آنے والے وقت میں ہم بہار کی ترقی، یہاں کے انفراسٹرکچر اور ریاست کی ثقافت کو نئی شناخت دینے کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ ہم یہ یقینی بنائیں گے کہ یہاں کی نوجوان طاقت اور خواتین کو بہتر اور خوشحال زندگی کے لیے وسیع مواقع حاصل ہوں۔"

ایئرفورس کا پیلاٹس ٹرینر طیارہ چنئی کے قریب گر کر تباہ، پائلٹ محفوظ

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی فضائیہ کا پیلاٹس ٹرینر طیارہ جمعہ کو چنئی میں تمبارم کے قریب گر کر تباہ ہوگیا، حالانکہ پائلٹ بروقت محفوظ طریقے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ طیارہ معمول کی تربیتی پرواز پر تھا اور دوپہر 2:25 پر گر کر تباہ ہوگیا۔ پائلٹ محفوظ ہے۔ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے کورٹ آف انکوائری قائم کردی گئی ہے۔ فضائیہ نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ ایک PC-7 MK II تربیتی طیارہ معمول کے تربیتی مشن کے دوران چنئی کے تمبارم کے قریب آج تقریباً 14:25 بجے گر کر تباہ ہوگیا۔ پائلٹ بحفاظت باہر نکل گیا اور املاک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ حادثے کی وجہ کا تعین کرنے کے لیے کورٹ آف انکوائری تشکیل دی گئی ہے۔"

لوگوں کی ڈیجیٹائزڈ معلومات کے تحفظ اور پروسیسنگ کی حق کا قانون نافذ

وزارت نے اس کے نفاذ کے لیے متعلق ضوابط بھی جاری کردیئے

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) لوگوں کی ڈیجیٹائزڈ معلومات کے تحفظ اور اس کے استعمال کو منظم کرنے والے "ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن (ڈی پی ڈی پی) ایکٹ "2023" کو حکومت نے منظور کیے جانے کے دو سال بعد آج باضابطہ نوٹیفائی کرکے نافذ کردیا۔ الیکٹرانکس اور اطلاعاتی نشریات کی وزارت نے اس کے نفاذ کے لیے متعلق ضوابط بھی جاری کردیے ہیں اور چار رکنی "ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن بورڈ" (ڈی پی بی) کی تشکیل بھی کردی گئی ہے۔ طویل بحث کے بعد ملک میں پہلی بار ڈیجیٹل پرائیویسی قانون نافذ ہورہا ہے۔ اس قانون کے تحت لوگوں کو اپنی ذاتی ڈیجیٹل معلومات کے تحفظ کا حق دیا گیا ہے اور اس ڈیٹا کو جائز مقاصد کے لیے پروسیس کرنے کو بھی قانونی حیثیت دی گئی ہے۔ نئے ضوابط کے تحت کمپنیوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو اس قانون کے انتظامی تقاضوں پر عمل کرنے کے لیے 18 ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔ کنسینٹ مینیجرز (رضامندی منتظمین) کو رجسٹریشن کرانے کے لیے 12 ماہ کا وقت دیا گیا ہے، یہ منتظمین ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے صارفین کی جانب سے کام کرتے ہیں۔ ان ضوابط کے نفاذ کے بعد سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ انٹرمیڈیریز سمیت صارفین کے ڈیٹا کا کاروبار کرنے والی ہر کمپنی کو "ڈیٹا پرنسپل "یعنی صارف سے، اس کے ڈیٹا کی پروسیسنگ کے لیے مکمل تفصیل فراہم کرکے واضح رضامندی حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ ان ضوابط میں ڈیجیٹل انٹرمیڈیریز کو ان کی فراہم کردہ خدمات کی نوعیت کے مطابق زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایسے پلیٹ فارمز کے لیے الگ الگ مدتیں مقرر کی گئی ہیں، جن کے مطابق انہیں صارف کا ذاتی ڈیٹا حذف کرنا ہوگا۔ اگر کسی موجودہ قانون کی تعمیل کے لیے ڈیٹا کو زیادہ عرصے تک محفوظ رکھنا ضروری ہو تو پلیٹ فارمز کو اس کے مطابق اسے محفوظ رکھنا ہوگا۔ کمپنیوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ صارفین کو اپنے ذاتی ڈیٹا کی پروسیسنگ کے لیے دی گئی رضامندی آسانی سے واپس لینے کا موقع فراہم کریں۔ صارفین کو ڈیٹا سکیورٹی کے معاملے پر ایسے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے خلاف ڈیجیٹل ڈیٹا پروٹیکشن بورڈ میں شکایت درج کرنے کی سہولت بھی ہوگی۔ رضامندی منتظم کے طور پر کام کرنے کے لیے ڈیجیٹل ڈیٹا پروٹیکشن بورڈ کے سامنے رجسٹریشن کی درخواست دینا ضروری ہوگا۔ انہیں اپنے کام کے دوران بورڈ کی شرائط اور ہدایات پر وقتاً فوقتاً عمل کرنا ہوگا۔ قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں ایسے منتظمین کا رجسٹریشن معطل بھی کیا جاسکتا ہے۔ بورڈ مکمل طور پر ڈیجیٹل طریقے سے کام کرے گا اور اس کا صدر دفتر نئی دہلی میں ہوگا۔ چار رکنی بورڈ میں ایک صدر (چیئرمین) ہوگا۔ کسی بھی ڈیٹا خلاف ورزی کی صورت میں، ڈیٹا ٹرسٹی کو خلاف ورزی کا علم ہوتے ہی 72 گھنٹوں کے اندر صارف کے ساتھ ساتھ بورڈ کو بھی مطلع کرنا ہوگا۔

وزارتِ خزانہ نے صحت خدمات اور ہیلتھ انشورنس کمپنیوں کو علاج اور بیمہ کو سستا بنانے کی ہدایت دی

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) علاج کے مہنگے اخراجات اور ہیلتھ انشورنس پریمیم کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے وزارت خزانہ کے شعبۂ مالیاتی خدمات (ڈی ایف ایس) نے صحت خدمات اور انشورنس کمپنیوں سے کہا ہے کہ وہ علاج اور بیمہ پالیسیوں کو مزید سستا اور عام آدمی کے لیے قابل رسائی بنانے کے لیے اقدامات کریں۔ وزارت کی ایک پریس ریلیز کے مطابق ڈی ایف ایس کے سکریٹری ایم ناگ راجو کی صدارت میں جمعرات کے روز ایک اہم اجلاس ہوا، جس میں جنرل انشورنس کونسل، ایسوسی ایشن آف ہیلتھ کیئر پرووائیڈرز آف انڈیا، میکس ہیلتھ کیئر، فورٹس ہیلتھ کیئر اور اپولو ہاسپٹلز جیسے بڑے صحت اداروں کے نمائندوں کے ساتھ، نیو انڈیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ، اسٹار ہیلتھ انشورنس، بجاج الائنس جنرل انشورنس سمیت کئی بیمہ کمپنیوں کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ڈی ایف ایس سکریٹری نے صحت خدمات اور انشورنس صنعت کے نمائندوں کو مشورہ دیا کہ وہ صحت کی سہولیات کو زیادہ کفایتی اور قابل رسائی بنانے کے لیے قومی ہیلتھ کلیم ایکسچینج میں شمولیت کے عمل کو تیز کریں، علاج کے پروٹوکول کو معیاری بنائیں، مشترکہ پینل معیار اپنائیں اور کیش لیس کلیم پروسیسنگ کو مزید آسان اور بے رکاوٹ بنائیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ تمام انشورنس کمپنیوں میں اسپتالوں کے فہرست سازی کے معیار کو یکساں کرنے سے پالیسی ہولڈرز کو مستقل کیش لیس خدمات ملیں گی، سروس کنڈیشنز آسان ہوں گی اور آپریشنل طریقہ کار زیادہ موثر ہوگا۔ اس سے اسپتالوں پر انتظامی بوجھ بھی کم ہوگا۔ مسٹر ناگ راجو نے کہا کہ بیمہ کمپنیوں کو یقینی بنانا چاہیے کہ پالیسی ہولڈرز کو بہترین خدمات اور بروقت مدد ملے، خاص طور پر اسپتال میں داخلے کے دوران، دعووں (کلیم) کی منظوری اور ان کے تصفیے کے وقت کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اکتوبر میں مسافر گاڑیوں کی فروخت 17.2 فیصد بڑھ کر ریکارڈ سطح پر

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) اشیاء و خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) میں نئی پیڑھی کی اصلاحات کے بعد اکتوبر میں گھریلو مارکیٹ میں مسافر گاڑیوں کی تھوک فروخت 17.2 فیصد بڑھ کر 4,60,739 یونٹ کے ایک نئے ریکارڈ پر پہنچ گئی۔ مسافر گاڑیوں میں کاریں، یوٹیلٹی گاڑیاں اور وین شامل ہوتی ہیں۔ گزشتہ سال اکتوبر میں ان کی فروخت 3,93,238 یونٹ رہی تھی۔ دوپہیہ اور تین پہیہ گاڑیوں کی فروخت نے بھی نیا ریکارڈ قائم کیا۔ گاڑیوں کی مینوفیکچرر کمپنیوں کی تنظیم سیام کے جمعہ کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر میں تین پہیہ گاڑیوں کی فروخت میں سالانہ بنیاد پر 5.9 فیصد اور دوپہیہ گاڑیوں کی فروخت 2.1 فیصد کا اضافہ ہوا۔ کل 81,288 اور 22,10,727 دوپہیہ گاڑیاں فروخت ہوئیں۔ سیام کے ڈائریکٹر راجیش مینن نے ان اعداد و شمار پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اکتوبر میں مسافر گاڑیوں، دوپہیہ اور تین پہیہ گاڑیوں کی ماہانہ فروخت نے نیا ریکارڈ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ریکارڈ کی بنیادی وجہ تہواروں کی مانگ اور جی ایس ٹی کی شرحوں میں کمی ہے۔ دوپہیہ گاڑیوں میں موٹر سائیکلوں کی فروخت میں 4 فیصد کی کمی رہی اور یہ گھٹ کر 13,35,468 یونٹ رہ گئی۔ وہیں اسکوٹروں کی فروخت میں 14.3 فیصد کا زبردست اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 8,24,003 یونٹ تک پہنچ گئی۔ واضح رہے کہ اکتوبر میں ماروتی سوزوکی، ٹاٹا موٹرز اور کیا انڈیا نے فروخت میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

یونیورسٹیوں کے ڈائریکٹر، وائس چانسلر اور پرنسپل کے انتخاب میں اے آئی کا استعمال ہو: سہسربدھے

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) نیشنل اسسمنٹ اینڈ ایکریڈیٹیشن کونسل (نیک) کے چیئرمین انل سہسربدھے نے یونیورسٹیوں کے ڈائریکٹر، وائس چانسلر اور پرنسپل کے انتخاب میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے استعمال کی حمایت کی ہے۔ جمعہ کے روز دہلی میں تعلیم میں ٹیکنالوجی کے استعمال پر منعقد ایک بین الاقوامی کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں انتظام سے لے کر طلبہ کے امتحان، ان کی جانچ اور مناسب انٹرن شپ کے انتخاب تک میں بھی اے آئی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا، "تعلیم کے شعبے میں اے آئی کا استعمال فیکلٹی کے انتخاب میں، وائس چانسلر کے انتخاب میں، پس منظر کی جانچ کے لیے، نصاب کو تازہ رکھنے کے لیے اس کا استعمال ممکن ہے۔ پڑھانے اور سیکھنے کے طریقوں میں بھی اس کا استعمال ہوسکتا ہے۔ طلبہ کو عملی تجربہ دلانے کے لیے انٹرن شپ میں بھی اے آئی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ریسرچ کے لیے بھی اے آئی مفید ہوسکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اے آئی کے استعمال سے کمپنیوں کے لیے یہ فیصلہ کرنا آسان ہوجاتا ہے کہ وہ کن طلبہ کو انٹرن شپ دینا چاہتی ہیں۔ اسی طرح طلبہ کے لیے بھی اپنی دلچسپی کے مطابق صحیح کمپنی کا انتخاب آسان ہوجائے گا۔ سہسربدھے نے کہا کہ اے آئی سے آئیڈیاز لے کر انہیں بہتر بنا کر اختراع، انٹرپرینیورشپ اور اسٹارٹ اپس کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ یونیورسٹیوں کی جانب سے مختلف ریگولیٹرز کو دیے جانے والے ڈیٹا کے ایک مرکزی بینک کی وکالت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے یونیورسٹی انتظامیہ کو ایک ہی کام بار بار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ریگولیٹرز کو دیے جانے والے 80 فیصد ڈیٹا ایک جیسے ہوتے ہیں، اس لیے اگر تمام ڈیٹا ایک جگہ موجود ہو تو ریگولیٹرز کے لیے اسے حاصل کرنا آسان ہوگا اور اس کی صداقت بھی بڑھے گی۔

بہار اسمبلی انتخابات: دہلی بی جے پی ہیڈکوارٹر میں جشن کا ماحول

نئی دہلی، 14 اکتوبر (یو این آئی) دارالحکومت دہلی میں واقع بی جے پی کے قومی ہیڈکوارٹر میں جشن کا ماحول ہے، کیوں کہ بہار اسمبلی انتخابات کے ووٹوں کی گنتی کے رجحانات سامنے آچکے ہیں، پارٹی کے لیڈران مٹھائی تقسیم کرکے خوشیوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ ووٹوں کی گنتی کے رجحانات سے پرجوش بی جے پی کے لیڈران اور کارکن ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں اور مٹھائی کھلا کر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ دہلی بی جے پی کے صدر ویریندر سچدیوا بھی اس موقع پر پارٹی کے صدر دفتر پہنچے اور پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ اور پارٹی کے قومی میڈیا سربراہ انل بلونی کے ساتھ بہار میں فتح کا جشن منایا۔

دماغ کے بوڑھے ہونے کی رفتار کرنی ہے کم، تو سیکھیے نئی زبان

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) ایک بین الاقوامی تحقیق میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ نئی زبان سیکھنے سے دماغی خلیے زیادہ دیر تک صحت مند رہتے ہیں اور ان کے بوڑھا ہونے کی رفتار کم ہوجاتی ہے۔ اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ ایک سے زیادہ زبانیں سیکھنے سے کوگنیٹیو ایجنگ' یعنی دماغ کے ادراک کی قوت کی عمر بڑھنے کی رفتار سست ہوجاتی ہے۔ سائنسی تحقیق اور خبروں سے متعلق انگریزی ویب سائٹ نیچر ڈاٹ کام میں شائع کیٹی کوانا گھ کے ایک مضمون کے مطابق 80,000 سے زائد افراد پر کی گئی تحقیق میں پایا گیا کہ کئی زبانیں بولنے سے دماغ کی عمر بڑھنے کا عمل سست ہوجاتا ہے، اس سے فہم وادراک کے زوال کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ نئی زبان سیکھنا بعض لوگوں کے لیے نسبتاً آسان ہوتا ہے جبکہ کچھ کے لیے یہ دنیا کا سب سے مشکل چیلنج محسوس ہوتا ہے۔ ایسے افراد اگر نئی زبان سیکھنا شروع کردیں تو ان کے دماغ کے بوڑھا ہونے کا عمل بھی سست ہوسکتا ہے۔ 10 نومبر کو شائع اس تحقیق کے مطابق، ایک سے زیادہ زبانیں بولنے والے افراد میں بایولوجیکل ایج' یعنی حیاتیاتی عمر کے بڑھنے کی علامات ظاہر ہونے کا امکان اُن لوگوں کے مقابلے میں صرف 50 فیصد ہوتا ہے۔

زرمبادلہ کے ذخائر 2.70 بلین ڈالر کم ہوکر 687.03 بلین ڈالر رہ گئے

ممبئی، 14 نومبر (یو این آئی) ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 7 نومبر کو ختم ہونے والے ہفتے میں 2.699 بلین ڈالر کم ہوکر 687.034 بلین ڈالر رہ گئے، جو 25 ہفتوں کی کم ترین سطح ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل تیسرے ہفتے کمی ہوئی ہے۔ پچھلے ہفتے وہ 5.623 بلین ڈالر کم ہوکر 689.733 بلین ڈالر رہ گئے تھے۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق غیر ملکی کرنسی کے اثاثے، جو کہ غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کا سب سے بڑا حصہ ہے، 7 نومبر کو ختم ہونے والے ہفتے میں 2.454 بلین ڈالر کم ہوکر 562.137 بلین ڈالر رہ گئے۔ زرمبادلہ کے اثاثوں میں امریکی ڈالر، جاپانی ین، برطانوی پاؤنڈ اور یورو شامل ہیں۔ ان کی قیمت کا تعین ڈالر کے مقابلے میں ان کی شرح تبادلہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ سونے کے ذخائر بھی 195 ملین ڈالر کم ہوکر 101.531 بلین ڈالر رہ گئے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ذخائر 4.772 بلین ڈالر پر مستحکم رہے۔ دریں اثنا، اس کے خصوصی ڈرائنگ کے حقوق 51 ملین کی کمی کے بعد 18.594 بلین رہ گئے۔

سدابہار اداکارہ کامنی کوشل کا انتقال

ممبئی، 14 نومبر (یو این آئی) ہندی فلموں کی سدابہار اداکارہ کامنی کوشل کا آج یہاں انتقال ہوگیا۔ وہ 98 برس کی تھیں۔ ان کا انتقال جمعرات دیر رات ان کی رہائش گاہ پر ہوا۔ ان کے قریبی ذرائع نے بتایا کہ وہ عمر سے متعلق عوارض میں مبتلا تھیں۔ وہ ہندی فلموں کی معروف اداکارہ تھیں اور انہوں نے اپنے فلمی کریئر کے دوران فلم شائقین پر انمٹ نقوش چھوڑے اور ان کی اداکاری سے فلم بینی کے شوقین بہت محظوظ ہوتے تھے۔ واضح رہے کہ ان کی پیدائش غیر منقسم ہندوستان میں 24 فروری 1927 کو لاہور میں ہوئی تھی۔ وہ دو بھائیوں اور تین بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ ان کے والد پنجاب میں یونیورسٹی میں باٹنی کے پروفیسر تھے۔ انہوں نے 1946 میں فلم نیچانگر سے ہندی سینما میں قدم رکھا کامنی کوشل کا کریئر سات دہائیوں پر مشتمل رہا۔ وہ آخری بار سال 2022 میں بار عامر خان کی فلم لال سنگھ چڈھا 'میں کیمیو رول میں نظر آئی تھیں۔ بالی ووڈ فلم انڈسٹری میں 40 اور 50 کی دہائی میں متعدد ایسی اداکارہ جلوہ گر ہوئیں، جنہوں نے طویل عرصے تک اپنی فنکارانہ عظمت کا سکہ جمائے رکھا۔ کامنی کوشل بھی انہیں میں سے ایک تھیں اور اسی بنا پر انہیں عہد ساز اداکارہ کہا جاتا تھا۔ کامنی کوشل کی پیدائش 24 فروری 1927 کو لاہور میں ہوئی تھی۔ وہ دو بھائیوں اور تین بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ ان کے والد پروفیسر شورام کپس پنجاب یونیورسٹی میں باٹنی کے پروفیسر تھے۔ وہ اس دور کی مشہور شخصیت تھے اور انہیں انڈین باٹنی کا بابا آدم کہا جاتا ہے۔ جب وہ سات برس کی تھیں، تو ان کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ کامنی کوشل نے کنیئرڈ کالج، لاہور سے انگریزی لٹریچر میں بی اے آنرز کیا۔ سال 1946ء میں انہیں چیتن آنند نے اپنی فلم "نیچانگر "میں اداکاری کی پیش کش کی جسے انہوں نے قبول کرلیا اور انہیں اس فلم کے لئے کانس فلم فیسٹول میں ممتاز گولڈن پام ایوارڈ اور دوسری فلم براج بہو' کے لیے بہترین اداکارہ کا فلم فیئر ایوارڈ ملا۔ نوعمری سے ہی وہ تیراکی، گھڑسواری اور آکاش وانی پر ریڈیو ڈرامے کرتی رہیں اور انہیں فی ڈرامہ دس روپے ملتے تھے۔ کالج کے زمانے میں وہ اشوک کمار کی بڑی مداح تھیں۔ "نیچانگر "میں ان کی پرفارمنس کو کافی پسند کیا گیا۔ ان کا اصل نام اوما کشیپ تھا، لیکن چیتن آنند نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنا نام بدل لیں اور یوں وہ اوما سے کامنی کوشل بن گئیں۔ ایسا کم ہی دیکھا گیا ہے کہ کسی فلم میں اداکارہ کا نام ہیرو کے نام سے پہلے آئے لیکن 40 کی دہائی میں کامنی کوشل کی فلموں میں ان کا نام ہیرو سے پہلے آتا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ 1942-45 میں وہ دہلی میں اسٹیج ایکٹریس کے طور پر بھی کام کرتی رہیں۔ سال 1947ء میں اچانک کامنی کوشل کی شادی ہوئی۔ یہ بھی ایک الگ کہانی ہے۔ ہوا یوں کہ کامنی کوشل کی بڑی بہن کا ایک کار حادثے میں انتقال ہوگیا، ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ کامنی کوشل کو اپنی بھانجیوں کی نگہداشت کیلئے اپنے بہنوئی بی ایس سود سے شادی کرنی پڑی۔

فلپ کارٹ 1,000 روپے سے کم قیمت والی مصنوعات پر فروخت کنندگان سے کمیشن نہیں لے گا

بینگلورو، 14 نومبر (یو این آئی) گھریلو ای کامرس پلیٹ فارم فلپ کارٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ 1,000 روپے سے کم قیمت کی مصنوعات پر فروخت کنندگان سے کوئی کمیشن نہیں لے گا، جس سے توقع ہے کہ ان مصنوعات کی قیمتیں صارفین کے لیے مزید کم ہوجائیں گی۔ کمپنی نے جمعہ کو بتایا کہ آن لائن فروخت کو زیادہ جامع اور ترقی پر مبنی بنانے کے عزم کے تحت زیرو کمیشن ماڈل شروع کیا گیا ہے۔ اس سے لاگت کا ڈھانچہ آسان ہوگا اور مسابقتی قیمتوں کو فروغ ملے گا۔ اس کے تحت شاپسی پر تمام مصنوعات پر صفر کمیشن لاگو کیا گیا ہے، جس سے صارفین کے لیے مصنوعات مزید سستی ہوجائیں گی۔ زیرو کمیشن ماڈل کو اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مقامی اور ابھرتے ہوئے ایم ایس ایم ای برانڈز ڈیجیٹل معیشت سے جڑ سکیں اور ملک بھر کے کروڑوں صارفین کو بہتر قیمت اور زیادہ انتخاب فراہم کر سکیں۔ اس کے تحت 1,000 روپے سے کم قیمت والی مصنوعات فروخت کرنے والے تمام اہل فروخت کنندگان سے کوئی کمیشن نہیں لیا جائے گا۔ اس قدم کا مقصد ایم ایس ایم ای کی حمایت کرنا، صارفین کو سستی مصنوعات فراہم کرنے میں انہیں مزید مضبوط بنانا اور کاروباری لاگت کو موثر طریقے سے کم کرنا ہے۔ شفاف طریقۂ کار، ٹیکنالوجی پر مبنی ٹولز اور پورے ایکوسسٹم سے ملنے والی معاونت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ماڈل کو تیار کیا گیا ہے تاکہ فروخت کنندگان کو زیادہ کامیاب بنایا جاسکے فلپ کارٹ کے سینئر نائب صدر اور مارکیٹ پلیس کے سربراہ ساکیت چودھری نے کہا کہ ' ایم ایس ایم ای شعبہ ہندوستان کے جی ڈی پی میں تقریباً 30 فیصد تعاون کرتا ہے۔

فلم ڈائریکٹرز ایسوسی ایشن کی دھرمیندر کی رازداری کی خلاف ورزی پر پولیس میں شکایت

جھوٹی افواہوں کے بعد دھرمیندر کے اہل خانہ کو شدید اذیت کا سامنا

ممبئی، 14 نومبر (یو این آئی) انڈین فلم اینڈ ٹیلی ویژن ڈائریکٹرز ایسوسی ایشن (آئی ایف ٹی ڈی اے) نے سینئر اداکار دھرمیندر کی رازداری کی مبینہ خلاف ورزی پر بعض میڈیا اہلکاروں اور فوٹوگرافروں کے خلاف ممبئی پولیس میں باضابطہ شکایت درج کرائی ہے۔ شکایت آئی ایف ٹی ڈی اے کے صدر اشوک پنڈت کی جانب سے 13 نومبر کو جوہو پولیس اسٹیشن میں درج کرائی گئی۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ چند ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارمز سے وابستہ افراد اور فوٹوگرافروں نے بغیر اجازت دھرمیندر کی نجی رہائش گاہ میں زبردستی داخل ہوکر ان کے اہل خانہ کی تصاویر اور ویڈیوز بنائیں اور بعد ازاں انہیں سوشل میڈیا پر پھیلایا تاکہ تشہیر اور مالی فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ تنظیم نے اس عمل کو انسانی وقار اور رازداری کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ آئی ایف ٹی ڈی اے نے موقف اختیار کیا کہ ایسے غیر ذمہ دارانہ اقدامات تعزیرات ہند اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کے تحت مجرمانہ جرم کے زمرے میں آتے ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ رازداری کا حق آئین ہند کے آرٹیکل 21 کے تحت محفوظ ہے اور اس خلاف ورزی کو معمولی عمل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ تنازع اس وقت شدت اختیار کر گیا جب سوشل میڈیا پر دھرمیندر کے انتقال کی جھوٹی افواہیں گردش کرنے لگیں، حالانکہ 12 نومبر کو ان کے اہل خانہ نے تصدیق کی تھی کہ وہ بہتر حالت میں ہیں اور انہیں بریچ کینڈی اسپتال سے گھر منتقل کردیا گیا ہے۔ تاہم، اسی دوران پاپرازی فوٹوگرافر مسلسل اسپتال اور ان کی رہائش گاہ کے باہر موجود رہے، جس سے اہل خانہ کو سخت اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسوسی ایشن نے ممبئی پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مکمل تحقیقات کرے، ملوث افراد اور میڈیا اداروں کی شناخت کرے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ تنظیم نے اپنے بیان میں کہا کہ فنکار اور فلمی شخصیات بھی دیگر شہریوں کی طرح قانونی تحفظ اور رازداری کے حق کی حقدار ہیں۔ آئی ایف ٹی ڈی اے نے یہ واقعہ "غیر انسانی اور غیر اخلاقی میڈیا رویے" کی مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی مداخلت نہ صرف شخصی حقوق کی پامالی ہے بلکہ ذمہ دار صحافت کی ساکھ کو بھی مجروح کرتی ہے۔ تنظیم نے عزم ظاہر کیا کہ وہ مستقبل میں فنکاروں کے حقوق کے تحفظ اور میڈیا اخلاقیات کے فروغ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

سی بی آئی دھوکہ دہی کے معاملے میں مطلوب مفرور کو یو اے ای سے واپس لائی

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) نے جمعہ کو بتایا کہ اتراکھنڈ میں دھوکہ دہی اور مجرمانہ معاملے میں مفرور ملزم کو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) سے واپس لایا گیا ہے اور اسے اتراکھنڈ پولیس کے حوالے کیا جائے گا۔ ایک افسر نے بتایا کہ وزارتِ خارجہ اور وزارتِ داخلہ کے تعاون سے ملزم جگدیش پونیٹھا کی واپسی ممکن ہو پائی ہے۔ ملزم کے خلاف دھوکہ دہی اور مجرمانہ سازش کے الزام میں پتھورا گڑھ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ وہ یو اے ای فرار ہوگیا تھا۔ سی بی آئی نے اسے تلاش کرنے اور گرفتار کرنے کے لیے یو اے ای افسران کے ساتھ تال میل قائم کیا۔ اتراکھنڈ پولیس کی درخواست پر سی بی آئی نے 6 مئی کو انٹرپول کے ذریعے جگدیش پونیٹھا کے خلاف ریڈ نوٹس جاری کروایا تھا۔ اتراکھنڈ پولیس کی ایک ٹیم یو اے ای گئی اور 13 نومبر کو اسے لے کر نئی دہلی واپس آئی۔ سی بی آئی نے کہا کہ "انٹرپول کی جانب سے جاری کردہ ریڈ نوٹس دنیا بھر کی قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو مطلوب مفروروں پر نظر رکھنے کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

ڈیرہ بسی میں 9 کروڑ روپے سے زائد کی جعلی کرنسی برآمد

موہالی، 14 نومبر (یو این آئی) پنجاب کے ایس اے ایس نگر پولیس نے ڈیرہ بسی میں ایک بین ریاستی جعلی کرنسی ریکیٹ کا پردہ فاش کرتے ہوئے دو ملزمین کو گرفتار کیا اور بڑی تعداد میں پرانی اور جعلی کرنسی ضبط کی۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل گورو یادو نے جمعہ کو کہا کہ ملزمین کی شناخت چمن اور گرودیپ کے طور پر ہوئی ہے جو ہریانہ کے کروکشیتر کے رہنے والے ہیں۔ پولیس نے ان کے پاس سے 11.5 لاکھ روپے کے اصلی پرانے کرنسی نوٹ اور 9.88 کروڑ روپے کی نقلی کرنسی برآمد کی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ملزمان جعلی کرنسی نوٹوں کو اصلی کرنسی نوٹوں کے بنڈلوں میں چھپا کر غیر مشتبہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے دھوکہ دہی کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ پنجاب، ہریانہ اور راجستھان میں دھوکہ دہی اور جعلسازی کے کئی معاملات سے منسلک ہیں۔

حجاج کو گرمی سے محفوظ رکھنے والا ٹھنڈا احرام ایجاد

ریاض، 13 نومبر (یو این آئی) حج کا سیزن شدید گرمیوں میں آ رہا ہے حجاج کو گرمی سے محفوظ رکھنے کیلئے ٹھنڈا احرام ایجاد ہو گیا۔ دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے سعودی عرب آتے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے حج کا سیزن شدید گرمیوں کے موسم میں آ رہا ہے اور اگلے چند برس تک یہی سلسلہ جاری رہے گا۔ شدید گرمی میں دو سال قبل سینکڑوں حجاج کرام کی اموات ہو چکی ہیں۔ تاہم اس بار حجاج کو شدید گرمی سے تحفظ دینے کے لیے "ٹھنڈا احرام" ایجاد ہو گیا ہے۔ سعودی عرب کی جانب سے جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے یہ "ٹھنڈا احرام" تیار کیا گیا ہے۔ اخبار 24 کے مطابق اس احرام کی تیاری میں جو فائبر استعمال کیا جاتا ہے اس میں یہ خاصیت ہے کہ وہ دھوپ کی تپش کو منعکس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس سے جسم کو گرمی کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ یہ احرام عازمین کو سعودیہ ایئر لائن کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔ اس حوالے سے ایئر لائن کے ڈائریکٹر تعلقات عامہ انجینئر عبداللہ الشہرانی کا کہنا ہے کہ ایئر لائن کی جانب سے فراہم کیا جانے والا ٹھنڈا احرام حجاج و عمرہ زائرین کو بہت حد تک گرمی سے محفوظ رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایئر لائن کی جانب سے احرام کے علاوہ عازمین کے سفر حج کو آسان بنانے کیلئے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں جن میں سامان کے بغیر حج کی سہولت قابل ذکر ہے جس کے تحت عازمین کی آمد و رفت کو آسان بنایا گیا ہے۔ اس اقدام کے تحت عازمین کا سامان کو انکی رہائش گاہوں سے وصول کر کے کارگو سیکشن کو بھیج دیا جاتا ہے۔ الشہرانی کا مزید کہنا تھا کہ عازمین کی سہولت کے لیے فلائنگ ٹیکسی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے بھی کوشاں ہیں جس کے ذریعے انہیں ایئر پورٹ سے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ باسانی منتقل کیا جا سکے گا۔

BEFORE THE HON'BLE COURT OF MUNSIFF AT AISHMUQAM

In the case of: Waseem Ahmad Kaloo S/O,LateMohdYaqoobKaloo alias Wani R/O,AishmuqamPhalgam. .....Caveators

Versus

Public at large .. Non-Caveators

In the matter of: Caveat application under section 148-A of CPC. May it please your Honour Sir, The application is humbly submitted as under: 1. That the Caveator is the permanent residents of J&K UT and is residing at Aishmugam Tehsil Pahalgam District Anantnag which falls within the jurisdiction of this Hon'ble court. 2 That the Caveator apprehend that the non-Caveators may file a suit/application/appeal against the caveator before this Hon'ble Court or may file an application for grant of stay and may prima-facie succeed in getting an ex-parte order at the back of the applicants/caveators which may tarnish and jeopardize the rightful interests of the applicant/caveator in keeping hold of his property devolved un to him from his ancestors viz; Late AssadullahKallo and Haji Noor u din Kaloo situated at Aishmuqam, Grandesh, Phalgam and may cause an irreparable loss to the applicants/caveators, as such has necessitated the caveator to file the instant application so that the caveator may be put to notice and may be heard before passing any order or direction. 3. That the copy of the application could not be served upon the non-caveators/non-applicants because of the unknown particulars as such proclamation is made through daily newspaper viz; Bazmi Kashmir of it'sissue dated ; 15.11.2025 copy enclosed herewith vide Annexure I for the kind perusal of this hon'ble court. 4. That the application is supported by a duly sworn affidavit. In the premises, it is therefore prayed that the hon'ble court may be pleased to put the caveators to notice and be given an opportunity of being heard in case the non-caveators appear before the hon'ble court by way of suit, application, Or any kind of proceeding so that ex-parte order against the caveators may be avoided as same act would be in the interest of justice. Dated: 15-11- 2025

Applicant/ Caveator through Counsel

STAMPS FORM No 14

BEFORE THE HON'BLE COURT OF MUNSIFF AT AISHMUQAMJURIDICTION

In re:-Waseem Ahmad Kaloo

VERSUS

Public at Large Defendant/Respondent know all whom these present shall come that I /we the under signed do hereby appoint

P.S.AHMAD &ASSOCIATES ADVOCATE)

Hereinafter called Advocate to be the Advocate for theCAVEATOR

Waseem Ahmad Kaloo in the above mentioned case to do all the following acts, deeds and things or any of them that is to say:- To act, appear and plead in the above noted case in the court or in any other court in which the same may be tried or heard and also in the appellate courts including High Court and Supreme Court. To sign, file verify and present pleadings, applications, appeals, cross objections or petitions for execution, review, revision, restoration, withdrawal, compromise or other petitions reply objections or affidavits or other documents as may be deemed necessary or proper for the prosecution of the said case in all its stages. To withdraw or compromise the said case or submit to arbitration any differences or disputes that may arise touching or in any manner relating to the said case. To deposit, draw and receive moneys, cheques and grant receipts and to do all other acts and things which may be necessary to be done for the progress and in the course of the prosecution of the said case. To appoint & instruct any other legal practitioner authorizing him to exercise the power and authority hereby conferred upon the advocate whenever he may think fit to do so & to sign the power of attorney on my/our behalf. And I/We the undersigned do hereby agree to verify and confirm acts done by the Advocate or his Substitute in the matter as my/our own acts as if done by me/us to all intents and purposes. And I/We the undersigned do hereby agree not to hold the Advocate or his Substitute responsible for the result of the said case in consequence of his absence from the court when the said case is called up for hearing or for any negligence of the Advocate or his Substitute.by me/us to be paid to the Advocate, remaining unpaid, he shall be entitled to withdraw from the prosecution of the said case until the same is paid. IN WITNESS WHERE OF I/We do hereunto set my/our hand to these presents the contents of which have been understood by me/us this the 15th day of Nov 2025

NOTICE

This is to inform that I want to add the surname with my name in the school records which has been missing in it. My full name that I intend to put on record is Amaan Bin Imtiyaz Dar S/o: Imtiyaz Ahmad Dar R/O:Goripora Awantipora which was earlier written as Amaan Bin Imtiyaz only. Present Class :9th School:Delhi Modern Public School Pampore.The same is informed to the general public through this notice and if anybody has any claim for the same, he or she can visit the above school within seven days.

COURT OF PRINCIPAL DISTRICT JUDGE, SRINAGAR

Present Mr. Tasleem Arief

1. Mst. Hadeesa
Wd/o Late Syed Naqi Razvi
R/o Naid Mohalla Kathi Maidan Nowshera Soura Srinagar
2. Rifat Ara
D/o Late Syed Naqi Razvi
R/o Maidan Saheb Hawal Srinagar
03 Nuzhat
D/o Late Syed Naqi Razvi
R/o Kathi Maidan Soura Srinagar
4. Nighat Razvi
D/o Late Syed Naqi Razvi
R/o Kathi Maidan Alamgari Bazar Soura Srinagar
5. Masarat Razvi
D/o Late Syed Naqi Razvi
R/o Masjid Amina Kath Maidan Soura Srinagar

V/s

1. Syed Sajad Hussain
S/o Late Syed Hassan Razvi
R/o Shree Bhat Alamgari Bazar Srinagar.
2. Syed Maqbool
S/o Late Syed Hassan Razvi
R/o Naid Mohalla Kath Maindan Soura Srinagar
3. Mst Hajra
D/o Late Syed Hassan Razvi
W/o Hakeem Mohammad Abass
R/o Sheri Bhat Alamgari Bazar Srinagar
4. Mst Haleema
D/o Late Syed Hassan Razvi
W/o Ghulam Hassan Gazi
R/o Gazi Doori Alamgari Bazar Sgr.
5. Mst Tahira Hassan Joo
D/o Late Syed Hassan Razvi
W/o Kifayat Hassan Joo
R/o Mandibal Nowshera Sgr
6 Public at Large

Respondents

In the matter of: Application for issuance of succession certificate in favour of the petitioner(s)

Notice to Public at Large

Whereas, the petitioners filed above titled petition before this court for issuance of succession certificate in favour of petitioner(s) in respect of an amount of Rs 2060950/- as debits and securities in name of deceased namely Syed Naqi Razvi S/o Late Syed Hassan Razvi R/o Alamgari Bazar Srinagar. Who died on 04-09-2025 The petition is pending disposal before this court and the next date of hearing is fixed on 28-11-2025

Public Notice is hereby issued informing all and sundry, through the medium of this notice proclamation that if anyone has any objection for issuance of succession certificate he/she ⁄they shall appear before this court either personally or through counsel of any authorized agent and file objections on or before 28-11-2025 failing which the petition will be taken up and appropriate orders will be passed but same.

In case, the date fixed is declared as holiday, the matter shall be taken on the next working day. Given under my hand and seal of this court on 11-11-2025.

Mr. Tasleem Arief
Principal District Judge
Srinagar

NOTICE

This is to inform the general public that i intend to change the name on electricity connection bearing consumer ID no.0204020002394,having installation No:4825 from the name of my father I, e Ghulam Mohi ud din wani to Fida Hussain wani .If anybody has any objection he/she may contact PDD subdivision concerned within seven days from the date of publication of this notice.No objection shall be entertained thereafter.

Fida Hussain wani son of Ghulam Mohi ud din wani R/o Sheikh Mohalla Tang khan Mir Behri Srinagar

Union Territory of Jammu and Kashmir

Office of the Executive Engineer (Mechanical)

Central Kashmir Division

Public Works (R&B) Department

Engineering Complex (PMGSY Building), Rajbagh

Srinagar Kashmir-19000

Corrigendum

Subject:- Supply, installation, testing and commissioning of lifts at Transit accommodation at Kakan Maran

Reference:- This Office e-NIT No: R&B/MDCK/NIT/16 of 2025-26. Dt:- 29/10/2025

Due to typographical error kindly read the Clause 1.15 of Annexure-C of the above-referred e-NIT as follows:

Read As:

"Car size to be quoted by bidder for easy accommodation of 08 passengers"

Instead of:

"Car size to be quoted by bidder for easy accommodation of 10 passengers"

Sd/

Executive Engineer
PWD (R&B) Mechanical Division
Central Kashmir

No:XENMC/Sgr/1956-58 Dated: 13-11-2025
DIPK NO:-8103-25 Dated 14-11-2025

COURT OF PRINCIPAL DISTRICT JUDGE, SRINAGAR

Present Mr. Tasleem Arief

Mubina
W/o Late Farooq Ahmad Nalband
R/o Baba Pora Barthana Srinagar

Petitioner

V/s

Public at Large

Respondent

In the matter of: Application for appointment of guardian for the person and property of Minor(s)

Notice to Public at Large

Whereas, the petitioners filed above titled petition before this court for appointment of guardian of the person and property of minor(s) namely Amaan Nalband S/o Farooq Ahmad Nalband R/o Baba Pora Barthana Sgr.The petition is pending disposal before this court and the next date of hearing is fixed on 29-11-2025.

Public Notice is hereby issued informing all and sundry, through the medium of this notice proclamation that if anyone has any objection he/she /they shall appear before this court either personally or through counsel of any authorized agent and file objections on or before 29-11-2025 failing which the petition will be taken up and appropriate orders will be passed but same.

In case, the date fixed is declared as holiday, the matter shall be taken on the next working day. Given under my hand and seal of this court on 13-11-2025

Mr. Tasleem Arief
Principal District Judge
Srinagar

BEFORE THE HON'BLE COURT OF DISTRICT JUDGE ATANANTNAG

In the case of: Waseem Ahmad Kaloo S/O,LateMohdYaqoobKaloo alias Wani R/O,AishmuqamPhalgam. .....Caveators

Versus

Public at large ..

Non-Caveators

In the matter of: Caveat application under section 148-A of CPC. May it please your Honour Sir, The application is humbly submitted as under: 1. That the Caveator is the permanent residents of J&K UT and is residing at Aishmugam Tehsil Pahalgam District Anantnag which falls within the jurisdiction of this Hon'ble court. 2 That the Caveator apprehend that the non-Caveators may file a suit/application/appeal against the caveator before this Hon'ble Court or may file an application for grant of stay and may prima-facie succeed in getting an ex-parte order at the back of the applicants/caveators which may tarnish and jeopardize the rightful interests of the applicant/caveator in keeping hold of his property devolved un to him from his ancestors viz; Late AssadullahKallo and Haji Noor u din Kaloo situated at Aishmuqam, Grandesh, Phalgam and may cause an irreparable loss to the applicants/caveators, as such has necessitated the caveator to file the instant application so that the caveator may be put to notice and may be heard before passing any order or direction. 3. That the copy of the application could not be served upon the non-caveators/non-applicants because of the unknown particulars as such proclamation is made through daily newspaper viz; Bazmi Kashmir of it'sissue dated ; 15.11.2025 copy enclosed herewith vide Annexure I for the kind perusal of this hon'ble court. 4. That the application is supported by a duly sworn affidavit. In the premises, it is therefore prayed that the hon'ble court may be pleased to put the caveators to notice and be given an opportunity of being heard in case the non-caveators appear before the hon'ble court by way of suit, application, Or any kind of proceeding so that ex-parte order against the caveators may be avoided as same act would be in the interest of justice. Dated: 15-11- 2025

Applicant/ Caveator through Counsel

STAMPS FORM No 14

BEFORE THE HON'BLE COURT OF DISTRICT JUDGE ATANANTNAG JURIDICTION

In re:-Waseem Ahmad Kaloo

VERSUS

Public at Large Defendant/Respondent know all whom these present shall come that I /we the under signed do hereby appoint

P.S.AHMAD &ASSOCIATES ADVOCATE)

Hereinafter called Advocate to be the Advocate for the CAVEATOR

Waseem Ahmad Kalooin the above mentioned case to do all the following acts, deeds and things or any of them that is to say:-To act, appear and plead in the above noted case in the court or in any other court in which the same may be tried or heard and also in the appellate courts including High Court and Supreme Court.To sign, file verify and present pleadings, applications, appeals, cross objections or petitions for execution, review, revision, restoration, withdrawal, compromise or other petitions reply objections or affidavits or other documents as may be deemed necessary or proper for the prosecution of the said case in all its stages.To withdraw or compromise the said case or submit to arbitration any differences or disputes that may arise touching or in any manner relating to the said case.To deposit, draw and receive moneys, cheques and grant receipts and to do all other acts and things which may be necessary to be done for the progress and in the course of the prosecution of the said case.To appoint & instruct any other legal practitioner authorizing him to exercise the power and authority hereby conferred upon the advocate whenever he may think fit to do so & to sign the power of attorney on my/our behalf.And I/We the undersigned do hereby agree to verify and confirm acts done by the Advocate or his Substitute in the matter as my/our own acts as if done by me/us to all intents and purposes.And I/We the undersigned do hereby agree not to hold the Advocate or his Substituteresponsible for the result of the said case in consequence of his absence from the court when thesaid case is called up forhearing or for any negligence of the Advocate or his Substitute.by me/us to be paid to the Advocate, remaining unpaid, he shall be entitled to withdraw from the prosecution of the said case until the same is paid. IN WITNESS WHERE OF I/We do hereunto set my/our hand to these presents the contents of which have been understood by me/us this the 15th day of Nov 2025.

OFFICE OF THE PROCUREMENT OFFICER GOVERNMENT MEDICAL COLLEGE SRINAGAR

Short Term Quotation

For and on behalf of the Lt. Governor of Jammu & Kashmir UT, short term quotations:/Offers affixed with Rs.5/- revenue stamps are invited from the Original Manufacturers or authorized channel V*^™™ Urgent procurement of Reagents / Consumables for Establishment of DBT-Nidan Kendra for Department of Bio Chemistry Government Medical College Srinagar, which should reach in sealed envelope duly signed by to the office of the undersigned by or before 18-11-2025 upto 16:00 Hrs. with the rates to be offered for below mentioned items

S.No	Item Description	Units
1	Minicap Hemoglobin	250ml X 2
2	Hb A2 Normal Control	Per Vial
3	Control HBA2 Pathological	Per Vial
4	Low Volume Labels	20 Labels
5	Capi Protect	2X5L
6	Capi Clean	25Ml
7	Tubes or Caps for Control	20 No

IMPORT ANT TERMS & CONDITIONS :-

1. The bidder has to submit below mentioned documents along with Financial Bid in sealed envelope duly signed by tenderer.
• Valid GST registration/clearance certificate.
• Copy of PAN Card with Latest ITR .
• Manufacturer's Authorization/ Authority Letters of the principles. (The letter of Authorization should be on the letter head of the manufacturing firm/authorized distributor and should be sealed & signed by a competent person).(Self Attested)
• Valid Drug License of Tenderer who is quoting on behalf of manufacturer If applicable)
• Current non-conviction certificate of manufacturing company issued by state Drug Controller (if applicable)
2. Certified that the rates quoted/ offered are lowest and not higher than any other institute in the country/ UT / State.
3. Firm has to quote Manually in above given format.
4. The rates quoted be for F.O.R GMC & its associated hospitals Srinagar and should include with all applicable taxes & charges.

Sd/-Procurement Officer
Government Medical
College Srinagar

No: NIT/Quotation/NK/ 1048-50 Dated 14-11-2025
DIPK No:-8113-25 Dated 14-11-2025

OFFICE OF THE CHILD DEVLOPMENT PROJECT OFFICER POSHAN PROJECT RAJWAR

CORIGENDUM

Application on prescribed proforma is hereby invited from the eligible female candidates of the panch wards shown against the below mentioned Panchayat Halqa, for the engagement of Sahayika (AWH) preferably married for the Anganwadi Centers of Poshan Project Rajwar on Honorarium basis. The applications along with required documents shall be deposited in the office of the undersigned i.e Child Development Project Officer Poshan Project Rajwar by or before 20th of November 2025 against proper receipt.

The below mentioned post was advertised Vide NO:- CDPO/Poshan/Rjr/2024/1229-1237, Dated.15-03-2024 but the CID verification for selected candidate has been denied by the concerned agencies. It is pertinent to mentioned here that only one application for below mentioned post of AWH was received by this office regarding the previous advertisement notice and the post of AWH was readvertised vide No:- CDPO/Poshan/Adv/2025/453-464dated:-08/09/2025,and CDPO/ Poshan /Adv/2025/552-559, Dated:-27-09-2025 and CDPO/Poshan/Adv/2025/628-537, Dated:- 06-11-2025 but due to oversight the ward No was mentioned wrongly as Ward No:-02 instead of WARD No:- 03.

S.No	Name of District	Name of the Project	Name of Panchayat	Vacancy of Sahayika AWH)	
				No.of Panch Ward	Name of AWC
1	Kupwara	Rajwar Handwara	Changimulla	03	Changimulla (A)

Criteria for selection of Sahayikas (AWH, S) shall remain as envisaged in the Govt.Order NO: -103 JK9SWD) of 2023 Dated.28-04-2023 and Order No.222-JK (SWD) of 2022 Dated: 30.11.2022.

Sd/

Child Development
Project Officer Poshan Project Rajwar

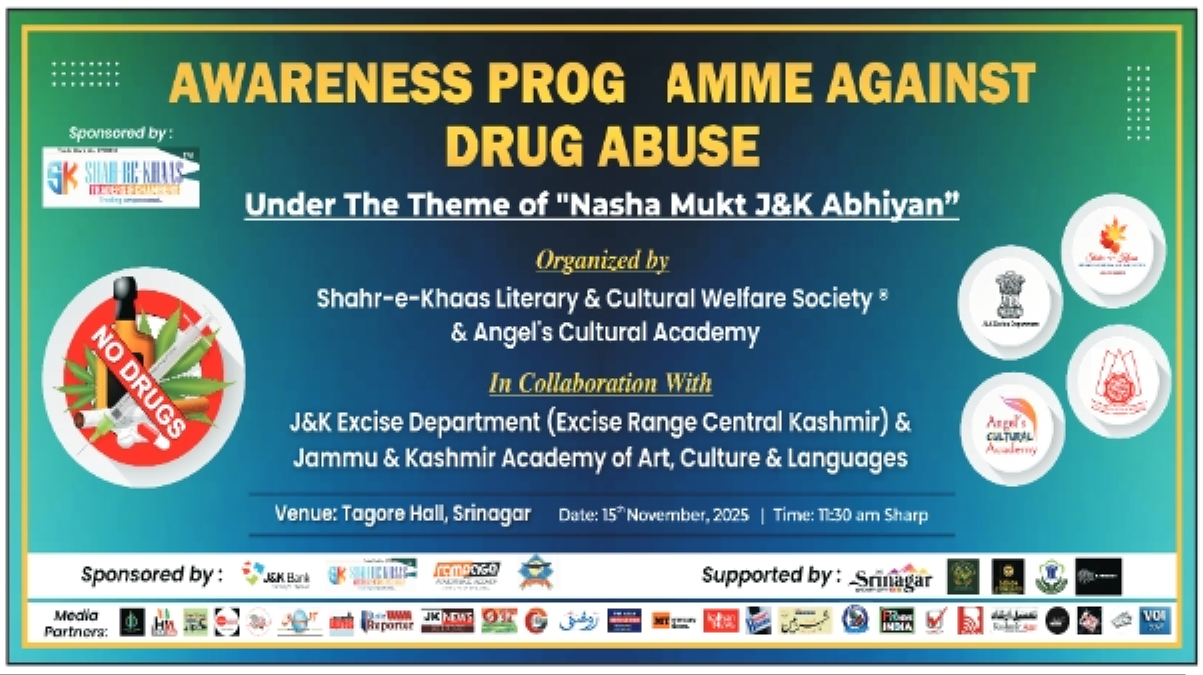

بیادگارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

Daily AFAAQ Srinagar
سنیچروار ۱۵ نومبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۴۴۷ھ

اقوال زریں

انسانوں سے محبت کرنا دراصل خدا سے محبت کرنا ہے اور انسانوں کی خدمت ہی دراصل خدا کی خدمت ہے (حضرت ابوذر غفاریؓ)

سرینگر میں ٹریفک کا بحران

سری نگر شہر ایک سنگین ٹریفک بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ٹریفک جام، غیر منظم پارکنگ، اور ناقص ٹریفک سگنلز کی وجہ سے شہری شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ اگر یہ صورتحال یونہی رہی، تو نہ صرف شہری زندگی متاثر ہوگی بلکہ اقتصادی اور سماجی ترقی بھی محدود ہو جائے گی۔

سری نگر میں باقاعدہ بس اسٹاپس اور ای-رکشا اسٹاپس نہ ہونے کی وجہ سے، بسیں اور رکشے کہیں بھی رک جاتے ہیں اور اس سے جگہ جگہ ٹریفک جام ہوتا ہے خاص کر سمارٹ سٹی بسیں چند میٹر کے فاصلہ پر بار بار رکتی ہیں، جو ٹریفک جام کا بڑا سبب ہے۔ کئی چوراہوں پر ٹریفک سگنلز یا تو کام نہیں کر رہے یا صرف محدود فعالیت کے ساتھ چل رہے ہیں۔ سگنلز کی ناکامی شہریوں میں شدید الجھن اور غیر منظم ٹریفک کی صورت حال پیدا کرتی ہے۔

سڑکوں کے کناروں پر سڑک کے دکان دار اور چھاپڑی فروش قابض ہیں، اس کے علاوہ، غیر قانونی پارکنگ اور تجاوزات کے باعث سڑکوں پر چلنا دشوار ہو گیا ہے۔ اگرچہ اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت انٹیلیجنٹ ٹریفک مینجمنٹ سسٹم متعارف کروایا گیا ہے، لیکن اس کی مکمل اور مؤثر نفاذ میں ناکامیاں واضح نظر آ رہی ہیں۔ ناکافی نگرانی نے سرمایہ کاری کو ضائع کرا دیا ہے۔ صبح اور شام کے پیک اوقات میں خاص طور پر ٹریفک جام شدید ہو جاتے ہیں۔ بعض مصروف شاہراہیں اس وقت آمد و رفت کے شدید دباؤ کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ بحران محض عارضی نہیں، بلکہ ایک مسلسل مسئلہ ہے، اور اس کا حل جامع اور ماہرین کی مشاورت سے ہونا چاہیے۔

شہر بھر میں باقاعدہ اور منتخب بس اسٹاپس اور رکشا اسٹینڈ بنائے جائیں۔ اسٹاپوں کی منصوبہ بندی شہری کلیدی مراکز اور مسافروں کی نقل و حمل کے لحاظ سے کی جائے، اور انہیں موبائل ایپس پر واضح طور پر دکھایا جائے۔ نگرانی اور نفاذ کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ کے اسٹاپ رولز بنانے اور انہیں سختی سے لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ خراب یا غیر فعال سگنلز کی مرمت اور باقاعدہ مینٹیننس کے لیے کام ہونا چاہیے۔ انٹیلیجنٹ ٹریفک مینجمنٹ سسٹم کے تمام حصوں کو فعال طور پر کنٹرول اور جدید ٹیکنالوجی جیسے سینسر، کیمرے اور ریئل ٹائم ٹریفک مانیٹرنگ کو بہتر بنایا جائے۔ حساس مقامات پر ٹریفک پولیس کی مستقل تعیناتی ہو، خاص طور پر ان چوراہوں پر جہاں سگنلز فعال نہ ہوں، تاکہ ٹریفک کو منظم کیا جائے۔

اس کے ساتھ سڑکوں کے کناروں سے غیر قانونی تجاوزات اور پارکنگ کو ختم کرنے یا مناسب متبادل فراہم کرنے کا منصوبہ بنائیں۔ پارکنگ زونز کا تعین کریں اور ان کی نگرانی کریں، تاکہ شہری گاڑیاں غیر منظم انداز میں نہ پارک کریں۔ اسٹیک ہولڈرز جن میں مقامی دکاندار، شہری انجمنیں شامل ہیں کے ساتھ مشاورت کے ذریعے تجاوزات کا مستقل حل نکالا جائے۔ ڈرائیوروں خصوصاً ای رکشا ڈرائیوروں کو تربیت دی جائے تاکہ وہ ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کریں۔ ای-رکشا اور آٹوز کے لیے مخصوص اسٹینڈ اور روٹ متعین کریں تاکہ وہ غیر منظم انداز سے نہ گھومیں اور نہ کہیں بھی رکیں۔ ٹرانسپورٹ اور شہری منصوبہ بندی کے ماہرین کو منصوبہ بندی کے عمل میں شامل کیا جائے۔

ایک جامع ٹریفک مینجمنٹ پلان تیار کیا جائے، جو مستقبل کی ضروریات جن میں گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، پبلک ٹرانسپورٹ کی توسیع، اور شہری انفراسٹرکچر ترقی کا احاطہ کریں۔ عوامی مشاورت اور شفافیت کو یقینی بنائیں تاکہ شہری خود فیصلوں میں شامل ہوں اور ان کا اعتماد جیتا جائے۔ سب سے پہلے چند مصروف علاقوں میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر ٹریفک اصلاحات نافذ کئے جائیں۔ کامیابی کی پیمائش کے لئے ڈیٹا اکٹھا کر کے ٹریفک فلو، اوسط سفر کا وقت اور دیگر لوازمات کو بہتر بنایا جائے۔ ساتھ ہی عوامی مہم چلائیں تاکہ شہری ٹریفک قوانین کی اہمیت سمجھے، اور نظم و ضبط کی پاسداری کریں۔ سری نگر کے مستقبل کی ترقی اور ٹریفک بحران سے نجات پانے کے لئے یہ اصلاحات ناگزیر ہیں

مصنوعی ذہانت کے ذریعے بھارت کی تبدیلی

پریس انفارمیشن بیورو، حکومت ہند، سرینگر

پی آئی بی بیک گراؤنڈر

مصنوعی ذہانت (اے آئی) دنیا بھر میں حکومتوں کو بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے منصوبہ بندی میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ یہ روزمرہ زندگی اور عوامی خدمات کے بڑے شعبوں جیسے صحت، زراعت، تعلیم، طرز حکمرانی اور صنعت میں وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں موجودہ حکومت کا مقصد ''میکنگ اے آئی ان انڈیا اور میکنگ اے آئی ورک فار انڈیا'' کے نظریے کو حقیقت میں بدلنا ہے، جس کے تحت تحقیق، ٹیکنالوجی اور عوام کے درمیان مضبوط ربط قائم کیا جا رہا ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، 2025 تک بھارت کا ٹیکنالوجی سیکٹر 280 ارب امریکی ڈالر سے تجاوز کرنے کی امید ہے۔ فی الحال، بھارت مصنوعی ذہانت کی مہارت، صلاحیتوں اور پالیسیوں کے لحاظ سے دنیا کے چار سرفہرست ممالک میں شامل ہے، اور GitHub پر اے آئی منصوبوں میں دوسرا سب سے بڑا معاون ملک ہے۔

ملک میں چھ ملین سے زائد افراد ٹیک اور اے آئی ایکو سسٹم میں کام کر رہے ہیں۔ بھارت بھر میں 1800 سے زائد گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز (جی سی سیز) کام کر رہے ہیں، جن میں سے کم از کم 500 مصنوعی ذہانت پر مرتکز ہیں۔

این اے ایس ایس سی او ایم-اے ایم ایڈاپشن انڈکس، کے مطابق، بھارت کا اسکور 4 میں سے 2.45 ہے، اور 87 فیصد کاروباری ادارے اے آئی استعمال کر رہے ہیں۔ ملک میں تقریباً 1.8 لاکھ اسٹارٹ اپس فعال ہیں، جن میں سے 2024 میں شروع ہونے والے 89 فیصد اسٹارٹ اپس اپنے مصنوعات یا خدمات میں اے آئی کو شامل کر رہے ہیں۔

انڈیا اے آئی مشن

گزشتہ برس مارچ 2024 میں کابینہ نے انڈیا اے آئی مشن کی منظوری دی، جس کے لیے پانچ برسوں میں 10,371.92 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔ یہ مشن وزارتِ الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تحت چلایا جا رہا ہے۔ اس اقدام سے بھارت کی کمپیوٹنگ صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے، جو پہلے 10,000 جی پی یوز کے ہدف سے بڑھ کر 38,000 جی پی یوز تک پہنچ چکی ہے، تاکہ محققین کو جدید کمپیوٹنگ وسائل تک رسائی حاصل ہو۔

مشن کے سات ستون درج ذیل ہیں:

1۔ انڈیا اے آئی کمپیوٹ: ڈیولپرز اور محققین کے لیے سبسڈی پر جی پی یوز فراہم کرنا۔

2۔ ایپلیکیشن ڈیولپمنٹ انیشیٹو: صحت، زراعت، موسمیاتی تبدیلی اور حکمرانی میں اے آئی پر مبنی ایپلیکیشنز تیار کرنا۔

3۔ اے آئی کوش ڈیٹا سیٹ پلیٹ فارم: 20 شعبوں میں 3,000 سے زائد ڈیٹا سیٹس اور 243 اے آئی ماڈلز کی میزبانی۔

4۔ انڈیا اے آئی فاؤنڈیشن ماڈلز: بھارتی زبانوں اور مقامی ڈیٹا پر مبنی ملٹی موڈل اے آئی ماڈلز کی تیاری۔

5۔ انڈیا اے آئی فیوچر اسکلز: 13,500 طلباء اور محققین کو فیلوشپس اور اے آئی لیبز کے ذریعے سپورٹ کرنا۔

6۔ انڈیا اے آئی اسٹارٹ اپ فائنانسنگ: بھارتی اسٹارٹ اپس کو عالمی مارکیٹ میں وسعت دینے میں مدد دینا۔

7۔ سیف اینڈ ٹرسٹڈ اے آئی: ذمہ دار اے آئی اپنانے اور گورننس ٹیسٹنگ کو فروغ دینا۔

پالیسی اقدامات کے مراکز

صحت، زراعت اور پائیدار شہروں کے شعبوں میں سنٹرز آف ایکسیلنس قائم کیے گئے ہیں، جبکہ تعلیم کے لیے ایک اور مرکز کا اعلان بجٹ 2025 میں کیا گیا۔ یہ مراکز تعلیمی اداروں، صنعت اور حکومت کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر قابلِ پیمائش اے آئی حل فراہم کر رہے ہیں۔

اے آئی کمپیٹینسی فریم ورک پالیسی سازی میں اے آئی کو موثر انداز میں شامل کرنے کے لئے سرکاری افسران کی مہارت میں اضافہ کرتا ہے۔ انڈیا اے آئی سٹارٹ اَپس گلوبل ایکسلریشن پروگرام، جسے سٹیشن ایف اور ایچ ای سی پیرس کے اشتراک سے شروع کیا گیا، اسٹارٹ اپس کو بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی میں مدد فراہم کرتا ہے۔

بھارت کا مقامی طور پر تیار کیا گیا اے آئی

سروم اے آئی، یونیک آئیڈنٹیفیکیشن اتھارٹی آف انڈیا (یو آئی ڈی اے آئی) کے ساتھ اشتراک میں آدھار خدمات کو جنریٹیو اے آئی سے بہتر بنا رہا ہے اور بھارت کا خودمختار لارج لینگویج ماڈل ایکو سسٹم تشکیل دے رہا ہے۔ اسی طرح ایک اور اے آئی ماڈل- بھاشنی، جو جولائی 2022 میں لانچ ہوا، 20 بھارتی زبانوں میں ترجمہ اور گفت و شنید ٹولز فراہم کرتا ہے تاکہ عوام کو ڈیجیٹل خدمات تک بہتر رسائی حاصل ہو۔

یہی پانچ ماہ قبل، جون 2025 میں بھارت جن اے آئی کے نام سے ایک اور ماڈل لانچ کیا گیا، جو 22 بھارتی زبانوں کی حمایت کرنے والا کثیر لسانی لارج لینگویج ماڈل ہے۔ یہ جنریٹو اے آئی ماڈل متن، آواز، اور تصویر کو یکجا کر کے بھارت کے اے آئی انفراسٹرکچر کو مضبوط بناتا ہے۔

یوٹیلیٹی سیکٹر میں اے آئی

صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں اے آئی کی مدد سے تشخیص اور ٹیلی میڈیسن خدمات میں بہتری آئی ہے اور یہ کام آئی سی ایم آر، انڈیا اے آئی اور بین الاقوامی اداروں کے اشتراک سے جاری ہے۔

اسی طرح زراعت کے شعبے میں، جو ملک کی نصف آبادی سے وابستہ ہے، کسان ای-مِتر، نیشنل پیسٹ سرویلنس سسٹم اور کراپ ہیلتھ مانیٹرنگ جیسے منصوبوں کے ذریعے کسانوں کو بہتر فیصلے کرنے میں رہنمائی کے لئے اے آئی ماڈلز کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

تعلیم کے شعبے میں، سینٹرل بورڈ آف سکول ایجوکیشن (سی بی ایس ای) نے نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے تحت اے آئی کو ایک مضمون کے طور پر متعارف کرایا ہے، جبکہ YUVAi جیسے اقدامات طلباء میں اے آئی کی تعلیم کو فروغ دے رہا ہے۔

تعلیم کے شعبے میں اپنے بڑھتے ہوئے کردار کی بنا پر، اے آئی پر مبنی نظام اب طرزِ حکمرانی اور عوامی خدمات جیسے ای کورٹس پروجیکٹ فیز III اور انڈیا میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ میں استعمال ہو رہے ہیں، جو موسمی پیش گوئیوں کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں، جبکہ نیا ماڈل MausamGPT کا مقصد موسم سے متعلق بروقت معلومات فراہم کرنا ہے۔

این اے ایس ایس سی او ایم کی رپورٹ بعنوان ''ایڈوانسنگ انڈیا ز اے آئی سکلز'' کے مطابق، 2027 تک بھارت کی اے آئی افرادی قوت بڑھ کر 1.27 ملین تک پہنچ جائے گی۔ MeitY کے فیوچر سکلز پی آر آئی ایم ای پروگرام کے تحت 1.8 ملین سے زائد امیدواروں نے اندراج کیا ہے، جن میں سے 0.33 ملین نے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی بشمول اے آئی میں تربیت مکمل کی ہے۔

جامع ترقی کے لیے اے آئی

نیتی آیوگ کی رپورٹ اے آئی فار انکلیوزیو سوسائٹل ڈیولپمنٹ، بھارت کے 490 ملین غیر رسمی کارکنوں کو بااختیار بنانے کے لیے ایک لائحہ عمل فراہم کرتی ہے۔ ڈیجیٹل شرم سیتو مشن مہارت، رسائی اور شفافیت کے ذریعے افرادی قوت کی مدد کے لئے جدید ٹیکنالوجی کو لاگو کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

اس منصوبے کے چار مراحل ہوں گے: مشن اورینٹیشن (2025–26)، ادارہ جاتی سیٹ اپ (2026–27)، پائلٹس (2027–29)، اور ملک گیر نفاذ (2029 کے بعد) 2035 تک، اس مشن کا مقصد بھارت کو جامع اے آئی کے عالمی رہنما کے طور پر ابھارنا ہے۔

جیسے جیسے بھارت ٹیکنالوجی، گورننس، اور شمولیت کے امتزاج کے ساتھ اپنے اے آئی کے سفر میں آگے بڑھ رہا ہے، انڈیا اے آئی مشن، سنٹرز آف ایکسیلنس اور مختلف شعبوں میں اطلاقی منصوبے بھارت میں اختراعی ترقی کی مضبوط بنیاد قائم کر رہے ہیں۔ یہ اقدامات نہ صرف معاشی ترقی میں معاون ہیں بلکہ وکست بھارت 2047 کے قومی وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بھی کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔

......☆......

بشکریہ: پریس انفارمیشن بیورو، سرینگر

انشائیہ

گاڑی چلا رہی ہے وہ

عبدالرشید خان
چھانہ پورہ سرینگر
9797080924

گاڑی کا نام سنتے ہی ہماری آنکھوں کے سامنے وہ لمبی چوڑی خوبصورت گاڑیاں گھومنے لگتی ہیں جنہیں خریدنے کے لئے آدھی زندگی تو گزر ہی جاتی ہے پھر بھی ان میں بیٹھنا نصیب نہیں ہوتا، ایک زمانہ تھا جب علم، اخلاق اور دیانتداری کسی کا مقام متعین کرتے تھے، جب سے ان کا جنازہ اٹھایا گیا اب بڑی اور قیمتی گاڑی ہی آدمی کا درجہ مقرر کرتی ہے، جتنی بڑی اور قیمتی گاڑی، اتنی زیادہ عزت، یہی وجہ ہے کہ لوگ کرایے کے مکان میں رہ کر بھی قیمتی گاڑی خرید لیتے ہیں چاہیے اس کے لئے چوری کرنا پڑے یا ڈاکہ ڈالنا، یا بینک سے قرضہ لے کر اشتہاری defaulter بن کر اپنی عزت کا فالودہ ہی کیوں نہ ہو عورت جسکو "چراغ خانہ" کا عظیم لقب دیکر چاردیواری کے اندر رہنے کے لئے مجبور کیا گیا تھا، جب سے وہ اس چراغ کو بجھا کر، معاف کیجے گھر کے اندر بھول کر، سڑک پر آئی، مردوں کا گویا ناک میں دم ہو گیا، کسی شاعر نے کہا تھا۔ " کل تک منے کو اپنے دودھ پلا سکتی تھی نہ جو آج بند روڈ پر گاڑی چلا رہی ہے وہ"۔ منا تو دور منے کے ابو کو ایک طرف کر کے اس نے زندگی کے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں ہے (وہ اور بات ہے کہ معاملات اس قدر بھاری ہیں جنہیں میڈم کے نرم و نازک ہاتھ اچھی طرح سنبھال نہیں پاتے) شادی بیاہ کے لئے خریداری کرنی ہو یا کسی کی تعزیت پرسی کے لئے جانا، کھانے پینے کا سامان لینا ہو یا بچوں کو سکول چھوڑنا، یہ سب کام گاڑی چلانے والی میڈم کر رہی ہے، کام کبھی ڈھنگ سے نہ ہو اس میں میڈم کا کیا قصور! جب سے میڈم گاڑی لے کر سڑک پر آئی، منٹوں کا سفر گھنٹوں میں بھی طے نہیں ہو پاتا، جگہ جگہ ٹریفک جام، اس لئے کہ میڈم کو معلوم نہیں کب اور کہاں گاڑی روک دے، اچانک کسی کپڑے یا زیورات کی دکان پر نظر کیا پڑی ایکدم break لگا دی، پیچھے سے آنے والی گاڑی اور اس میں بیٹھے لوگوں کا کیا حال ہوگا میڈم کو اسکی پروہ نہیں، ہاں نیچے اتر کر اپنی گاڑی کو دیکھے گی کہ اس کا حلیہ تو نہیں بھگاڑ دیا، پھر آس گاڑی والے کو میٹھی آواز میں sorry کہہ کر معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کریگی، پھر اپنی غلطی دوسرے کے سر تھوپ دے گی اور اگر تب بھی بات نہ بنی تو وہی صدیوں پرانا آزمایا ہوا حربہ یعنی رونا دھونا، مجال ہے کہ وہ آدمی دوسری بات کرے، بیچارہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑیں، رہی بات ٹریفک والوں کی، ان کی تو تب ہی بولتی بند ہو گئی جب سے میڈم گاڑی لے کر سڑک پر آئی، آنکھیں ملانا تو دور اب وہ منہ دکھانے کے لائق بھی نہ رہے، اپنی عزت بچانے کے لیے انہوں نے انوکھا طریقہ ڈھونڈ لیا سامنے آنے کے بجائے اب وہ دور سے ہی گاڑیوں کے فوٹو لیتے ہیں،۔

میڈم ڈرائیور کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی کو اپنے سے آگے جانے نہیں دیتی ہے، زندگی ہو یا سڑک وہ ہر کسی کو پیچھے چھوڑ دینا چاہتی ہے، آدمی ہزار بار ہارن بجایے، گاڑی میں چاہے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا بیمار کو جلد از جلد ہسپتال پہنچانا ہو، کسی طالب علم کو امتحانی مرکز پہنچنے کی جلدی کیوں نہ ہو، پوری بستی جل کر راکھ ہو رہی ہو، مجال ہے کہ میڈم کسی کو اپنے سے آگے نکلنے دے -

گھر کو گاڑی سے تشبیہ دی جاتی ہے اور میاں بیوی اس کے دو پہیے، جب تک ان دونوں میں توازن اور ہم آہنگی برقرار رہے گاڑی آگے بڑھتی ہی رہے گی، میاں کو ازل سے ہی گھر کی گاڑی چلانے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا جس میں پورا خاندان محو سفر تھا، ماں باپ، دادا دادی چاچا چاچی وغیرہ گاڑی چلانے والا ناہموار راستوں پر چلتے ہوئے، ہزاروں مشکلات کے باوجود بلا کسی شکوہ و شکایت اسے آگے بڑھاتا تھا، مسافر اس سے بے فکر کہ گاڑی کیسے چل رہی ہے اور تیل کس کا جل رہا ہے، ہر کوئی دیر یا بدیر منزل پر پہنچ ہی جاتا تھا، لیکن جب سے میڈم نے گھر کی گاڑی چلانے کی ذمہ داری قبول کی ہے، اب یہ ہموار راستوں پر بھی ہچکولے کھا رہی ہے مسافروں کے لئے سفر کٹھن ہی نہیں بلکہ عذاب بن گیا ہے، منزل کہیں بھی نظر نہیں آتی، بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اگر چہ میڈم نے کئی مسافروں کو بیچ راستے میں ہی اتار پھینکا، پھر بھی گاڑی آگے جانے کے بجائے پیچھے کی طرف آ رہی ہے، چاچا چاچی نے الگ سے جوں توں کر کے لوکل گاڑی پکڑ کر آگے کا سفر جاری رکھا، رہی بات دادا دادی کی، وہ بغیر ٹکٹ کے اس گاڑی میں سوار ہو کر ایسی جگہ چلے گئے جہاں نہ لانے کی فکر ہے اور نہ کھانے کا غم، طعنے سنانے والا بھی کوئی نہیں، ہر طرف خاموشی، رہی بات گھر کی، میڈم نے وہ گاڑی کباڑ سمجھ کر ایسی جگہ پارک کر دی جہاں اس کا پرزہ پرزہ بیکار ہو گیا اور وہ antique بن گی، "ہم دو اور ہمارا ایک" کے نعرے پر عمل کر کے الگ سے ایک چھوٹی سی گاڑی لی جسکو آجکل nuclear family کہتے ہیں-

بڈگام اسمبلی الیکشن

تھی، جس کے بعد اس نشست پر برسوں این سی کا بلا شرکتِ غیرے غلبہ برقرار رہا۔ صرف 1972 کا انتخاب ایسا تھا جب نیشنل کانفرنس نے حصہ ہی نہیں لیا، جس کا فائدہ کانگریس کو ملا۔ تاہم 2025 میں رائے دہندگان نے پہلی بار اس روایت سے ہٹ کر ایسے فیصلے کو ترجیح دی جو این سی کے لیے پیغام بھی ہے اور انتباہ بھی۔ سیاسی ماہرین کے مطابق یہ تبدیلی نہ صرف عوامی ناراضگی کا غماز ہے بلکہ بڈگام میں خاندانوں کے اندر اختلافات نے بھی انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالا۔ این سی کے لیے سب سے بڑا دھچکا پارٹی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ آغا سید روح اللہ کے رویے سے لگا، جنہوں نے نہ صرف انتخابی مہم سے کنارہ کشی اختیار کی بلکہ الیکشن کے روز اپنا ووٹ بھی کاسٹ نہیں کیا۔ سینئر تجزیہ کار سجاد حسن کے مطابق 'آغا روح اللہ اور نیشنل کانفرنس کے درمیان پیدا ہونے والی دوری نے حلقے میں وفادار ووٹ بینک کو تقسیم کر دیا۔ آغا روح اللہ کے حامیوں نے این سی کے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالنے سے گریز کیا، جس کا نقصان براہ راست آغا محمود کو اٹھانا پڑا۔' یہ پہلو نتائج پر اتنا حاوی رہا کہ مضبوط انتخابی ڈھانچے کے باوجود این سی حلقے کے اندر وہ یکجہتی پیدا نہ کر سکی جو اسے کامیابی دلاتی۔ اس طرح 'آغا بمقابلہ آغا' کی صورت میں یہ انتخاب دلچسپ اور غیر متوقع رخ اختیار کر گیا۔ ضمنی انتخابات کو ریاستی سیاسی تناظر میں این سی حکومت کے ایک سالہ کارکردگی ٹیسٹ کے طور پر بھی دیکھا جا رہا تھا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی حکومت پر اپوزیشن جماعتیں مسلسل یہ الزام لگاتی رہی ہیں کہ ترقیاتی منصوبوں میں سست رفتاری، زمینی سطح پر کمزور عمل درآمد اور عوامی مسائل کے حل میں رکاوٹیں ابھر کر سامنے آئی ہیں۔ پی ڈی پی سمیت اپوزیشن کا ماننا ہے کہ عوام این سی کے کھوکھلے وعدوں سے تنگ آ چکے ہیں اور یہ ضمنی انتخاب عوامی ردعمل کی ایک عملی تصویر ہے۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ عمر عبداللہ نے 2024 کے انتخابات جیتنے کے بعد گاندربل سیٹ برقرار رکھی اور بڈگام کی نشست سے استعفیٰ دیا، جس سے یہاں ضمنی انتخاب ضروری ہوا۔ عوامی رائے یہی کہتی ہے کہ وزیر اعلیٰ کا فیصلہ حلقے کے ووٹروں کو پسند نہیں آیا اور انہیں یہ احساس ہوا کہ بڈگام حلقے کو سیاسی طور پر ثانوی حیثیت دے دی گئی۔ بڈگام اور نگروٹہ دونوں نشستوں پر 11 نومبر کو ووٹنگ ہوئی۔ نگروٹہ میں بی جے پی نے اپنی نشست برقرار رکھی، جبکہ بڈگام میں صورتحال یکسر مختلف رہی اگرچہ پی ڈی پی اور این سی یہ دونوں مضبوط جماعتیں سمجھی جاتی ہیں، لیکن بڈگام کے انتخابی منظرنامے میں ایک تیسری آواز۔ جبران ڈار۔ بھی موجود تھی، جنہوں نے قابل ذکر حد تک ووٹ حاصل کیے مگر مرکزی مقابلہ دو ہی امیدواروں کے درمیان محدود رہا۔ تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ اس حلقے میں کوئی بھی تیسری سیاسی قوت عوامی رائے کو اپنی جانب موڑنے میں ناکام رہی، جس کا فائدہ براہ راست پی ڈی پی کو ملا۔ آغا منتظر مہدی کی جیت کو سیاسی ماہرین پی ڈی پی کے لیے بڑی کامیابی قرار دے رہے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں میں پی ڈی پی نے مسلسل نقصان دیکھا۔ پارٹی کے بڑے چہرے الگ ہوئے، کارکن مایوس ہوئے اور عوامی اعتماد متزلزل ہوا۔ لیکن بڈگام کی جیت پارٹی کے لیے ایک نئی زندگی، نئے اعتماد اور نئی حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ جیت پی ڈی پی کے لیے وسطی کشمیر میں ایک اہم واپسی ہے اور پارٹی اسے آئندہ انتخابات میں مضبوط بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتی ہے۔ نیشنل کانفرنس کی یہ شکست محض ایک انتخابی عدد نہیں بلکہ بڑی سیاسی حقیقت ہے۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ روایتی ووٹ بینک، خاندانی اثر و رسوخ اور تاریخی تسلسل اب کافی نہیں۔ بڈگام کے عوام نے اپنی ترجیحات کا رخ تبدیل کیا ہے، اور این سی کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ووٹروں کے اندر سیاسی شعور، پارٹی کی کارکردگی اور مقامی مسائل پہلے سے کہیں زیادہ اثر رکھتے ہیں۔ بڈگام کی ضمنی انتخابی جیت نہ صرف پی ڈی پی کے لیے خوش آئند ہے بلکہ سیاسی نقشہ بدلنے کی جانب بھی اشارہ کرتی ہے۔ این سی کو اب اپنی اندرونی صف بندی، قیادت کے درمیان ہم آہنگی اور عوامی رسائی پر ازسرنو غور کرنا ہوگا۔ پی ڈی پی کو اپنی اس کامیابی کو برقرار رکھنے کے لیے مضبوط تنظیمی ڈھانچہ اور زمینی سطح پر کام بڑھانا ہوگا۔ بڈگام ضمنی انتخاب یہ ثابت کرتا ہے کہ کشمیر کی سیاست میں اب روایتی جیت کا تصور کمزور ہو چکا ہے۔ عوام نہ صرف بیدار ہیں بلکہ وہ سیاسی جماعتوں سے کارکردگی، جواب دہی اور عملی اقدامات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پی ڈی پی کی یہ جیت آنے والے انتخابی سال میں ایک بڑا اشارہ ہے کہ سیاسی فضا تبدیل ہو چکی ہے۔ اور بڈگام اس تبدیلی کی علامت بن کر ابھرا ہے۔ ادھر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی امیدوار دیویانی رانا نے نگروٹہ اسمبلی سیٹ پر شاندار کامیابی حاصل کی ہے جس کے ساتھ بی جے پی نے اس سیٹ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے اپنے مخالف امیدوار کو 24 ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست دے دی۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے جاری کردہ تازہ ترین انتخابی نتائج کے مطابق دیویانی رانا 42 ہزار 1 سو 83 ووٹوں کے ساتھ اس دوڑ میں سب سے آگے رہی جبکہ جموں اور کشمیر نیشنل پینتھرس پارٹی کے لیڈر ہرش دیو سنگھ نے 17، 661 ووٹ حاصل کیے۔ اس طرح بی جے پی امیدوار نے زائد از 24 ہزار ووٹوں سے جیت درج کی۔ نیشنل کانفرنس کی امیدوار شمیم بیگم نے 10 ہزار 8 سو 34 ووٹ حاصل کیے جبکہ آزاد امیدوار اتیل شرما نے 8 سو 37 ووٹ حاصل کیے ہیں۔ یہ سیٹ دویندر سنگھ رانا کے انتقال کے بعد خالی ہوئی تھی۔ ادھر دیویانی رانا نے اپنی شاندار جیت پر پارٹی کی اعلیٰ قیادت اور ووٹروں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا: 'میں وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، قومی صدر جے پی نڈا، ترون چگ، رکن پارلیمان ڈاکٹر جیتندر سنگھ، رکن پارلیمان جگل کشور، بی جے پی کے جموں و کشمیر یونٹ کے صدر ست شرما، لیڈر آف اپوزیشن سنیل شرما و دیگر لیڈروں کی شکر گذار ہوں'۔ ان کا کہنا تھا میں اپنے ووٹروں کی عمر بھر شکر گذار رہوں گی'۔

پلوامہ میں دھلی

بیان جاری نہیں کیا ہے تاہم اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ ایسی کارروائیاں نوجوانوں کو ملی ٹینسی سے باز رکھنے کے لئے انجام دی جاتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسی کارروائیوں کا مقصد یہ پیغام بھیجنا ہے کہ دہشت گردی سے متعلق سرگرمیوں میں ملوثین کے خلاف سخت سے سخت کارروائی انجام دینے سے کوئی گریز نہیں کیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

کی رہائشی ضروریات کو مؤثر طریقے سے پورا کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مختلف فلیٹوں کا معائنہ کیا، ان کی خوبصورتی کی سراہنا کی اور تعمیر میں جگہ کے مؤثر استعمال پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اُنہوں نے اُمید ظاہر کی کہ یہ منصوبہ سرکاری ملازمین کی رہائش کی ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ بریفنگ کے دوران ڈی جی اسٹیٹس طارق حسین گنائی نے وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ اس منصوبے کو فنکشنل ڈیزائن، سٹرکچرل سیفٹی اور افورڈیبلٹی پر بھرپور توجہ دیتے ہوئے عمل میں لایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ پرانی رہائشی کالونیوں کو مرحلہ وار جدید بنانے کے لئے ایک جامع منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر اسٹیٹس جموں ڈاکٹر وکاس شرما نے وزیر اعلیٰ کو لے آؤٹ، سہولیات اور موجودہ نگرانی کے طریقہ کار کے بارے میں بریف کیا تاکہ معیار کی ضمانت اور مستقبل کے ہاؤسنگ یونٹوں کی بروقت تکمیل یقینی بنائی جا سکے۔ اس موقعہ پر وزیر اعلیٰ نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی رہائشی انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور ملازمین کے لئے محفوظ اور منصوبہ بند رہائش تک رسائی کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اُنہوں نے کہا،'' ہمارا مقصد یہ ہے کہ حکومتی رہائش میں موجود خلا کو جدید اور ملازمین کے لئے دوستانہ رہائشی جگہیں بنا کر پورا کیا جائے تاکہ جموں و کشمیر کے تمام علاقوں میں ملازمین کے لئے بہترین رہائشی سہولیات میسر آئیں''۔ وزیر اعلیٰ نے بعد میں احاطہ امر سنگھ اور سروال میں جاری 56 دو کمروں پر مشتمل رہائشی فلیٹوں کی جاری تعمیر کا بھی معائنہ کیا۔ یہ گراؤنڈ پلس 6 فلورز کی عمارتیں دو بیڈروم، لابی، لیونگ ایریا، کچن اور دو واش رومز پر مشتمل ہیں جو فیملیوں کے ساتھ ملازمین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ڈیزائن کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل دسمبر 2025 میں متوقع ہے۔ اُنہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ دستیاب اراضی کا بہترین استعمال یقینی بنایا جائے، تعمیرات میں اعلیٰ جمالیاتی معیار کو برقرار رکھیں اور پرانے اور غیر محفوظ کوارٹروں کو مرحلہ وار ہٹا کر نئے اور بہتر رہائشی سہولیات کے لئے جگہ فراہم کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے مشاہدہ کیا کہ ضلعی، احاطہ امر سنگھ اور سروال میں بننے والے مشترکہ 84 رہائشی یونٹوں سے سرکاری رہائش کی کمی کو کافی حد تک کم کیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اقدامات موجودہ ہاؤسنگ کے خلا کو ختم کرنے، ملازمین کے لئے جدید اور بہتر رہائشی ماحول فراہم کرنے اور مختلف ملازمین کے زمروں میں رہائشی سہولیات کے منصفانہ اور برابر تقسیم کو فروغ دینے کے لئے ہیں۔ اُنہوں نے اسٹیٹس ڈیپارٹمنٹ کی مختلف مقامات پر تعمیراتی کام کو تیز کرنے کی سراہنا کی اور سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے عوامی بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

ابھی بھی کچھ

زائد از 20 ہزار طلباً اور شہریوں کی بڑی تعداد نے 'وندے ماترم' کی اجتماعی گائیکی میں حصہ لیا۔ دوسرا مرحلہ 9 جنوری 2026 ء سے شروع ہوگا۔ یہ تقریب محکمہ ثقافت کی جانب سے منعقد کی گئی تھی۔ اُنہوں نے 'وندے ماترم' کی 150 ویں سالانہ تقریب میں تاریخی شرکت پر جموں و کشمیر کے لوگوں کو مبارک باد دی۔ منوج سنہا نے کہا،'' مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ جموں و کشمیر نے قومی ترانے کے 150 ویں سال کی ہفتہ بھر جاری تقریبات میں مجموعی شرکت کے حوالے سے قومی سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ آج 20 ہزار سے زیادہ طلباً اور شہریوں نے حصہ لیا جو قومی فخر کے مضبوط اظہار کی علامت ہے۔'' اُنہوں نے بنکم چندر چٹو پادھیائے کو خراج عقیدت پیش کیا اور جدوجہد آزادی میں اُن کے تعاون اور سماج کو تحریک دینے میں ان کے کردار کو اُجاگر کیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ بنکم چندر چٹو پادھیائے نے ماں بھارت اور اس کے سپوتوں کے درمیان رشتہ مضبوط کیا اور لوگوں کو آزادی حاصل کرنے کی تحریک دی۔ اُنہوں نے کہا،'' ہر ہندوستانی کے دل میں ایک گیت ہے اور وہ ہے 'وندے ماترم'۔ آزادی کی جدوجہد کے دوران جب کوئی وندے ماترم گاتا تو دوسرے بھی اسے ہم آہنگی سے دہراتے اور گنگناتے تھے۔ اس طرح ایک مضبوط رشتہ قائم ہوا جس سے آج کی نوجوانوں کو ماں بھارتی کی خدمت کرنے کی ترغیب ملنی چاہیے۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ معاشرے کے ہر طبقے کو بنکم چندر کے ان خیالات اور اصولوں کو پھیلانا چاہیے جنہوں نے ہماری آزادی کی تحریک کی تشکیل کی اور انہی اقدار کی روح سے جموں و کشمیر یوٹی کو آگے لے جانا چاہیے۔ اُنہوں نے کہا،'' ہمیں اُس ہمت، دانشمندی اور مضبوط عزم کا مظاہرہ کرنا چاہیے جس کی بنکم چندر نے ایک پُرامن اور خوشحال جموں و کشمیر یوٹی بنانے میں ہم سے توقع کی ہوگی۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے ہر شہری سے قوم سازی کے لئے خود کو وقف کرنے، نو آبادیاتی ماضی کے آثار کو چھوڑنے اور بھائی چارے اور مساوات کی روح اپنانے کی اپیل کی۔ اُنہوں نے کہا،'' ہر گھر ترنگا' اور 'وندے ماترم' جیسے پروگراموں میں شہریوں کی بے مثال شرکت اس بات کی علامت ہے کہ جموں و کشمیر اپنا ماضی ترک کر کے ایک روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے، تاہم یہ تبدیلی کچھ لوگوں کے لیے سخت تکلیف کا باعث بن رہی ہے۔'' لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا،'' ابھی بھی کچھ عناصر معاشرے میں چھپے ہوئے ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں ایسے کئی معاملات ہمارے علم میں آئے ہیں۔ ہمیں ایسے عناصر کو معاشرے سے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہوگا۔ ہمیں دہشت گرد عناصر کو تنہا کرنا ہوگا اور یہ یقینی بنانا ہوگا کہ ان کے وجود کے لئے ضروری سپورٹ سسٹم ختم کر دیا جائے۔ معاشرے کی اجتماعی کوشش دہشت گردی کے خاتمے میں آخری فیصلہ کن قدم ثابت ہوگی۔'' اختتامی تقریب میں ممبران پارلیمنٹ راجیہ سبھا انجینئر غلام علی کھٹانہ اور ست شرما، چیئرمین ضلع ترقیاتی کونسل جموں بھارت بھوشن، قانون ساز اسمبلی کے ارکان، ڈی جی پی نلین پربھات، انتظامی سیکرٹریوں، اعلیٰ افسران، ممتاز شہریوں، طلبہ اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

بڈگام میں تاریخ

کاروں کے مطابق آغا روح اللہ کا یہ پیغام نہ صرف سیاسی تبصرہ ہے بلکہ پارٹی قیادت کو خود احتسابی، عاجزی اور عوامی احساسات کو سمجھنے کی دعوت بھی ہے۔ ان کے مطابق قرآنی حوالہ استعمال کر کے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سیاسی تکبر، عوامی جذبات سے بیگانگی اور غلط روش پر اصرار کسی بھی جماعت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ آغا روح اللہ کی یہ پوسٹ بڈگام کے نتیجے کے بعد نیشنل کانفرنس میں پیدا شدہ خاموش بے چینی کی مزید ترجمانی کرتی ہے، جبکہ دوسری جانب پی ڈی پی اس جیت کو اپنی سیاسی ساکھ کی بحالی کے طور پر دیکھ رہی ہے۔

بہار انتخابی نتائج

پارٹیوں کو اس اسمبلی انتخاب میں یکطرفہ جیت مل گئی ہے، اور وہ تقریباً 200 اسمبلی سیٹوں پر یا تو جیت حاصل کر چکی ہیں یا پھر آگے چل رہی ہیں۔ بھاجپا نے 89 نشستوں اور جنتا دل کو 85 نشستوں پر جیت حاصل کی۔ تیجسوی یادو کی آر جے ڈی کو محض 25 نشستیں حاصل ہوئی ہے جبکہ کانگریس نے انتہائی ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور صرف 6 نشستیں حاصل کیں۔ اس شاندار کامیابی کے بعد این ڈی اے میں جشن کا ماحول ہے۔ جگہ جگہ پٹاخے چھوٹ رہے ہیں اور مٹھائیاں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ بی جے پی نے تو 16 نومبر کو بہار کے سبھی ضلع ہیڈ کوارٹرس میں جیت کا جشن منانے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ بھاجپا سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہے جبکہ جنتا دل دوسرے نمبر پر ہے لوک جن شکتی پارٹی نے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور ۲۰ سے زائد نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے جبکہ اسد الدین اویسی کی پارٹی نے بھی بہار میں پانچ نشستوں پر جیت درج کر کے کھاتہ کھولا ہے۔ بہار اسمبلی انتخاب میں این ڈی اے کی بہترین کارکردگی پر وزیر اعظم نریندر مودی کا پہلا ردعمل سامنے آگیا ہے۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ ترقی اور سُشاسن کی جیت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سماجی انصاف اور عوامی فلاح کے جذبہ کی جیت ہے۔ بہار کے میرے باشندوں کا بہت بہت شکریہ، جنھوں نے 2025 کے اسمبلی انتخاب میں این ڈی اے کو تاریخی اور حیرت انگیز جیت کا آشیرواد دیا ہے۔ یہ زبردست مینڈیٹ ہمیں عوام کی خدمت کرنے اور بہار کے لیے نئے عزائم کے ساتھ کام کرنے کی طاقت فراہم کرے گا۔

آغا روح اللہ

خود طے کر سکتے ہیں کہ وہ بڈگام میں دوبارہ اپنی سیاسی جگہ بنا پائیں گے یا نہیں۔ جو ہوا، وہ ہو چکا۔ عمر عبداللہ نے اعتراف کیا کہ بڈگام میں مقابلہ ابتدا سے ہی سخت تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس حلقے کا انتخابی مزاج منفرد ہے، جہاں ووٹر اکثر عمومی مسائل کے بجائے دیگر عوامل کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق بڈگام میں لوگ صرف کام کی بنیاد پر ووٹ نہیں دیتے۔ ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جو مسائل پر نہیں بلکہ اپنے انداز، خاموشی اور ذاتی رجحانات کے مطابق ووٹ ڈالتا ہے۔ اسی لیے ہمیں معلوم تھا کہ جیت آسان نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ خاموش ووٹنگ، اندرونی اختلافات اور بدلتے سیاسی رجحانات نے انتخابی نتیجے کو متاثر کیا۔ ہم عوام کے فیصلے کو قبول کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔ بڈگام میں نیشنل کانفرنس کی پہلی بڑی ناکامی کے بعد پارٹی کے اندرونی معاملات اور قیادت کے فیصلوں پر سوال اٹھ رہے ہیں اور عمر عبداللہ کے یہ تازہ بیانات اس سیاسی بحث کو مزید وسعت دیتے دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ عوامی فیصلہ قابل احترام ہے اور اسے پورے سیاسی حوصلے کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ جموں میں نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے پوری سنجیدگی، حکمت عملی اور نیک نیتی کے ساتھ یہ انتخاب لڑا، مگر بڈگام کے لوگوں نے وہ راستہ چنا جسے انہوں نے اپنے لئے بہتر سمجھا۔ مسٹر عمر عبداللہ نے کہا کہ پارٹی بڈگام کی ترقی، عوامی سہولیات کی بہتری اور لوگوں کے ساتھ قریبی تعلقات مضبوط کرنے کے ایجنڈے کے ساتھ میدان میں اتری تھی، مگر نتائج نے ظاہر کیا کہ عوام کی توقعات کچھ اور تھیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جمہوریت میں عوام کا فیصلہ ہی سب سے مضبوط اور حتمی ہوتا ہے اور اسے احترام کے ساتھ قبول کرنے میں ہی سیاسی بالغ نظری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اعتراف کیا کہ بڈگام کی شکست نے پارٹی کے اندر ایک سنجیدہ بحث کو جنم دیا ہے اور اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ تنظیمی ڈھانچے، زمینی رابطوں، انتخابی حکمت عملی اور حکومت کی کارکردگی کے تمام پہلوؤں کا جامع جائزہ لیا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پارٹی کی اندرونی سطح پر خود احتسابی ناگزیر ہے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ کہاں کمی رہ گئی اور آئندہ اسے کیسے پورا کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے مزید کہا کہ پارٹی صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ سے بات چیت کے بعد آنے والے دنوں میں نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے گا، جس میں بڈگام اور نگروٹہ دونوں نشستوں پر پارٹی کی کارکردگی کا مفصل جائزہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نہ صرف انتخابی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنی ہے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ آیا حکومت میں کچھ ایسے شعبے ہیں جہاں اصلاحات لانے کی فوری ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بڈگام کے حالیہ انتخاب نے واضح پیغام دیا ہے کہ عوامی رابطے کو مزید مضبوط کرنے، زمینی سطح پر مسائل کو سمجھنے اور عام لوگوں کے درمیان سیاسی اعتماد کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ایک ایسی جماعت ہے جو عوامی فیصلوں کو کبھی چیلنج نہیں کرتی بلکہ ہمیشہ اپنے اندر اصلاحات پیدا کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ عمر عبداللہ نے آخر میں کہا کہ پارٹی کی شکست وقتی ضرور ہے، مگر یہ ایک موقع بھی ہے کہ نیشنل کانفرنس اپنی پالیسیوں، ترجیحات اور عوامی رسائی کو نئے سرے سے ترتیب دے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پارٹی آنے والے دنوں میں مزید مضبوط ہو کر عوامی توقعات پر پورا اترے گی اور سیاسی میدان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے گی۔

وادی بھر میں گاڑیوں

یکشن رجسٹر زاور گاڑیوں کی تصدیق کا جائزہ لیا۔ اس دوران مالکان اور عملے کو سختی سے ہدایت دی گئی کہ خرید و فروخت کا مکمل ریکارڈ، کسٹمر کی شناخت اور لین دین کی تمام تفصیلات باقاعدہ طور پر محفوظ رکھی جائیں۔ پولیس نے مشکوک یا غیر واضح لین دین سے متعلق فوری اطلاع دینے پر بھی زور دیا۔ اونتی پورہ پولیس نے ضلع میں گاڑیوں کے معاملے میں مبینہ مشکوک عناصر کی نشاندہی کے بعد ضلع گیر انکوائری شروع کی۔ ایس ڈی پی اوز اور ایس ایچ اوز نے اپنی حدود میں موجود تمام کار ڈیلرز کا ریکارڈ چیک کیا، خاص طور پر ایسے معاملات کا جائزہ لیا گیا جہاں ایک ہی شخص نے متعدد گاڑیاں خریدی ہوں۔ ڈیلرز کو خریدار و فروخت کنندہ کے آدھار، فون نمبر اور مکمل تفصیلات درج کرنے کی سخت ہدایات دی گئیں۔ ایس ایس پی اونتی پورہ نے کہا کہ ایسے اقدامات اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں کہ گاڑیوں کا غلط استعمال نہ ہو۔ شوپیاں پولیس نے ضلع بھر میں گاڑیوں اور ڈیلرز کے ریکارڈ کی فزیکل ویریفکیشن کی جامع مہم چلائی۔ ٹیموں نے ڈیلر سپیس میں موجود گاڑیوں کا معائنہ کیا، ملکیت کی تبدیلی سے متعلق دستاویزات، ٹرانزیکشن ریکارڈ اور متعلقہ ضوابط پر عمل آوری کی جانچ کی۔ پولیس نے ڈیلرز کو بروقت ملکیت منتقلی، درست ریکارڈ رکھنے اور کسی بھی بے ضابطگی کی صورت میں فوری اطلاع دینے کی ہدایت کی۔

لوگوں نے این سی

کہ لوگ این سی کی سہولت کی سیاست سے آگے بڑھ چکے ہیں اور ایک ایسی قیادت چاہتے ہیں جو ڈیلیور کرے۔ "شرتی شرما نے مزید کہا۔ قائد حزب اختلاف نے اس بات پر زور دیا کہ بی جے پی حقیقی تبدیلی، ترقی اور جوابدہی کی نمائندگی کرتی ہے، جب کہ این سی لوگوں کی ضروریات کو تیار کرنے یا ان کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام دھوکہ دہی کی پرانی سیاست کو مسترد کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کے امن، ترقی اور بااختیار بنانے کے وژن کے ساتھ جٹ رہے ہیں۔ شرما نے نگروٹہ کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بھروسہ اور اعتماد کے ساتھ بی جے پی کو منتخب کیا، اور انہوں نے این سی کی کھوکھلے وعدوں اور دوہرے معیار کی سیاست کو فیصلہ کن طور پر مسترد کرنے پر بڈگام کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ بی جے پی پورے جموں و کشمیر کے عوام کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے خلوص اور عزم کے ساتھ کام جاری رکھے گی۔

جموں وکشمیر حکومت کو

حکومت نے بزنس ریفارمز ایکشن پلان (بی آر اے پی) 2024 کے ذریعے 25 اصلاحاتی شعبوں میں ریاستوں اور یوٹیز کا جائزہ لیا جس سے کاروبار کرنے میں آسانی پیدا ہوئی۔ بی آر اے پی 2024 کا جائزہ جس میں 434 اصلاحاتی نکات کا احاطہ کیا گیا، کو سب سے بڑی قومی فیڈ بیک مشقوں میں سے ایک کی حمایت حاصل ہے جس میں 5.8 لاکھ سے زیادہ کاروبار اور 1.3 لاکھ سے زیادہ تفصیلی انٹرویو شامل ہیں۔ جموں و کشمیر نے تمام ریاستوں اور یوٹیز میں پانچویں مقام حاصل کر کے ٹاپ اچیور کا درجہ حاصل کیا اور 5/ 4 اہم اصلاحی شعبوں میں سب سے زیادہ سکور کیا۔ یہ اعزاز جموں و کشمیر حکومت کے مضبوط اور سہولت بخش کاروباری ماحولیاتی نظام قائم کرنے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے جو صنعتی ترقی کو تیز کرتا ہے، سرمایہ کاری میں سہولت فراہم کرتا ہے اور ریگولیٹری شفافیت اور کارکردگی کو یقینی بناتا ہے۔ اودھیوگ سماگم 2025 کی پہچان سرمایہ کاروں اور صنعتی شراکت داروں کے لئے ایک ترجیحی منزل کے طور پر جموں و کشمیر کی پوزیشن کو مضبوط کرتی ہے۔ اودھیوگ سماگم 2025 نے صنعتی رہنماؤں، پالیسی سازوں اور ریاستی حکام کو تعاون پر مبنی وفاقیت کے جذبے اور ہندوستان کے صنعتی منظرنامے میں اجتماعی ترقی کی تقریب منانے کے لئے اکٹھا کیا۔

طارق قرہ

جب وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جنہوں نے دو سیٹیں جیتی تھیں، 2024 کے اسمبلی انتخابات کے بعد گاندربل کو برقرار رکھا۔ قرا نے کہا کہ ووٹروں کو عبداللہ کا وعدہ یاد ہے کہ وہ اس نشست کو برقرار رکھیں گے جہاں انہوں نے بڑی برتری حاصل کی تھی۔ "ان کی برتری بڈگام سے زیادہ تھی، اس لیے لوگوں نے اپنا غصہ ظاہر کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لوگ اس پر ردعمل ظاہر کر رہے تھے جسے انہوں نے انتظامیہ کی طرف سے بدتمیزی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ لوگ اس پر بھی ناراض ہیں۔

پی او کے میں

کے سلسلے میں کی گئی ہے جو پولیس اسٹیشن پامپور میں سیکشن 121 اور 121اے آئی پی سی اور یو اے (پی) ایکٹ کی 10، 13 کے تحت درج کی گئی ہے۔ جائیداد کی منسلکہ قانونی منظوری کے بعد کی گئی، علیحدگی پسند نیٹ ورکس کو ختم کرنے اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ بننے والی غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے جاری کوششوں میں ایک اہم قدم ہے۔ اونتی پورہ پولیس خطے کی خود مختاری، سالمیت اور امن کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں میں ملوث افراد اور اداروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے اپنے پختہ عزم کا اعادہ کرتی ہے۔

اسکولوں میں مرحلہ

فیصد نصاب کا احاطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کشمیر میں موسم سرما کی شروعات سے قبل ہی درجہ حرارت میں زبردست کمی آئی ہے جبکہ رات کا درجہ حرارت معمول سے کئی ڈگری نیچے چلا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے جموں

گالف کورس غیر معمولی طور پر خوبصورت اور اعلیٰ معیار کا ہے۔ ہم اسے فروغ دینے، مزید ٹورنامنٹس منعقد کرنے اور یقینی بنانے کیلئے سخت محنت کریں گے کہ جے ٹی سی ایک قومی گالفنگ ڈیسٹینیشن کے طور پر ابھرے۔'' انہوں نے جموں کے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت خطے کو معاشی طور پر مستحکم کرنے اور اسے قومی سیاحتی نقشے پر بلند مقام دینے کیلئے مشترکہ کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا'' جموں کیلئے ہماری وابستگی غیر متزلزل ہے۔ چاہے جموں شہر ہو، اس کے گرد و نواح کے علاقے ہوں یا جموں صوبے کے انتہائی دور دراز حصے، ہماری کوشش یہ یقینی بنانا ہے کہ نہ صرف امن و امان ہو بلکہ خوشحالی بھی۔ ہم نے کئی اقدامات پہلے ہی اٹھا لئے ہیں اور بہت سے مزید پائپ لائن میں ہیں''۔ وزیر اعلیٰ نے زور دیا کہ جموں میں سیاحت کے غیر معمولی تنوع موجود ہے۔ ورثہ سیاحت، زیارت سیاحت، سرحدی سیاحت اور ایڈونچر سیاحت جن سب کو مسلسل فروغ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا'' یہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لانے، سہولیات کو مزید بہتر کرنے اور اس خطے کی مکمل سیاحتی صلاحیت کو کھولنے کی ضرورت ہے۔'' گالف کورس کی ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا'' مجھے نہیں معلوم کہ سب سے پہلے کس نے یہاں گالف کورس قائم کرنے کی کیا ترغیب ملی۔ لیکن جموں اس کا مستحق ہے۔ یہاں کے لوگ گالف سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں جتنی کہیں اور، اور اس سہولت کو مضبوط اور فروغ دینا چاہئے۔'' انہوں نے نئے اقدامات جیسے بہتر سیاحتی بس سروسز کے آغاز کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کہا'' آج شروع کی گئی بس جو سرحدی سیاحت سے منسلک ہے، ایک خاص اضافہ ہے۔ ہم نے ہمیشہ یہ موقف اپنایا ہے کہ جموں کی سیاحت کو ہر محاذ پر پروان چڑھانا چاہئے۔'' اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے جے ٹی سی سدھرا میں ایک جدید انڈور سوئمنگ پول کی بنیاد رکھی، جو خطے میں کھیلوں کے انفراسٹرکچر میں ایک بڑا اضافہ ہے۔ انہوں نے جموں ٹی گیڈی بس سروس کو بھی جھنڈی دکھا کر روانہ کیا، جو ایک اختراعی ٹرانسپورٹ اقدام ہے جو سروس سر، مانسر اور سوچیت گڑھ جیسے اہم سیاحتی مقامات تک رابطے کو بہتر بنانے کا مقصد رکھتا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری، وزیر ٹرانسپورٹ ستیش شرما، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، ایم ایل اے جموں ایسٹ یدھویر سیٹھی، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، ڈائریکٹر ٹورازم جموں اور دیگر سینئر افسران اس تقریب میں موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ نے پیرا گلائیڈرز کو اپنا کورس مکمل کرنے پر مبارکباد دی اور انہیں جموں کی ایڈونچر سیاحت کی صلاحیت کے سفیروں کے طور پر خدمات انجام دینے کی ترغیب دی۔

دن کو یخ بستہ

سری نگر میں رواں سیزن کی اب تک کی سرد ترین رات تھی۔ سری نگر میں رات کا درجہ حرارت سیزن کے لئے معمول سے 3.2 ڈگری کم تھا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کی جانب سے جمعرات کی صبح جاری تفصیلات کے مطابق منگل اور بدھ کی درمیانی سری نگر میں کم از کم پارہ منفی 1.9 ڈگری، قاضی گنڈ : منفی 2.1 ڈگری، پہلگام : منفی 3.8 ڈگری، کپواڑہ : منفی 2.5 ڈگری، کوکرناگ : 1.2 ڈگری، گلمرگ : منفی 0.5 ڈگری، کونی بل : منفی 3.5 ڈگری، بارہمولہ : منفی 3.7 ڈگری، بانڈی پورہ : منفی 2.7 ڈگری، پلوامہ : منفی 4.2 شوپیاں : منفی 4.7 ڈگری، کولگام : منفی 1.4 ڈگری، گاندربل : منفی 1.4 ڈگری اور سونمرگ : منفی 2.6 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مختار احمد نے بتایا کہ اگلے ایک ہفتے تک کسی قسم کی بارش کی کوئی پیش گوئی نہیں ہے، جبکہ رات کے درجہ حرارت میں 17 نومبر تک کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ 17 نومبر کے بعد رات کے درجہ حرارت میں 2 سے 3 روز تک معمولی بہتری کا امکان ہے۔ ادھر کل از وقت شدید سردی کی لہر شروع ہونے کے بعد کشمیر میں لوگوں نے مشکل ترین موسم کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ حالیہ کئی دنوں سے دن کے وقت سرد ہوا میں چلنے اور رات کے وقت درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کئی ڈگری کھسک جانے کے بعد کشمیر میں مقامی اور غیر مقامی لوگوں نے مشکل ترین موسم کا مقابلہ کرنے کیلئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ جہاں دفتر جانے والے ملازمین اور افسر غیرہ کوچنگ مراکز جانے والے اساتذہ اور طلبہ نے گرم جیکٹ اور بنیان پہننا شروع کر دیا ہے، وہیں گھروں میں رہنے والے لوگوں بالخصوص خواتین نے اپنے اور بچوں کے گرم کپڑوں کو الماریوں اور اٹیچیوں سے نکالنا شروع کر دیا ہے۔ کانگڑی اور کوئلے کی خریداری بھی شروع ہوئی ہے۔

چیف سیکرٹری نے

کہ نیا نظام نہ صرف تکنیکی طور پر فلو کو آسان بنائے گا بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائے گا کہ ہر مرحلے کو ٹریک کیا جائے اور مقررہ وقت کے اندر مکمل کیا جائے۔ اٹل ڈلو نے نوڈل افسران اور دیگر محکمہ جاتی عملے کی صلاحیت سازی اور خصوصی تربیت کی ضرورت پر زور دیا تاکہ نئے نظام کے مؤثر کام کو ممکن بنایا جا سکے۔ انہوں نے ای۔ آفس نیٹ ورک کے ساتھ اس کے انضمام کو تیز کرنے کی بھی ہدایت دی جس سے ڈیجیٹل پروسیسنگ، بہتر شفافیت اور محکمہ جاتی ہم آہنگی کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر کیڈر کے موجودہ تمام ریکروٹمنٹ رولز کو پورٹل پر دستیاب کرنا شفافیت اور آسان رسائی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے اے آر آئی اور ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ اور بی آئی ایس اے جی۔ این کی جانب سے وقت پر پلیٹ فارم تیار کرنے کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ وہ محکمانہ پروموشن کمیٹیوں (ڈی پی سیز) کے انعقاد کے لئے اسی طرح کے ڈیجیٹل سسٹم پر کام شروع کریں جس میں ملازمین کی سنیارٹی لسٹ بھی شامل ہوں تاکہ بروقت ترقیوں کو یقینی بنایا جا سکے اور انتظامی تاخیر کو روکا جا سکے۔ کمشنر سیکرٹری اے آر آئی اور ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ شمیم کالی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نیا سنگل ونڈو سسٹم ریکروٹمنٹ رولز کے پورے عمل کو ڈیجیٹل طور پر ٹریس ایبل بناتے ہوئے نمایاں طور پر آسان کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پلیٹ فارم بھرتی سے متعلقہ فیصلوں میں وضاحت، جوابدہی اور معیاری کاری لائے گا اور توقع ہے کہ تاخیر کو کم کرے گا، قانونی چارہ جوئی کو کم کیا جائے گا اور تمام کیڈروں کے ملازمین کے لئے بروقت کیریئر کی ترقی کو یقینی بنائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اقدام حکومت کے اس ویژن کے مطابق ہے کہ ٹیکنالوجی کے ذریعے انتظامی اصلاحات کو فروغ دیا جائے۔ دوران تقریب بتایا گیا کہ نیا پورٹل ای۔ آفس کے ساتھ منسلک ہوگا، ہر مرحلے کے لئے مقررہ ٹائم لائنز اور زیادہ سے زیادہ 30 دن کی مدت مقرر کی گئی ہے تاکہ وقت کی پابندی یقینی بنائی جا سکے۔ یکسانیت اور استعمال میں آسانی کے لئے تمام محکموں میں معیاری فارمیٹس کو اپنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک مضبوط صلاحیت سازی پروگرام تیار کیا جا رہا ہے تاکہ ہر محکمہ میں مقررہ نوڈل افسران کو تربیت دی جا سکے اور پوری حکومت کے تمام محکموں میں نظام کے مؤثر اور کامیاب عمل آوری کو یقینی بنایا جا سکے۔

نامعلوم افراد کے

سلسلے میں کچھ سراغ ملے اور پہلے ہی چند مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔

اسکولوں اور افتر

گھنٹے رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا'' ہر کوئی اپنے دفاتر سے 3 سے 5 بجے تک نکلتا ہے اور 5 یا 6 بجے تک گھر پہنچنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ سے ٹریفک بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ لوگ ٹریفک کی افراتفری کو کم کرنے کے لیے پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال کریں۔'' انہوں نے کہا کہ لوگوں کو اپنی پرائیویٹ گاڑیوں میں سفر کرنے سے گریز کرنا چاہیے تاکہ اکثر ٹریفک جام میں پھنسنے سے بچا جا سکے۔ ایس ایس پی نے کہا'' ہم لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں بھی ہمیں لگتا ہے کہ ٹریفک بہت بڑھ گئی ہے، ہم ان جگہوں پر افرادی قوت بڑھاتے ہیں''۔ انہوں نے کہا'' اسکول کے اوقات میں تبدیلی اور جاری امتحانات ٹریفک جام میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ لوگوں کو ان دونوں مسائل کا سامنا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ عوام روزانہ کی بنیاد پر اپنی گاڑیاں سڑکوں پر لے جانے کی بجائے نجی گاڑیاں شیئر کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر لوگ وقت پر اپنی منزلوں پر پہنچنا چاہتے ہیں تو انہیں خود سوچنا ہوگا۔ انہیں اپنی گاڑیاں مرکزی سڑکوں پر پارک کرنے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ رام باغ سے نٹی پورہ تک ٹریفک جام کے بارے میں، ایس ایس پی ٹریفک نے کہا کہ نٹی پورہ سے رام باغ کی طرف آنے والی ٹریفک دودھ گنگا سڑک سے گزرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکام 11 میٹر سمارٹ سٹی بسوں سے نو میٹر بسوں میں منتقل کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا'' ہم اس مسئلے سے آگاہ ہیں کہ ان بسوں کو مختلف مقامات پر یوٹرن لینے کے دوران مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک کا ہجوم ہوتا ہے۔ گنجائش کم ہو جائے گی، لیکن ان بسوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ حکومت اس بارے میں سوچ رہی ہے''۔ انہوں نے کہا کہ آئی ٹی ایم ایس کو نومبر کے آخر تک مکمل طور پر فعال کر دیا جائے گا۔

کرائم برانس سرینگر

او سی حاصل کرنے کیلئے 96000 روپے اور زمین ریکارڈ کیلئے ایک لاکھ روپے طلب کر لی گئی۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ مکمل ادائیگی حاصل کرنے اور مذکورہ زمین کا قبضہ دینے کے بعد، ملزمان نے ریونیو کے دستاویزات فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے مطابق پولیس اسٹیشن اکنامک آفینس ونگ (کرائم برانچ کشمیر) کو تحقیقات کا حکم دیا گیا، اور تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ ملزمین نے، زمین کے دلال ظاہر کرتے ہوئے، وہ زمین بیچی جو ان کی نہیں تھی، اس طرح شکایت کنندگان کو دھوکہ دیا اور ان کی رقم کا غلط استعمال کیا۔ اس کے بعد، ایک باضابطہ مقدمہ درج کیا گیا، اور مکمل چھان بین اور شواہد کی تصدیق کے بعد، عدالتی فیصلہ کے لیے مجاز عدالت کے سامنے چارج شیٹ دائر کی گئی۔ کرائم برانچ کشمیر معاشی مجرموں کے خلاف سختی سے کارروائی کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے اور عوام کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ زمین یا جائیداد کے لین دین میں داخل ہوتے وقت احتیاط برتیں۔

صوبائی کمشنر کشمیر

کی اور کہا کہ اس طرح کے اقدامات بیماری کی جلد روک تھام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی شمولیت ایسے بیداری پروگراموں میں نہایت ضروری ہے تاکہ خطے میں بڑھتی ہوئی ذیابیطس کی شرح پر قابو پایا جا سکے۔ انہوں نے لوگوں میں ذیابیطس کے اسباب کے بارے میں وسیع پیمانے پر بیداری کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ڈائریکٹر سکمز سے کہا کہ وہ ہائی رسک مریضوں کی نشاندہی کر کے انہیں طبی امداد فراہم کریں۔ اس موقعہ کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے ڈائریکٹر سکمز نے کہا کہ مقامی آبادی کا ایک بڑا حصہ ذیابیطس سے متاثر ہے جس سے مسلسل عوامی بیداری کی ضرورت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔ پروفیسر اشرف نے ابتدائی روک تھام کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر ذیابیطس کو بروقت کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ سنگین پیچیدگیوں کا سبب بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''لوگوں کو صحت مند طرز زندگی اپنانے کی ضرورت ہے۔'' اور انہوں نے مزید کہا کہ شہری علاقوں میں ذیابیطس کی شرح دیہی علاقوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ فعال طرز زندگی اور صحت مند غذائی عادات اختیار کریں۔ انہوں نے پروفیسر ریاض مسگر اور ڈاکٹر اعجاز کی سربراہی میں آرگنائزنگ کمیٹی کی کاوشوں کو سراہا۔ واکتھون کے بعد، جوگرز پارک راجباغ میں ایک سکریننگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جہاں سکمز کے ماہرین نے تقریباً 300 افراد کی سکریننگ کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 40 سے 45 برس کی عمر کے 20 شرکا میں نئی ذیابیطس کی تشخیص ہوئی جو کہ اس بیماری کے بوجھ میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ تشخیص شدہ افراد کو مزید تشخیص اور علاج کے لئے شعبہ اینڈوکرائنولوجی سکمز سے رابطے کی ہدایت دی گئی۔ تقریب کے دوران عوام الناس کی کونسلنگ کی گئی اور انہیں ذیابیطس سے بچاؤ، بروقت تشخیص اور طرز زندگی میں تبدیلی سے متعلق معلوماتی پمفلٹ بھی فراہم کیے گئے۔

پارلیمنٹ میں شرکت

میں کہا گیا ہے کہ اگر اصل جج یا نئے جج کو لگتا ہے کہ یہ ضروری ہے، تو اپیل کی دوبارہ سماعت اور ججوں کی ایک بڑی بنچ کے ذریعے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ 7 نومبر کو، جسٹس چودھری اور بھمبانی کی بنچ نے ایک جج کے ساتھ الگ الگ فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ رشید کو قانونی حراست میں رہتے ہوئے پارلیمنٹ کی کارروائی میں شرکت کا کوئی حق یا استحقاق حاصل نہیں ہے اور دوسرے نے اسے صرف نقل و حمل کے لیے مناسب قیمت ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے نہ کہ پولیس افسران کے لیے چارجز۔ جب کہ بنچ کے سینئر جج جسٹس چودھری نے رشید انجینئر کی اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا جس میں ایک حکم میں ترمیم کی درخواست کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ وہ جیل حکام کو حراست میں پارلیمنٹ میں حاضری کے لیے تقریباً 4 لاکھ روپے جمع کرائے۔ دونوں ججوں نے کہا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے متفق نہیں ہو سکتے اور دو الگ الگ فیصلے سنائے اور انہوں نے مناسب احکامات کے لیے معاملہ چیف جسٹس کو بھیج دیا۔ ہائی کورٹ رشید انجینئر کی طرف سے 25 مارچ کو ایک کوآرڈینیٹ بنچ کے ذریعے دیئے گئے حکم میں ترمیم کی درخواست کی سماعت کر رہی تھی، جس میں انہیں حراست میں رہتے ہوئے پارلیمنٹ میں حاضری کے لیے جیل حکام کے پاس تقریباً 4 لاکھ روپے جمع کرانے کو کہا گیا تھا۔ جسٹس بھمبھانی بھی گزشتہ ڈویژن بنچ کا حصہ تھے۔

میری جیت اُن تمام

بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، بی جے پی صدر جے پی نڈا اور پارٹی کے دیگر رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ان پر اعتماد کیا۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا'' میری جیت ان تمام ووٹروں کو جاتی ہے جنہوں نے میرے حق میں ووٹ ڈالے اور پارٹی قیادت کو جس نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔'' انہوں نے کہا'' ہم نے جو پُرتپاک استقبال کیا اس کے لیے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں، جس طرح نگروٹہ کے ہر گھرانے اور خاندان نے 2024 میں رانا صاحب کو مبارکباد دی تھی۔ آج لوگوں نے ہمیں اسی طرح پیار اور حمایت سے نوازا ہے۔ ہم اس جیت کو رانا صاحب کے نام احترام کے طور پر وقف کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہوں نے عوام کی بالکل خدمت کی''۔ انہوں نے کہا کہ وہ بی جے پی کے خدمت اور دیانتداری کے اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے سیاست میں تازہ، پیشہ ورانہ نقطہ نظر لانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا'' میں ترقی کے 360 درجے کے نقطہ نظر پر یقین رکھتا ہوں، شامل، شراکت دار، اور بااختیار۔ میری توجہ گاؤں، پنچایتوں اور پورے حلقے کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہوگی تاکہ ترقی کو یقینی بنایا جا سکے جس سے معاشرے کے ہر طبقے کو فائدہ پہنچے۔'' اسی دوران پی ڈی پی امیدوار آغا سید منتظر مہدی، جنہیں بڈگام اسمبلی ضمنی انتخاب میں فاتح قرار دیا گیا تھا نے کہا کہ یہ فیصلہ عوام کے ردعمل کی عکاسی کرتا ہے جسے انہوں نے نیشنل کانفرنس کی طرف سے حلقہ کے باشندوں پر برسوں کی ذلت کے طور پر بیان کیا ہے۔ اپنی جیت کے بعد خطاب کرتے ہوئے آغا منتظر نے کہا کہ بڈگام کے لوگوں کو تقریباً سات دہائیوں تک قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2024 کے بعد حالات مزید خراب ہوئے جب، ان کے مطابق نیشنل کانفرنس نے خطے میں عوامی خدشات کو دور کرنا چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا'' یہ جیت بڈگام کے عوام کا نیشنل کانفرنس کے رویہ اور اقدامات کا جواب ہے۔ ستر سالوں سے، خاص طور پر 2024 سے، انہوں نے عوام کے حقیقی مسائل کو نظر انداز کیا اور ان کے ساتھ بے حسی کا سلوک کیا۔ آج عوام بول رہی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ مینڈیٹ میں ایک ذمہ داری ہے جسے وہ لگن کے ساتھ پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا'' میں بڈگام کے لوگوں کا مجھ پر اعتماد کرنے کے لیے ان کا شکر گزار ہوں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کی فلاح و بہبود، ترقی اور وقار کے لیے کام کروں گا۔ سیاسی وابستگی سے قطع نظر میرے دروازے سب کے لیے کھلے رہیں گے۔'' آغا منتظر نے کہا کہ وہ مقامی آبادی کے ساتھ مستقل رابطے کے ذریعے عوامی مسائل کی پیروی کریں گے۔

بڈگام کے عوام نے

رائے دی ہے۔ ان کے مطابق بڈگام کے ووٹروں نے ثابت کر دیا کہ وہ گورننس، جوابدہی اور عوامی خدمت کے حوالے سے سنجیدہ قیادت چاہتے ہیں۔ محبوبہ مفتی نے اپنے پیغام میں آغا منتظر کو بھی مبارکباد دیتے ہوئے لکھا کہ بڈگام کے عوام نے انہیں ایک بڑی ذمہ داری سونپی ہے، اور وہ امید کرتی ہیں کہ وہ عوامی امنگوں کے مطابق کام کریں گے۔ ان کا یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا ہے جب پی ڈی پی نے نیشنل کانفرنس کو اس نشست پر پہلی مرتبہ شکست دے کر سیاسی حلقوں میں غیر متوقع صورتحال پیدا کر دی ہے۔ ضمنی چناؤ کے نتائج کے بعد وادی کی سیاسی فضا میں تیزی سے نئی بحثیں جنم لے رہی ہیں۔

اونتی پورہ پولیس

گیا جس کا مقصد معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کرنا اور بہتر معاش اور آرام کو یقینی بنانا ہے۔ اونتی پورہ پولیس کی کوششوں کو والدین اور مستفید ہونے والوں نے بڑے پیمانے پر سراہا، جنہوں نے محکمہ کی طرف سے فراہم کردہ تعاون کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔

فروٹ منڈی سرینگر

کی جا رہی ہے۔ حکام نے کہا کہ پولیس نے غیر مقامی ڈرائیور کی موت کی اصل وجہ جاننے کے لیے تفصیلی تفتیش شروع کر دی ہے۔

آل جموں وکشمیر

نے آیا، کک کم ہیلپر اور پی ڈبلیو کے اعزازیہ میں اضافہ کی ضرورت بھی اجاگر کی۔ دیگر مطالبات میں ای وی سے رہبر تعلیم بنے اساتذہ کی باقاعدگی، ریگولرائزڈ رہبر تعلیم اساتذہ کو ٹی جی ٹو اور ٹی جی تھری میں شامل کرنا، اساتذہ کی ترقی کے لئے ڈی پی سی کا انعقاد، اور اسکولوں کے انفراسٹرکچر کی بہتری شامل تھی۔ وفد نے موسم سرما کی ڈیوٹیوں پر تعینات اساتذہ کے لئے ارنڈ لیو/ لیو سیلری کی مراعات کی فراہمی اور درسی کتابوں کی بروقت سپلائی میں سخت علاقوں کو ترجیح دینے کی بھی اپیل کی۔ وفد نے پی ایم پوشن اسکیم کے تحت ککنگ کاسٹ کی فوری واگذاری پر بھی زور دیا۔ ملاقات خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ ڈائریکٹر اسکول ایجوکیشن کشمیر نے تمام مطالبات کو غور سے سنا اور یقین دلایا کہ اساتذہ کے جائز مسائل کو مقررہ وقت میں حل کیا جائے گا۔ ٹیچرز جوائنٹ ایکشن کمیٹی نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور امید ظاہر کی کہ دیرینہ مسائل جلد حل ہو کر خطے کے تعلیمی نظام کو مضبوط بنائیں گے۔

سرینگر میں 3روزہ

کے سینئر لیڈر اور اسمبلی ممبر محمد یوسف تاریگامی، مبارک گل اور ایم ایل اے گلمرگ فاروق احمد شاہ نے بھی شرکت کی۔ فیسٹول میں 14 ملکوں کی 30 فلموں کی نمائش کی گئی جو مختلف زبانوں میں بنائی گئی تھی۔ اس فلم فیسٹول کی طرف سے پزیرائی ہو رہی ہے۔ فیسٹول میں نمائش کی گئی کئی فلموں کو مختلف زمروں میں اعزازات حاصل ہوئے۔ اس کے علاوہ فیسٹول کے آخری روز آج کئی فلم سازوں اور اداکاروں کو بھی توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ قابل ذکر ہیں کہ دی انٹرنیشنل فلم فیسٹول آف سرینگر بالی ووڈ کے ممتاز موسیقار آنجہانی مدن موہن کے نام وقف کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ وومید رنگ منچ اور دی اونتی فاونڈیشن اینڈ لینڈ مارک کرافٹس لمیٹڈ نے اس 3 روزہ دی انٹرنیشنل فلم فیسٹول آف سرینگر کا اہتمام کیا تھا۔ فیسٹول کی میزبانی کسم ٹکو نے انجام دی

گنگو کراسنگ

کوئی قانونی جواز فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ اسی مناسبت سے پولیس اسٹیشن پلوامہ میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8 اور 21 کے تحت ایف آئی آر نمبر 269/2025 درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ پلوامہ پولیس منشیات کی لعنت سے لڑنے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے اور شہریوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں منشیات کی فروخت یا دیگر غیر قانونی سرگرمیوں سے متعلق کوئی بھی معلومات شیئر کریں۔

پہلا ٹیسٹ میچ: بمراہ کی خطرناک گیند بازی سے جنوبی افریقہ کی ٹیم 159 رن پر سمٹ گئی

کلکتہ، 14 نومبر (یو این آئی) تیز گیند باز جسپریت بمراہ (27 رن پر پانچ وکٹ) کی شاندار اور تباہ کن گیند بازی کی بدولت ہندوستان نے جنوبی افریقہ کو ایڈن گارڈنز میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن جمعہ کو محض 55 اوور میں 159 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ جواب میں ہندوستان نے اسٹمپ تک 20 اوور میں ایک وکٹ کے نقصان پر 37 رن بنا لیے ہیں اور ابھی پہلی اننگز میں 122 رنز پیچھے ہے۔ پورا دن جسپریت بمراہ اور ہندوستانی ٹیم کے نام رہا۔ بمراہ کے پانچ وکٹوں نے جنوبی افریقہ کی بلے بازی کی لائن اپ کو بکھیر کر رکھ دیا۔ ان کا بھرپور ساتھ کلدیپ یادو اور محمد سراج نے دیا۔ جنوبی افریقی بلے باز پچ پر جمنے کے باوجود وکٹیں گنوا بیٹھے۔ ہندوستان کو یشسوی جیسوال (12) کے طور پر ایک جھٹکا ضرور لگا، لیکن اس کے بعد واشنگٹن سندر اور کے ایل راہل نے سنبھل کر بلے بازی کی اور یقینی بنایا کہ ہندوستان دوسرے دن کھیل میں مضبوط پوزیشن سے داخل ہو۔ اسٹمپ کے وقت راہل 59 گیندوں پر 13 جبکہ سندر 38 گیندوں پر چھ رنز بنا کر کریز پر موجود تھے۔ اس سے قبل جنوبی افریقہ نے ٹاس جیت کر بلے بازی کا انتخاب کیا تھا۔ رائن ریکلٹن اور ایڈن مارکرم نے محتاط آغاز ضرور کیا، لیکن بمراہ نے دونوں سلامی بلے بازوں کو پویلین کی راہ دکھائی اور کلدیپ نے ٹیمبا باووما کو آؤٹ کیا۔ دوسرے سیشن میں بمراہ اور کلدیپ نے ایک ایک وکٹ لیا، جبکہ آخری لمحات میں محمد سراج نے دو اہم وکٹیں حاصل کیں اور اکشر پٹیل کے ایک شکار کے ساتھ جنوبی افریقہ کا اسکور آٹھ وکٹ پر 154 ہو گیا۔ آخری سیشن میں بمراہ نے دونوں باقی وکٹ لے کر پوری اننگز سمیٹ دی۔ سلامی بلے بازوں نے مثبت شروعات کی تھی۔ ریکلٹن (23) نے شاندار شروعات کی، جبکہ مارکرم (31) نے اپنا کھاتا کھولنے کے لیے 23 گیندیں لگائیں، لیکن اس کے بعد بلے بازوں نے کھل کر کھیلنا شروع کیا۔ بمراہ کو آخرکار اپنے چھٹے اوور میں کامیابی ملی - پہلے ایک، پھر دوسرا، اور مہمان ٹیم نے کچھ ہی دیر میں اپنے دونوں سلامی بلے بازوں کا وکٹ گنوا دیا۔ یہی حال باووما (3) کا بھی ہوا، جو اپنے کم بیک ٹیسٹ میں جلد ہی آؤٹ ہو گئے۔ 71/3 کے اسکور پر پہلے گھنٹے کی تمام محنت ضائع ہو گئی۔ ملڈر (24)، ٹونی ڈی زورزی (24) اور کائل ویرین (16)، تینوں نے اننگز کا آغاز تو اچھا کیا لیکن تقریباً ایک ہی انداز میں آؤٹ ہو گئے۔ ٹرسٹن اسٹبز نے 15 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے پچھلے بلے بازوں کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی، لیکن ہندوستانی گیند بازوں نے صرف 13 رنز کے اندر آخری پانچ وکٹیں گرا کر جنوبی افریقہ کی پوری ٹیم کو سمیٹ دیا۔ بمراہ کی پانچ وکٹوں کے علاوہ سراج نے 47 رن کے عوض دو، کلدیپ نے 36 رن پر دو اور اکشر پٹیل نے 21 رن پر ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

ہندوستانی نشانہ بازی کا دستہ 25 ویں سمر ڈیفلمپک گیمز کے لیے ٹوکیو روانہ

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی نشانہ بازوں کا دستہ آج ٹوکیو، جاپان کے لیے روانہ ہوا جہاں وہ 15 سے 26 نومبر 2025 تک 25 ویں سمر ڈیفلمپک گیمز میں ملک کی نمائندگی کرے گا۔ 15 رکنی اس دستے میں تین کوچ بھی شامل ہیں، جو مرد و خواتین کی پانچ انفرادی مقابلوں، مردوں کے ایک مقابلے اور دو مکسڈ ٹیم شوٹنگ مقابلوں میں حصہ لیں گے۔ تمام مقابلے اجینوموٹو نیشنل ٹریننگ سینٹر (ایسٹ) میں ہوں گے۔ دستے کی قیادت دو مرتبہ کے ڈیفلمپک طلائی تمغہ جیتنے والے دھنش شری کانت کر رہے ہیں، جو تجربہ کار ڈیفلمپک میڈلسٹ شوریہ سینی اور ابھینو دیشوال کے ساتھ مل کر ہندوستان کی امیدوں کو مضبوط بنائیں گے۔ دستے میں ورلڈ ڈیف چیمپئن شپ کے تمغہ یافتہ مہیت سندھو، انویا پرساد، پرانجلی دھومال، نتاشا جوشی، چیتن ساپکال، کشاگر سنگھ راجوت اور محمد وانیا بھی شامل ہیں، جن کی موجودگی ہندوستان کی ٹیم کو اس بار سب سے زیادہ تجربہ کار دستوں میں سے ایک بناتی ہے۔ دو نئے کھلاڑی، کومل واگھمارے اور رُدرا، اپنے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز کر رہے ہیں جو ہندوستان کی اُبھرتی ہوئی ڈیف اسپورٹس شوٹنگ صلاحیتوں کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ ٹیم کے ساتھ کوچ انوجا جنگ، پریتی شرما اور ہرمیت پٹیل بھی موجود ہیں۔ ہندوستان نے 2021 کے برازیل ڈیفلمپک میں مردوں کی 10 میٹر ایئر رائفل، مردوں کی 10 میٹر ایئر پسٹل اور 10 میٹر ایئر رائفل مکسڈ ٹیم مقابلے میں تین سونے سمیت کل پانچ تمغے جیتے تھے۔

آئی پی ایل 2026 کی نیلامی 16 دسمبر کو ابوظہبی میں ہوگی

ابوظہبی، 14 نومبر (یو این آئی) - آئی پی ایل 2026 کی نیلامی 16 دسمبر کو ابوظہبی میں منعقد کی جائے گی۔ یہ مسلسل تیسرا سال ہوگا جب آئی پی ایل کی نیلامی بیرونِ ملک ہو رہی ہے۔ 2024 پہلا سال تھا جب نیلامی ہندوستان سے باہر (دبئی میں) ہوئی، جس کے بعد نومبر 2024 میں جدہ میں 2025 سیزن کے لیے دو روزہ میگا آکشن منعقد ہوا تھا۔ تمام منی آکشنز کی طرح 2026 کی نیلامی بھی ایک ہی دن کی ہوگی۔ اس وقت تمام فرنچائزیز 2025 کی اپنی ٹیموں سے کن کھلاڑیوں کو ریلیز کرنا ہے، اس پر غور کر رہی ہیں۔ آئی پی ایل نے 10 ٹیموں کے لیے ریلیز لسٹ کی آخری تاریخ 15 نومبر شام 3 بجے (ہندوستانی وقت) مقرر کی ہے۔ اس کے بعد انہیں کھلاڑیوں کی فہرست بھیجی جائے گی، جن میں سے وہ اپنے منتخب کردہ کھلاڑیوں کو شارٹ لسٹ کریں گی۔ اسی طویل فہرست کو چھانٹ کر آئی پی ایل حتمی آکشن پول تیار کرے گا۔ ٹریڈنگ ونڈو آئی پی ایل 2025 کے ختم ہوتے ہی کھل گئی تھی۔ یہ نیلامی سے ایک ہفتہ پہلے تک جاری رہے گی اور پھر آئی پی ایل 2026 کے شروع ہونے سے ایک ماہ پہلے دوبارہ فعال ہوگی۔ تاہم 2026 کی نیلامی میں خریدے گئے کسی کھلاڑی کو آگے ٹریڈ نہیں کیا جا سکے گا۔ اب تک پانچ ٹیموں کے درمیان چار ٹریڈ ڈیلز کی تصدیق ہو چکی ہے، جن میں آئی پی ایل تاریخ کا سب سے بڑا پلیئر ٹرانسفر بھی شامل ہے۔ اس ڈیل میں پانچ مرتبہ کی چیمپئن چنئی سپر کنگز نے ہندوستانی وکٹ کیپر - بلے باز سنجو سیمسن کو راجستھان رائلز سے حاصل کیا ہے۔ بدلے میں راجستھان نے آل راؤنڈر جوڑی رویندر جڈیجا اور سیم کرن کو اپنی ٹیم میں شامل کیا۔ جمعرات کو پانچ بار کی چیمپئن ممبئی انڈینز نے ایک اور بڑی ڈیل کی، جس میں انہوں نے لکھنؤ سپر جائنٹس سے آل راؤنڈر شاردول ٹھاکر کو اپنی ٹیم کا حصہ بنایا۔ اسی کے ساتھ ایک علیحدہ ٹریڈ میں ایل ایس جی نے ممبئی انڈینز سے ارجن تندولکر کو ان کے 30 لاکھ روپے کے بیس پرائس پر حاصل کیا۔ جبکہ ایک اور کیش آل ڈیل میں ممبئی نے گجرات ٹائٹنز سے ویسٹ انڈیز کے آل راؤنڈر شرفین رودرفورڈ کو اپنی ٹیم میں شامل کیا۔

جونیئر ہاکی ورلڈ کپ کیلئے ہندوستانی مردوں کی ٹیم کا اعلان، روہت کپتان مقرر

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) ہاکی انڈیا نے جمعہ کو تامل ناڈو میں ہونے والے ایف آئی ایچ مردوں کے جونیئر ورلڈ کپ 2025 کیلئے 18 رکنی ہندوستانی جونیئر مردوں کی ہاکی ٹیم کا اعلان کر دیا۔ یہ ٹورنامنٹ 28 نومبر سے 10 دسمبر تک چنئی اور مدورئی میں منعقد ہوگا۔ ہندوستان کے سابق گول کیپر پی آر سریجیش کی کوچنگ میں تیار کی گئی اس ٹیم کو پول بی میں چلی، سوئزرلینڈ اور عمان کے ساتھ رکھا گیا ہے، جو پاکستان کی جگہ ٹیم میں شامل ہوئے ہیں۔ انڈیا کولٹس کی قیادت ڈیفنڈر اور ڈریگ فلکر روہت کریں گے، جنہوں نے حال ہی میں ملائیشیا میں منعقدہ سلطان آف جوہور کپ میں شاندار کارکردگی دکھائی تھی، جہاں ٹیم نے رنرز اَپ کا مقام حاصل کیا تھا۔ بکرم جیت سنگھ اور پرنس دیپ سنگھ کو گول کیپر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ دفاعی لائن میں کپتان روہت کے ساتھ گزشتہ جونیئر ورلڈ کپ کھیلنے والے تجربہ کار کھلاڑی عامر علی، انمول ایکا، تلیم پریوبرتا، سنیل پلاکشپا بینور اور شاردا نند تیواری ٹیم کو مضبوط بنائیں گے۔ مڈفیلڈ میں انکیت پال، ادا روہت ایکا، تھوناؤجم انگلیا لوانگ، منمیت سنگھ اور روسن کجور شامل ہوں گے، جبکہ فارورڈ لائن میں سوربھ آنند کشواہا، ارشدیپ سنگھ، اجیت یادو، دلراج سنگھ اور گرجوت شامل ہیں، جنہوں نے گزشتہ سال چین کے ہولون بُوئیر میں سینئر ہندوستانی ٹیم کے ساتھ ایشین چیمپئنز ٹرافی میں ڈیبیو کیا۔ رونیت سنگھ اور روہت گلو کو ریزرو کھلاڑیوں کے طور پر رکھا گیا ہے۔ بدقسمتی سے، انڈیا کولٹس کو ارجیت سنگھ ہُندل کی کمی محسوس ہوگی، جو کاندھے کی انجری سے صحت یاب ہو رہے ہیں اور اس مرتبہ جونیئر ورلڈ کپ میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔

پسلی کی چوٹ کے باعث ربادا پہلے ٹیسٹ سے باہر

کولکاتا، 14 نومبر (یو این آئی) کگیسو ربادا کو منگل کے روز جنوبی افریقہ کے پریکٹس سیشن کے دوران پسلی میں چوٹ لگی تھی، جس کے بعد انہیں کولکاتا میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ سے باہر ہونا پڑا۔ اگلے ہفتے گوہاٹی میں دوسرے ٹیسٹ کے لیے ان کی دستیابی پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ ای ایس پی این کرک انفو کے مطابق جس دن ربادا کو چوٹ لگی تھی، اُسی دن انہیں اسکین کے لیے لے جایا گیا۔ اگرچہ انہوں نے بدھ کے روز پریکٹس سیشن میں حصہ لیا تھا لیکن جمعرات کے اختیاری سیشن میں وہ موجود نہیں تھے۔ میچ والے دن کی صبح ان کا فٹنس ٹیسٹ بھی ہوا، تاہم اس دوران انہیں تکلیف محسوس ہوئی جس کے بعد انہیں میچ سے باہر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس دورے سے پہلے تین ٹیسٹ کھیل چکے کوربن بوش کو ربادا کی جگہ جنوبی افریقہ کی الیون میں شامل کیا گیا ہے۔ بوش پاکستان کے دورے میں بھی ٹیم کا حصہ تھے لیکن انہیں کوئی میچ کھیلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اب وہ ویان ملڈر اور مارکو یانسن کے ساتھ ٹیم کے تیسرے تیز گیند باز ہوں گے۔ جنوبی افریقہ کے پاس اس دورے پر ان کے علاوہ کوئی اور فاسٹ بولر موجود نہیں ہے۔ لُنگی این گیڈی کو پاکستان اور پھر ہندوستان کے دورے کے لیے بھی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ربادا کی چوٹ کے باوجود متبادل کھلاڑی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ دوسرے ٹیسٹ کے بعد جنوبی افریقہ اگلے پانچ ہفتوں میں ہندوستان میں تین ون ڈے اور پانچ ٹی ٹوئنٹی میچ بھی کھیلے گی۔ سفید گیند کی سیریز کے لیے ٹیم کا اعلان ابھی تک نہیں ہوا، تاہم امکان ہے کہ اگلے سال ہونے والے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کو مدِنظر رکھتے ہوئے جنوبی افریقہ اپنی ترجیحی ٹی ٹوئنٹی ٹیم کا انتخاب کرے گی۔ ربادا کے اس ٹی ٹوئنٹی ٹیم کا حصہ ہونے کی توقع ہے۔

ایس آر ایچ، محمد شامی کو ایل ایس جی کو ٹریڈ کرنے کے لیے تیار

نئی دہلی، 14 نومبر (یو این آئی) آئی پی ایل 2026 سے قبل ایک اور بڑی ڈیل سامنے آئی ہے، جس کے تحت سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) محمد شامی کو لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کو ٹریڈ کرنے کے لیے تیار ہے۔ ای ایس پی این کرک انفو کے مطابق، شامی کے بدلے ایل ایس جی، ایس آر ایچ کو 10 کروڑ روپے ادا کرے گی۔ یہی وہ رقم ہے جس پر ایس آر ایچ نے شامی کو آئی پی ایل 2025 کی نیلامی میں خریدا تھا۔ سمجھا جا رہا ہے کہ اس ٹریڈ کے حوالے سے دونوں فرنچائزوں کے درمیان بات چیت ہو چکی ہے، تاہم شامی کی جانب سے حتمی منظوری ابھی باقی ہے۔ آئی پی ایل نے کھلاڑیوں کی ریلیز لسٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 نومبر دوپہر تین بجے تک مقرر کی ہے۔ مارچ 2025 میں چیمپئنز ٹرافی فائنل کے بعد شامی ہندوستانی ٹیم میں اپنی جگہ پکی نہیں کر پائے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ویسٹ انڈیز کے خلاف گھریلو سیریز اور جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں منتخب نہ کیے جانے پر وہ مایوس ہوئے تھے۔ ایک خراب آئی پی ایل سیزن کے بعد انہیں انگلینڈ کے دورے کے لیے بھی نہیں منتخب کیا گیا۔ آئی پی ایل 2022 سے 2024 تک شامی گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کا حصہ رہے۔ انہوں نے 2022 اور 2023 میں پاور پلے کے پہلے چھ اوورز میں 28 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ اس مرحلے میں ان کے بعد ٹرینٹ بولٹ (20) اور محمد سراج (15) کا نمبر آتا ہے۔ 2024 میں وہ انجری کی وجہ سے نہیں کھیل پائے جبکہ 2025 میں پاور پلے کے دوران 9 اننگز میں 10.3 کی اکانومی سے صرف 5 وکٹیں حاصل کر سکے تھے۔ شامی فٹنس، فارم اور رفتار کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے، ایسے میں یہ سوال اٹھ رہا تھا کہ کیا ایس آر ایچ انہیں آئی پی ایل 2026 سے پہلے برقرار رکھے گا۔ خیال ہے کہ گزشتہ ہفتے ایل ایس جی کی جانب سے ٹریڈ کی پیشکش ملنے سے پہلے ڈینیئل ویٹوری کی قیادت والا تھنک ٹینک اس معاملے پر غور کر رہا تھا۔ ایل ایس جی میں شامی سابق ہندوستانی گیند بازی کوچ بھرت ارون کے ساتھ دوبارہ جڑیں گے جو اس وقت فرنچائز کے ٹیلنٹ ڈیولپمنٹ کے سربراہ ہیں۔ ارون، شامی کے ساتھ ساتھ جسپریت بمراہ، ایشانت شرما، امیش یادو اور محمد سراج کے ساتھ بھی کام کر چکے ہیں۔

آئی پی ایل 2026 کے لیے ٹم ساؤتھی کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے بالنگ کوچ مقرر

کولکاتا، 14 نومبر (یو این آئی) - کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے آئی پی ایل 2026 کے لیے نیوزی لینڈ کے سابق کپتان ٹم ساؤتھی کو اپنا بالنگ کوچ مقرر کر دیا ہے۔ ساؤتھی، جنہوں نے 2025 کے آغاز میں بین الاقوامی کرکٹ کو خیرباد کہہ دیا تھا، حال ہی میں انگلینڈ کی ٹیسٹ ٹیم کے ساتھ بالنگ ایڈوائزر کے طور پر وابستہ رہے ہیں۔ ساؤتھی، ابھشیک نائر کی سربراہی والے کے کے آر کے نئے کوچنگ گروپ میں شامل ہو گئے ہیں، جبکہ فرنچائز نے حال ہی میں اگلے سیزن سے پہلے شین واٹسن کو بطور اسسٹنٹ کوچ ٹیم میں شامل کیا ہے۔ 36 سالہ ساؤتھی 2021، 2022 اور 2023 میں کے کے آر کی طرف سے کھیل چکے ہیں۔ اپنے کیریئر کے دوران انہوں نے تمام فارمیٹس میں 700 سے زائد بین الاقوامی وکٹیں حاصل کیں اور 100 سے زیادہ ٹیسٹ میچ کھیلے۔ وہ نیوزی لینڈ کی 2019 ون ڈے ورلڈ کپ فائنل تک رسائی اور 2021 میں ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ جیتنے میں اہم کردار ادا کرنے والوں میں شامل تھے۔ سی ای او وینکی میسور نے کہا": ہمیں کے کے آر فیملی میں ٹم ساؤتھی کا بطور کوچ خیر مقدم کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ "انہوں نے کہا کہ ساؤتھی کا وسیع تجربہ اور تکنیکی مہارت ٹیم کی بالنگ یونٹ کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ساؤتھی کا وسیع تجربہ اور تکنیکی مہارت ٹیم کی بالنگ یونٹ کی تشکیل میں فیصلہ کن کردار ادا کرے گی۔ ان کی قائدانہ صلاحیتیں اور پُرسکون رویہ انہیں نوجوان گیند بازوں کے لیے ایک مثالی رہنما بناتا ہے۔ ساؤتھی نے کہا کہ یہ قدم تین مرتبہ کی چیمپئن ٹیم کے ساتھ ان کی وابستگی کا ایک فطری تسلسل محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، "کے کے آر ہمیشہ مجھے گھر جیسا لگا ہے اور اس نئی ذمہ داری کے ساتھ واپسی میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ اس فرنچائز کی ثقافت بے حد شاندار ہے، شائقین پُرجوش ہیں اور کھلاڑیوں کا مجموعہ بہترین ہے۔ میں گیند بازوں کے ساتھ مل کر کام کرنے اور ٹیم کو آئی پی ایل 2026 میں کامیابی دلانے میں مدد کرنے کا منتظر ہوں۔

بنگلہ دیش نے آئرلینڈ کو ایک اننگز اور 47 رن سے شکست دی

سلہٹ، 14 نومبر (یو این آئی) بنگلہ دیش نے سلہٹ میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میں آئرلینڈ کے خلاف ایک اننگز اور 47 رنز سے شاندار کامیابی حاصل کی۔ محمود الحسن جوئے کی 171 رنز کی اننگز اور نجم الحسن شانتو کے 100 رنز کی بدولت بنگلہ دیش نے 8 وکٹ پر 587 رنز کا بڑا اسکور بنایا۔ گیند بازوں کی مشترکہ شاندار کارکردگی کے سبب آئرش ٹیم دونوں اننگز میں 286 اور 254 رنز پر سمٹ گئی۔ ٹیسٹ کے چوتھے دن میچ بنگلہ دیش کے مضبوط کنٹرول میں تھا اور انہیں جیت کے لیے صرف پانچ وکٹوں کی ضرورت تھی۔ اسپنرز کو ملنے والی مدد کے باوجود آئرلینڈ نے دن کے دوسرے اوور میں ایک چھکا اور ایک چوکا لگا کر اچھی شروعات کی۔ اینڈی میک برائن کا کیچ 8 رنز پر چھوٹا، لیکن تیج الاسلام نے میتھیو ہمفریز کو آؤٹ کر کے آئرلینڈ کو 116 رنز پر چھ وکٹ کے نقصان تک پہنچا دیا۔ آئرش ٹیم نے ہار نہیں مانی۔ میک برائن اور کپتان اینڈریو بلبرنی نے 66 رنز کی شراکت قائم کی، خاص طور پر بلبرنی نے سویپ شاٹس کے ذریعے بہترین بلے بازی کی۔ میک برائن دو بار ڈی آر ایس میں بچ گئے اور دونوں نے اسکور 150 سے آگے پہنچایا۔ جب آئرلینڈ کی پوزیشن بہتر ہو رہی تھی، بلبرنی ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہو گئے اور حسن مراد نے بنگلہ دیش کو اہم کامیابی دلائی۔ میک برائن نے صبر و تحمل سے بلے بازی کرتے ہوئے لنچ سے قبل اپنا پانچواں ٹیسٹ نصف سنچری مکمل وقفے کے بعد نئے سیشن کی دوسری ہی گیند پر میک برائن پل شاٹ کھیلنے کی کوشش میں مڈ وکٹ پر کیچ دے بیٹھے۔ جارڈن نیل نے تین تیز چوکوں کے ساتھ جارحانہ انداز اپنایا اور پھر بیری میکارتھی کے ساتھ مل کر حسن مراد کے ایک اوور میں 17 رنز بنائے۔

لکشیہ سین نے کماموٹو ماسٹرز جاپان کے سیمی فائنل میں جگہ بنائی

کماموٹو (جاپان)، 14 نومبر (یو این آئی) - پیرس 2024 کے سیمی فائنلسٹ لکشیہ سین نے کماموٹو ماسٹرز جاپان 2025 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ جمعہ کے روز کھیلے گئے میچ میں لکشیہ سین نے سنگاپور کے سابق عالمی چیمپئن لوکیان یو کو سیدھے گیمز میں 21-13، 21-17 سے شکست دی۔ لکشیہ کی یہ فتح ان کے درمیان 10 میچوں میں ساتویں کامیابی رہی۔ آغاز میں لوکیان یو آگے تھے، لیکن لکشیہ سین نے تیزی سے واپسی کی اور پہلا گیم باآسانی اپنے نام کیا۔ دوسرے گیم میں بھی سنگاپور کے کھلاڑی آگے تھے، لیکن لکشیہ نے مسلسل آٹھ پوائنٹس لے کر میچ کا رخ بدل دیا۔ لوکیان یو نے آخر میں واپسی کی کوشش کی، لیکن لکشیہ نے تین شاندار پوائنٹس لے کر میچ جیت لیا۔ سیمی فائنل میں لکشیہ سین کا مقابلہ جاپان کے عالمی نمبر 13 اور ایشین گیمز 2018 کے کانسہ کا تمغہ جیتنے والے کینٹا نشیموتو سے ہوگا۔ یہ سال کی بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور میں لکشیہ کا تیسرا سیمی فائنل ہے۔ اس سے قبل وہ ہانگ کانگ اوپن کے فائنل اور مکاؤ اوپن کے سیمی فائنل تک پہنچ چکے ہیں۔ اس سیزن میں انہیں کئی ابتدائی راؤنڈز میں شکست کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ڈنمارک اوپن میں عالمی نمبر 2 اینڈرز اینٹنسن پر ان کی بڑی فتح نے سب کو متاثر کیا۔ کماموٹو ماسٹرز جاپان 2025 میں ہندوستان کی طرف سے اب صرف لکشیہ سین باقی ہیں، جبکہ باقی ہندوستانی کھلاڑی پہلے ہی ایونٹ سے باہر ہو چکے ہیں۔

فرانس نے یوکرین کو شکست دے کر ورلڈ کپ میں جگہ یقینی بنائی

برلن، 14 نومبر (یو این آئی) کائلین ایمباپے کے دو شاندار گول اور مائیکل اولیس کی بہترین کارکردگی کی بدولت فرانس نے جمعرات کے روز گروپ ڈی کے مقابلے میں یوکرین کو 0-4 سے شکست دے کر 2026 کے ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ ڈیڈیئر ڈیشیمپس کی نئی لائن اپ نے شروع سے ہی گیند پر کنٹرول رکھا، تاہم پارک ڈیس پرنسیس میں یوکرین کی مضبوط دفاعی دیوار کو توڑنے کے لیے انہیں ابتدا میں جدوجہد کرنی پڑی۔ مہمان گول کیپر اناطولی ٹروبن نے وقفے سے پہلے فرانس کو روکے رکھا، انہوں نے بریڈلی بارکولا کے کرار کو پوسٹ پر ٹپ کر دیا اور ایمباپے کے زاویائی حملے کو بھی ناکام بنایا۔ ہاف ٹائم کے فوراً بعد، ریفری سلاوکو ونچک نے دیاوپ اُپامیکانو اور یوہور نازارینا کے درمیان جھڑپ کے بعد یوکرین کی پنالٹی اپیل مسترد کر دی کیونکہ وی اے آر نے تصدیق کی کہ ڈیفینڈر نے پہلے گیند کو چھوا تھا۔ چند منٹ بعد، دوسرے سرے پر وی اے آر نے مداخلت کی جب تاراس میخاوکو نے اولیسے کو باکس میں پکڑ لیا، جس کے باعث ایمباپے کو پنالٹی ملی اور انہوں نے نہایت اعتماد کے ساتھ بال کو بیچ میں چپ کر کے اسکورنگ کا آغاز کیا۔ اس گول نے مقابلہ فرانس کے حق میں موڑ دیا۔ اولیسے نے ایک شاندار ٹرن اور نپی تلی لو-ڈرائیو کے ذریعے برتری کو دوگنا کر دیا۔ اس کے بعد ایمباپے نے ڈھیلی پڑی گیند پر تیز ردِعمل دیتے ہوئے اسکور 0-3 کر دیا۔ متبادل کھلاڑی ہیوگو ایکیٹیکے نے آخر میں چوتھا گول داغا، جو ان کا پہلا بین الاقوامی گول بھی تھا۔ گروپ ڈی میں فرانس پہلے ہی سرفہرست ہے اور اب اتوار کو آذربائیجان کے خلاف اپنا آخری میچ کھیلے گا، جبکہ یوکرین آئس لینڈ کی میزبانی کرے گا، جسے مارچ 2026 کے پلے آف میں جگہ بنانے کے لیے لازمی کامیابی درکار ہے۔ آئس لینڈ نے البرٹ گوڈمونڈسن اور سویریر اِنگی اِنگاسون کے گولوں کی مدد سے آذربائیجان کو 0-2 سے شکست دے کر گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کر نا روے نے ایسٹونیا کو 1-4 سے ہرا کر گروپ آئی میں اپنی پوزیشن مضبوط کر دی، جس میں الیگزینڈر سورلوتھ اور ایرلنگ ہالانڈ نے دو دو گول کیے۔

امریکی تجویز برائے آئی ایس ایف" روس، چین اور عرب ممالک کی مخالفت

فلسطینی انتظامیہ کیلئے کسی بھی عبوری کردار کی عدم موجودگی پر تشویش کا اظہار

اقوام متحدہ، 14 نومبر (یو این آئی) غزہ میں بین الاقوامی استحکام فورس (یا آئی ایس ایف) کے لیے اقوام متحدہ کے مینڈیٹ کو محفوظ بنانے کی امریکی تجویز کو روس، چین

اور متعدد عرب ممالک کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے، جنہوں نے نسل کشی کے بعد کے حکومتی طریقہ کار کے ڈھانچے اور فلسطینی انتظامیہ کے لیے کسی بھی عبوری کردار کی عدم موجودگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے چار سفارت کاروں کے مطابق ماسکو اور بیجنگ۔ دونوں مستقل، ویٹو کے حامل سلامتی کونسل کے ارکان نے مطالبہ کیا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جنگ بندی کے منصوبے کے تحت مجوزہ بورڈ آف پیس" کو قرارداد کے مسودے سے مکمل طور پر ہٹادیا جائے۔ بدھ کے روز زیر گردش کیے گئے نظر ثانی شدہ متن میں امریکہ نے بورڈ پر زبان برقرار رکھی لیکن فلسطین کی خود ارادیت کے حوالے کیے، اس تنقید کا جواب دینے کی کوشش کی کہ اس سے پہلے کے مسودے میں سیاسی افق کا فقدان تھا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ قرارداد کو فوری طور پر منظور ہونا چاہیے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ رفتار ضائع نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کینیڈا میں جی سیون اجلاس کے بعد صحافیوں کو بتایا کہ مجھے لگتا ہے کہ ہم اچھی پیش رفت کر رہے ہیں۔" گذشتہ ہفتے جاری ہونے والے ابتدائی امریکی مسودے میں ایک وسیع مینڈیٹ کا مطالبہ کیا گیا تھا جس میں 2027 تک غزہ میں ایک بین الاقوامی فورس کو کام کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ فوج بھیجنے میں دلچسپی ظاہر کرنے والے عرب ممالک کا کہنا ہے کہ اس طرح کی اجازت ضروری ہے۔ روس، چین اور الجزائر نے اس مسودے کو مسترد کر دیا ہے اور سلامتی کونسل کے دو ارکان کے علاوہ تمام ارکان نے ترامیم پیش کیں۔ اہم نکات جو ردعمل کا سبب بنتے ہیں وہ فلسطین کی ریاست کے لئے واضح راستے کی عدم موجودگی اور اس بارے میں غیر یقینی صورتحال ہیں کہ اسرائیلی افواج غزہ سے کب انخلاء کریں گی۔ تازہ ترین مسودے میں کہا گیا ہے کہ ایک بار جب فلسطینی اتھارٹی میں اصلاحات وفاداری کے ساتھ "انجام دی جاتی ہیں اور تعمیر نو میں پیش رفت ہوتی ہے تو، "فلسطینی خودارادیت اور ریاست کے لئے ایک قابل اعتماد راستے کے لئے حالات موجود ہوسکتے ہیں۔" اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیلی افواج اس وقت واپس چلی جائیں گی کیونکہ استحکام فورس متفقہ معیارات، سنگ میل اور ٹائم فریم" کی بنیاد پر کنٹرول اور استحکام قائم کرے گی۔"

امریکہ نے بحیرہ کیریبیئن میں فوجی آپریشن شروع کر دیا

ممکنہ طور پر وینزویلا کے خلاف فوجی طاقت کا استعمال کیا جاسکتا ہے

واشنگٹن، 14 نومبر (یو این آئی) امریکہ نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حکم پر بحیرہ کیریبیئن میں سدرن اسپیئر" کے نام سے فوجی آپریشن شروع کر دیا ہے جس کے دوران ممکنہ طور پر وینزویلا کے خلاف فوجی طاقت کا استعمال کیا جاسکتا

ہے۔ سرکاری خبر رساں ادارے اے پی پی نے جرمن نشریاتی ادارے کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ فوجی آپریشن کے آغاز کا اعلان امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس' پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ مغربی نصف کرہ میں منشیات کی اسمگلنگ کرنے والے دہشت گردوں کو نشانہ بنانے کے لیے ' سدرن اسپیئر ' کے نام سے فوجی آپریشن شروع کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فوجی آپریشن کی قیادت امریکی مسلح افواج کی جوائنٹ ٹاسک فورس ساؤتھ کام کر رہی ہے اور اس کا مقصد ہمارے وطن کا دفاع کرنا اور ہمارے نصف کرہ سے منشیات کی سمگلنگ میں ملوث دہشت گردوں کو نشانہ بنانا ہے تاکہ امریکا کو ان منشیات سے محفوظ رکھا جائے جن کے استعمال سے امریک لوگ مر رہے ہیں۔ سدرن کمانڈ امریکی فوج کی گیارہ متحدلڑاکا کمانڈز میں سے ایک ہے جسے وسطی امریکہ، جنوبی امریکہ اور کیریبین کے 31 ممالک کے لیے ہنگامی منصوبہ بندی، آپریشنز اور سکیورٹی تعاون کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف امریکی مہم میں گزشتہ ہفتے دنیا کے سب سے بڑے طیارہ بردار بحری جہاز یو ایس ایس جیرالڈ آر فورڈ کو کیریبین اور لاطینی امریکہ کے پانیوں میں منتقل کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں خطے میں پہلے سے ہی بڑے پیمانے پر موجود امریکی بحری افواج میں اضافہ ہو گیا ہے۔ خطے میں امریکی بحریہ کے کئی جنگی جہاز پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ امریکی ٹی وی چینل سی بی ایس کی رپورٹ کے مطابق امریکی فوجی حکام نے وینزویلا کے خلاف فوجی کارروائی کے متعدد آپشن امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو پیش کیے ہیں تاہم اس حوالے سے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ امریکی حکومت نے کہا کہ علاقے میں اس کی فوجی موجودگی کا مقصد امریکہ کو غیر قانونی منشیات سے بچانے کے لیے بین الاقوامی جرائم پیشہ گروہوں کو لگام دینا ہے۔

سڈنی ایئرپورٹ پر مسافر سے 22 کلوگرام کوکین ضبط

سڈنی، 14 نومبر (یو این آئی) جنوبی افریقہ سے ایک سوٹ کیس میں 22 کلوگرام کوکین لانے کی مبینہ کوشش کے الزام میں سڈنی کے رہائشی ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ آسٹریلیا کی فیڈرل پولیس فورس (اے پی ایف) اور آسٹریلین بارڈر فورس نے جمعہ کو ایک بیان میں کہا کہ جنوب مغربی سڈنی سے تعلق رکھنے والے 25 سالہ شخص کو جوہانسبرگ سے دوحہ کے راستے سڈنی ایئرپورٹ پر جہاز سے اترنے کے بعد سامان کی جانچ پڑتال کے لیے روکا گیا۔ اے بی ایف افسران کو جانچ کے دوران سوٹ کیس کے اندر پلاسٹک سے لپٹے 22 پیکٹ ملے۔ ان پیکٹوں میں ایک سفید پاؤڈر تھا، جس کی بعد میں جانچ کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ کوکین ہے اور اس کی کل مقدار 22 کلوگرام تھی۔ اس شخص کو گرفتار کر کے کیس اے ایف پی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس جرم میں زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا ہے۔ بے بی ایف افسران کو جانچ کے دوران سوٹ کیس کے اندر پلاسٹک سے لپٹے 22 پیکٹ ملے۔ ان پیکٹوں میں ایک سفید پاؤڈر تھا، جس کی بعد میں جانچ کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ کوکین ہے اور اس کی کل مقدار 22 کلوگرام تھی۔ اس شخص کو گرفتار کر کے کیس اے ایف پی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے میں 2 بچے شہید کر دیئے،

غزہ میں اجتماعی قبر سے 51 لاشیں برآمد، اسرائیل کو ایک اور یرغمالی کی لاش موصول

غزہ، 14 نومبر (یو این آئی) اسرائیل کی غزہ جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری ہیں، صیہونی فوج نے آج پھر غزہ سٹی، بیت لاہیا اور خان یونس میں فضائی حملے کر دیے، توپ خانے سے گولا باری کی گئی۔

قابض فوج نے مغربی کنارے میں بھی 2 بچوں کو گولیاں مار کر شہید کر دیا، اسرائیلی فوج کی کارروائیوں میں کئی افراد زخمی بھی ہوئے، آپریشن کے دوران گھر گھر تلاشی لی گئی۔ مسلسل خلاف ورزیوں پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے غزہ جنگ بندی معاہدے کو نازک قرار دیدیا۔ انہوں نے مکمل امن کے لیے معاہدے کا احترام کرنے کی اپیل کر دی۔ غزہ کی سول ڈیفنس اور کے ترجمان نے کہا کہ اب بھی درجنوں خاندان تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں جن کی لاشیں تاحال نہیں نکالی جا سکیں۔ سول ڈیفنس کا کہنا ہے کہ شدید تباہی اور محدود مشینری کے باعث ریسکیو ٹیموں کو ملبہ ہٹانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ادھر اسرائیل کے وزیر اعظم کے دفتر نے کہا ہے کہ جمعرات کی رات اسرائیل کو غزہ پٹی میں ریڈ کراس کے ذریعے ایک اور یرغمالی کی لاش موصول ہوئی ہے۔ وزیر اعظم دفتر کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ لاش کو سیکورٹی فورسز کو حوالے کر دیا گیا ہے۔ دفتر کے مطابق وہاں سے لاش کو اسرائیل منتقل کیا جائے گا، جہاں اس کی شناخت کی جائے گی۔

امریکی مسودہ قرارداد میں فلسطینی ریاست کے قیام کی طرف پیش قدمی

تل ابیب/ ۱۴ نومبر/ (آفاق نیوز ڈیسک) اسرائیلی نشریاتی ادارے نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے لیے تیار کی گئی امریکی قرارداد کے مسودے میں فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے طویل مدتی اقدامات شامل ہیں۔ مسودے کے مطابق یہ عمل فلسطینی اتھارٹی کے اصلاحی پروگرام پر عمل درآمد کے بعد قابل اعتماد" ہوسکتا ہے۔ مسودے میں کہا گیا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی کے اصلاحی پروگرام کو ایمان داری سے نافذ کرنے اور غزہ کی دوبارہ ترقی میں پیش رفت حاصل ہونے کے بعد، آخر کار فلسطینی خودارادیت اور ریاست کے قیام کے لیے ایک قابل اعتماد راستہ سامنے آسکتا ہے۔ مسودے کے ایک نئے حصے کے مطابق امریکہ... اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان ایک مذاکراتی عمل شروع کرے گا تاکہ پرامن اور خوش حال بقائے باہمی کے لیے سیاسی افق پر اتفاق کیا جاسکے۔ مزید یہ کہ بین الاقوامی فورس برائے استحکام، اسرائیل اور مصر کے ساتھ کام کرے گی اور ساتھ فلسطینی پولیس بھی شامل ہوگی جسے حال ہی میں تربیت دی گئی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ وہی عبارت ہے جو امریکی حمایت یافتہ غزہ امن منصوبے میں استعمال ہوئی تھی، تاہم اس بار مسودے کے مرکزی متن میں پہلی بار فلسطینی ریاست" کا نام ذکر کیا گیا، نہ کہ ضمنی دستاویز میں۔ جمعرات کو امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے اپیل کی کہ وہ اس مسودہ قرارداد کو اپنائیں، جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے کی حمایت کرتی ہے ... ساتھ خبردار کیا گیا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو فلسطینیوں کے لیے سنگین نتائج" ہوں گے۔ اقوام متحدہ میں امریکی مشن کے ایک ترجمان نے بیان میں کہا فی الوقت جب اس قرارداد پر سرگرم مذاکرات جاری ہیں، کوئی بھی انتشار پھیلانے کی کوشش فلسطینیوں کے لیے خطرناک اور قابل بچاؤ نتائج پیدا کرسکتی ہے۔

یورپی ترقیاتی بینک کا ترکیہ میں سرمایہ کاری کا منصوبہ

انقرہ، 14 نومبر (یو این آئی) یورپی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی (ای بی آر ڈی) ترکیہ میں اپنی موجودگی اور سرمایہ کاری کو بڑھا رہا ہے۔ اپنے سرکاری دورے کے دوران انادولو سے بات کرتے ہوئے ای بی آر ڈی کے پہلے نائب صدر گریگ گوئٹ نے کہا کہ بینک نے اس سال 42 منصوبوں میں تقریبا 2.55 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے، جس میں توانائی، انفراسٹرکچر، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز)، کارپوریٹ ڈویلپمنٹ اور جدت طرازی شامل ہیں۔ گوئٹ نے 2024 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ترکیہ میں بینک کی سرمایہ کاری 3.01 بلین ڈالر تک پہنچ گئی جو ایک ریکارڈ بلند ہے۔ گوئٹ نے اس بات پر زور دیا کہ استنبول ای بی آر ڈی کے علاقائی مراکز میں سے ایک بن جائے گا، جو بینک کے عالمی آپریشنز میں شہر کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم یہاں استنبول میں اپنے عملے میں نمایاں اضافہ کریں گے۔" "بہت ہی باصلاحیت افراد کی ناقابل یقین تعداد کو دیکھنا بہت فائدہ مند ہے۔"

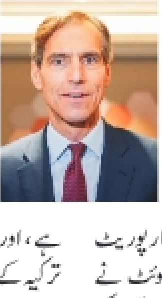

انہوں نے مزید کہا کہ ترکیہ کی جغرافیائی سیاسی پوزیشن اسے ڈیٹا اور تجارت کا ایک اہم مرکز بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جغرافیائی سیاسی پیشرفتوں کے نتیجے میں، ڈیٹا کی تقسیم اور ڈیٹا لوکلائزیشن میں اضافہ ہوا ہے، اور ترکیہ ایک مرکز رہے گا۔ ای بی آر ڈی نے ترکیہ کے زلزلے کی بحالی کے پروگرام کے لیے اپنے وعدے سے بھی تجاوز کیا ہے، جس نے متاثرہ کمیونٹیز کی تعمیر نو اور مدد کے لیے 1.83 بلین ڈالر مختص کیے ہیں۔ گوئٹ نے کہا کہ جن چیزوں پر مجھے سب سے زیادہ فخر ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے خطے میں بے گھر ہونے والے لوگوں کی مدد کی ہے۔

یوکرینی دارالحکومت روسی بمباری کی زد میں چار افراد ہلاک، متعدد زخمی، کئی عمارتوں کو نقصان

کیف، 14 نومبر (یو این آئی) یوکرین کے دارالحکومت کیف کے میئر کا کہنا ہے کہ تقریبا ہر ضلع بڑے پیمانے پر' حملے کی زد میں ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی نے شہر کے مرکز میں دھماکوں کی اطلاع دی ہے کیونکہ روس نے بنیادی ڈھانچے پر اپنے حملوں میں شدت اختیار کر لی ہے۔ کیف کے میئر ویتالی کلچکو نے اسے بڑے پیمانے پر دشمن کا حملہ ' قرار دیا اور کہا کہ فضائی دفاعی یونٹ ڈیوٹی پر موجود ہیں۔ کلچکو نے ٹیلیگرام پر لکھا کہ کم از کم 11 افراد زخمی ہوئے ہیں ان میں سے پانچ کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ان میں ایک حاملہ عورت اور ایک مرد انتہائی تشویشناک ' حالت میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بجلی اور پانی کی فراہمی میں رکاوٹیں آسکتی ہیں۔ کیف کی علاقائی فوجی انتظامیہ کے سربراہ مائیکولا کلاشنک نے جمعہ کے روز کہا کہ میزائلوں اور ڈرونز نے دارالحکومت میں اہم بنیادی ڈھانچے کی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ اے ایف پی کے نامہ نگاروں

نے یو اے وی کے خلاف استعمال ہونے والے ٹریسر گولے اور متعدد میزائل دفاعی نظام تعینات دیکھے۔ شہر کی فوجی انتظامیہ کے سربراہ، تیمور تکاچینکو نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا، "روسی رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ کیف کے تقریبا ہر ضلع میں بہت سی تباہ شدہ اونچی عمارتیں ہیں۔ ' کیف کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کے قریب ٹرانسپورٹ ہب ضلع سولومینسکی میں ایک پانچ منزلہ عمارت کی چھت پر آگ بھڑک اٹھی۔ دریں اثنا، حکام کے مطابق، یوکرین کے ایک ڈرون حملے میں روسی بحیرہ اسود کی بندرگاہ نوورسیسک میں تین رہائشی عمارتوں، ایک آئل ڈپو اور ساحلی ڈھانچے کو نقصان پہنچا۔

اٹلی میں جنسی تشدد کی نئی تعریف، رضامندی پر زور

روم، 14 نومبر (یو این آئی) اٹلی نے ایک نئے قانون میں جنسی تشدد کی نئی تعریف کی ہے اور اس میں طاقت کے استعمال' کے بجائے رضامندی ' کو زیادہ اہم مانا گیا ہے۔ اس ترمیم کی بڑی جماعتوں نے حمایت کی ہے اور یہ استنبول کنونشن کے مطابق بھی ہے۔ اطالوی چیمبر آف ڈپٹیز جسٹس کمیشن نے جنسی تشدد کے بل میں لازمی رضامندی کو شامل کرنے کے لیے متعلقہ ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔ پارلیمانی ذرائع کے مطابق ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی) کی مشیلا ڈی بیاسے اور برادرز آف اٹلی (ایف ڈی آئی) کی کیرولینا ورچی کی طرف سے پیش کردہ اس ترمیم کو پارٹی رہنماؤں ایلی شلین اور جارجیا میلونی کی جانب سے بھی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ کمیشن کی کارروائی کے دوران ڈی بیاسے نے کہا کہ یہ اطالوی پینل کوڈ کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے بتایا، یہ تبدیلی ایک بڑی ثقافتی تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ خواتین کو تشدد کے باوجود خود کو صحیح ٹھہرانے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ رضامندی کے بغیر جنسی تعلقات عصمت دری ہے۔ نئے قانون میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی بھی دوسرے شخص کی آزادی اور رضامندی کا لحاظ کیے بغیر جنسی تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے یا جنسی تعلقات قائم کرتا ہے، اسے 6 سے 12 سال قید کی سزا دی جائے گی۔ سینیٹ میں جانے سے قبل یہ ترمیم آئندہ پیر کو چیمبر آف ڈپٹیز میں منظور کی جائے گی۔ نئے قانون میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی بھی دوسرے شخص کی آزادی اور رضامندی کا لحاظ کیے بغیر جنسی تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جسٹس منصور اور جسٹس اطہر کے مستعفی ہونے کی اندرونی کہانی سامنے آگئی

اسلام آباد، 14 نومبر (یو این آئی) سپریم کورٹ کے 2 ججز کے مستعفی ہونے کی اندرونی کہانی سامنے آگئی۔ ذرائع کے مطابق جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس اطہر من اللہ نے گزشتہ رات ساتھی ججز سے ان کے چیمبرز میں جا کر الوداعی ملاقاتیں کیں۔ ذرائع نے کہا کہ ساتھی ججز نے جسٹس منصور اور جسٹس اطہر من اللہ کو مستعفی نہ دینے کا مشورہ دیا اور ساتھی ججز آخری وقت تک دونوں کو مستعفی نہ ہونے پر قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ذرائع کے مطابق ساتھی ججز کے اصرار کے باوجود دونوں ججز اپنے فیصلے پر قائم رہے اور ساتھی ججز سے ملاقاتیں کرنے کے بعد استعفیٰ دیا پھر سپریم کورٹ سے روانہ ہوگئے۔ واضح رہے کہ 27ویں ترمیم کے معاملے پر جسٹس منصور علی شاہ اور جسٹس اطہر من اللہ نے گزشتہ روز سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا تھا۔

یوکرین کے حملے کے بعد روس کے نوورسیسک میں ایمرجنسی نافذ

سوچی، 14 نومبر (یو این آئی) روس کے شہر نوورسیسک میں یوکرین کی جانب سے رات بھر کیے گئے حملوں کے

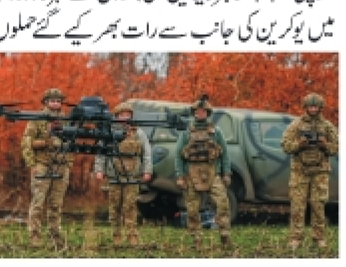

بعد ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ یہ اطلاع شہر کے میئر آندرے کراوچینکو نے جمعہ کو دی۔ مسٹر کراوچینکو نے ٹیلگرام پر لکھا، "نوورسیسک پر یوکرین کی طرف سے ایک بڑا ڈرون حملہ کیا گیا ہے۔ ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ "انہوں نے بتایا کہ ڈرون حملے میں چیرنومورٹرانس نفٹ کے ایک ٹینک اور گھاٹ، این یو ٹی ای پی کنٹینر ٹرمینل اور شیسخاریس ٹرانس شپمنٹ کمپلیکس کے ایک تیل ڈپو کو نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم حملے سے متاثر تمام لوگوں کو ضروری مدد فراہم کریں گے۔ ہمارے تمام وسائل حملے کے بعد کی صورتحال کو قابو میں کرنے پر مرکوز ہیں۔"

امریکہ نے تائیوان کو 330 ملین ڈالر کے طیاروں

کے فاضل پرزے فروخت کرنے کی منظوری دی

واشنگٹن، 14 نومبر (یو این آئی) پینٹاگون نے جمعرات کو دیر گئے کہا کہ امریکہ نے تائیوان کو لڑاکا طیاروں کیفاضل پرزوں کی ممکنہ فروخت کی منظوری دے دی ہے جو جنوری میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے عہدہ سنبھالنے کے بعد اس طرح کا پہلا ممکنہ لین دین ہے۔ پینٹاگون کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ فروخت سے وصول کنندہ کے ایف 16، سی 130 اور دیگر طیاروں کے بیڑے کی آپریشنل تیاری کو برقرار رکھتے ہوئے موجودہ اور مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت میں بہتری آئے گی۔ چین تائیوان کو اپنا علاقہ قرار دیتا ہے اور اس نے جزیرے پر قبضہ کرنے کے لئے طاقت کے استعمال سے انکار نہیں کیا ہے۔ تائیوان کی حکومت بیجنگ کی خودمختاری کے دعووں پر سخت اعتراض کرتی ہے اور کہتی ہے کہ صرف تائیوان کے عوام ہی اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ چینی صدر شی جن پنگ نے انہیں کہا ہے کہ وہ تائیوان پر حملہ نہیں کریں گے۔

پاکستان کا فلسطینی پناہ گزینوں کیلئے اقوام متحدہ

کے امدادی ادارے انروا کے مینڈیٹ کا دفاع

نیو یارک، 14 نومبر (یو این آئی) پاکستان نے فلسطینی پناہ گزینوں کیلئے اقوام متحدہ کے امدادی ادارے انروا کے مینڈیٹ کا دفاع کیا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نائب مستقل مندوب سفیر عثمان جدون نے چوتھی کمیٹی سے خطاب میں کہا کہ انروا پر اسرائیلی حملے فلسطینی شناخت مٹانے کی مذموم کوشش ہے، ادارے کے خلاف مہمات بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہیں۔ عثمان جدون نے کہا کہ اسرائیل کی حالیہ قانون سازی بین الاقوامی قانون کی توہین ہے، کوئی ریاست تنہا کسی یو این ادارے کا مینڈیٹ ختم نہیں کرسکتی، اقوام متحدہ کے اداروں کا اختیار صرف جنرل اسمبلی کو ہے۔ نائب مستقل مندوب نے کہا کہ انروا کے مینڈیٹ، وسائل اور گنجائش کا تحفظ اخلاقی و قانونی ضرورت ہے، ادارہ دنیا کے اجتماعی ضمیر کی علامت ہے، سات دہائیوں سے انروا انسانی امداد، استحکام اور امید کا ذریعہ رہا۔ ان کا کہنا تھا کہ لاکھوں انسانوں کی زندگی سیاسی مصلحتوں کی یرغمال نہیں بن سکتی، پاکستان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 20 نکاتی امن منصوبے کا خیر مقدم کیا۔ امن منصوبے میں مصر، قطر، ترکیہ اور امریکا کے کردار کو سراہتے ہیں۔ اقدامات جنگ بندی اور بااختیار ریاست فلسطین کی راہ ہموار کریں گے۔'

امریکہ 46 : برس قبل بچی سے زیادتی کے بعد اسے قتل کرنے والے امریکی کی سزائے موت پر

واشنگٹن/ (آفاق نیوز ڈیسک) امریکی ریاست فلوریڈا میں جمعرات کی شام ایک شخص کی سزائے موت پر عمل درآمد ہوا جسے تقریبا نصف صدی قبل 1979 میں چھ سالہ بچی کو اغوا اور قتل کرنے کے جرم میں سزا سنائی گئی تھی۔ یہ اس ریاست میں رواں سال دی جانے والی 16ویں سزائے موت ہے۔ فلوریڈا کے شہر اسٹارک کے قریب واقع ریاستی جیل میں تین مختلف ادویات کے ذریعے مہلک انجیکشن دیے جانے کے بعد 66 سالہ برائن فریڈرک جیننگز کی موت مقامی وقت کے مطابق شام 6:30 بجے واقع ہوئی۔ یہ بات ریاست کے گورنر رون ڈی سینٹیس کے دفتر نے بتائی۔ جیننگز کو 1979 میں ریبیکا کوناش نامی بچی کے قتل کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ مہلک انجیکشن دیے جانے کے دوران مجرم کا سینہ چند لمحوں کے لیے اٹھا، بازو تھوڑا کانپے اور پھر وہ بے حرکت پڑا رہا اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اسی دن اوکلاہوما کے گورنر نے ایک اور مجرم کی زندگی کو آخری لمحات میں بچا لیا حالانکہ اسے جمعرات کو مہلک انجیکشن دیا جانا تھا۔ اس سابق میرین فوجی کا معاملہ

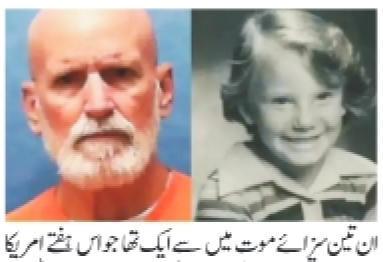

ان تین سزائے موت میں سے ایک تھا جو اس ہفتے امریکا میں طے تھیں۔ جمعہ کو ساؤتھ کیرولائنا میں قید اسٹیفن برائنٹ کو بھی فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے سزائے موت دیے جانے کا شیڈول ہے۔ وہ کئی دہائیوں قبل پانچ دن تک جاری رہنے والے ایک خوفناک قتل کی واردات میں ملوث تھا۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق جیننگز کی عمر اس وقت 20 برس تھی اور وہ 11 مئی 1979 کو میرین کور سے چھٹی پر تھا۔ اس روز وہ بچی کے کمرے کی کھڑکی کا جالی دار تار ہٹا کر اندر داخل ہوا، جبکہ والدین دوسرے کمرے میں موجود تھے۔ مقدمے کے گواہان کے مطابق جیننگز نے بچی کو اغوا کیا اور اپنی گاڑی میں لے گیا۔ بعدازاں بچی کو نہر میں لے جا کر وہاں اسے زیادتی کا نشانہ بنایا۔ بعدازاں اس نے بچی کو ٹانگوں سے زور سے زمین پر مارا جس سے اس کی کھوپڑی ٹوٹ گئی۔ پھر وہ بچی کو نہر میں پھینک گیا، جہاں اسی دن اس کی لاش برآمد ہوئی۔ فلوریڈا میں سزائے موت مہلک انجیکشن کے ذریعے دی جاتی ہے، جس میں ایک سکون آور دوا، ایک بے ہوش کرنے والی دوا اور ایک دوا شامل ہوتی ہے جو دل کی دھڑکن روک دیتی ہے۔ مزید برآں، فلوریڈا میں 20 نومبر اور 9 دسمبر کو رچرڈ ٹیری رینڈولف اور مارک ایلن جیرالڈز کو سزائے موت دیے جانے کا شیڈول ہے، جس کے بعد اس سال فلوریڈا میں سزاؤں کی کل تعداد 18 تک پہنچ سکتی ہے۔

روس کے کریلیا میں لڑاکا طیارہ گر کر تباہ، دو پائلٹ ہلاک

سینٹ پیٹرز برگ، 14 نومبر (یو این آئی) روس کے جمہوریہ کریلیا کے پریونیژسکی ضلع میں تربیتی پرواز کے دوران ایک سخوئی- 30 لڑاکا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں دو پائلٹ ہلاک ہو گئے۔ علاقائی سربراہ آرتور پرفینچیکوف نے جمعرات کو یہ اطلاع دی۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے وزارت دفاع کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ یہ طیارہ ایک طے شدہ تربیتی پرواز کے دوران ماسکو کے وقت کے مطابق شام تقریباً سات بجے حادثے کا شکار ہوا۔ پرفینچیکوف نے ٹیلی گرام پر کہا کہ یہ طیارہ رہائشی آبادی سے دور گرا۔

ترکیہ کا آگ بجھانے والا طیارہ کروشیا میں گر کر تباہ، پائلٹ جاں بحق

انقرہ، 14 نومبر (یو این آئی) ترکیہ کے محکمہ جنگلات کا طیارہ کروشیا میں گر کر تباہ ہو گیا، حادثے میں طیارے کا پائلٹ جاں بحق ہو گیا۔ ترک میڈیا کے مطابق ترک وزیر زراعت و جنگلات ابراہیم یومکلی نے بتایا ہے کہ یورپی ملک کروشیا میں لاپتہ ہونے والے ترک شعبہ جنگلات کے طیارے کا ملبہ مل گیا ہے۔ ابراہیم یومکلی نے بتایا کہ ترک ڈائریکٹوریٹ آف فارسٹری کے آگ بجھانے والے 2 طیارے ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق مرمت اور دیکھ بھال کے لیے کروشیا کے زگریب ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ زغریب ہوائی اڈے پر دونوں طیاروں اور ان کے عملے نے ایک رات قیام بھی کیا، جہاں سے اگلے دن ان دونوں طیاروں نے ترکی کے لیے روانہ ہونا تھا، اگلے دن شیڈول کے مطابق دونوں طیارے زغریب ہوائی اڈے سے روانہ ہوئے، تاہم

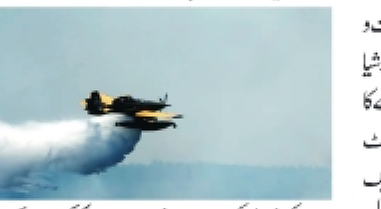

موسم کی خرابی کی باعث دونوں طیاروں کو کروشیا کے ریجیکا ایئرپورٹ پر واپس بلایا گیا، تاہم دو میں سے ایک طیارہ واپس نہیں آسکا اور مقامی وقت کے مطابق اس کا رابطہ شام 6 بجکر 25 منٹ پر منقطع ہو گیا تھا۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com